انگریزی اخبارون کی رلے

(اخبار انڈین ڈیلی ٹیلیگراف لکھنؤ - ۸ مئی ۱۹۰۰؁ع)

"ہمارے وہ نامہ نگار صاحب جنھون نے گذشتہ پرچہ مین اس امر پر افسوس ظاہر کیا تھا کہ یورپین صاحبان سے میل جول و ملاقات کے آداب تعلیم یافتہ ہندوستانیون مین مٹتے اور گھٹتے جاتے ہین - غالباً اس امر کو سنکر خوش ہونگے کہ جناب **مرزا حبیب حسین صاحب** - بی - اے - نے ایک کتاب موسومہ "انگریزی وہندوستانی تہذیب برائے نوجوانان ہند" (معدن تہذیب) چھپنے کے واسطے تیار کی ہے - یہ کتاب نہایت توجہ کے ساتھ مرتب کی گئی ہے اور تہذیب کے متعلق جہانتک کتابون اور واقف کار حضرات (ہندوستانی و یورپین) سے مدد دستیاب ہوسکی ہے حاصل کی گئی ہے - اسمین انگریزی اور ہندوستانی دونون تہذیبون کے جملہ آداب نہایت نازک جزئیات تک بتائے گئے ہین - یہ کتاب اُردو زبان مین چھپے گی اور مصنف کی جانفشانی و محنت اور مبحث کی اہمیت کے لحاظ سے جسقدر اُسکی **قدر ہونا چاہیے** ہمکو امید ہے کہ اسی قدر اُسکی اشاعت بھی ہوگی"

(کایستھ سماچار - ماہ اکتوبر ۱۹۰۰؁ع)

مرزا حبیب حسین صاحب - بی - اے - لکھنوی نے ایک کتاب موسومہ "انگریزی وہندوستانی تہذیب برائے نوجوانان ہند" (معدن تہذیب) لکھی ہے جو سال روان کے آخر تک چھپ کر شایع ہوجائیگی - یہ کتاب اکیس باب پر منقسم ہے اور ہندوستانی زبان مین اسقدر شرح و بسط کے ساتھ لکھی گئی ہے جسقدر کسی تہذیب کے رسالہ کو وسعت دیجا سکتی ہے - فہرست مضامین پر (جو کہ ۹ صفحون مین مرتب ہے اور جس مین پوری کیفیت کتاب مندرج ہے) - ایک نظر ڈالنے سے یہ بات بخوبی ظاہر ہوجاتی ہے کہ یہ کتاب بے حد مفید ہے اور مصنف نے بڑی محنت کے ساتھ سچے دل سے کوشش کی ہے کہ وہ ضرورت جو ملک کو ایک عرصہ دراز سے تھی رفع ہوجائے - سوائے مشرویب صاحب کی کتاب "انگلش ایٹیکٹ فار انڈین جنٹلمین" کے جو ہماری رائے مین کامل اور پوری طرح سے قابل اطمینان ہرگز نہین ہے ہماری نظر سے کوئی دوسری کتاب نہ انگریزی مین اور نہ کسی دیسی زبان مین ابتک ایسی گذری ہے جو خاص کر ہندوستانیون کی ضرورت کو رفع کرنے کے لیے لکھی گئی ہو - بدین وجہ امید واثق کی جاتی ہے کہ **مرزا حبیب حسین صاحب** کی کتاب نہایت مفید اور فائدہ رسان ہوگی - (اور پبلک اسکی بڑی قدر کریگی -)"

ڈیڈیکیشن

مین اس ناچیز کتاب کو

عالیجناب معلی القاب ڈی آنربل مسٹر آر جی ہارڈی صاحب بہادر

سی ایس آئی سی ایس کمشنر ضلع لکھنؤ

کے نام نامی و اسم گرامی پر

اُن نوازشات بزرگانہ و عنایات مربیانہ کے اظہار مین

جو جناب ممدوح نے مجھپر مبذول فرمائی ہین

اور

نیز بخیال اُس دلی احسانمندی کے جسکا تعلق میری ذات سے ہے

باجازت خاص جناب محتشم الیہ

بصد ادب معنون کرتا ہون

مرزا حبیب حسین

فہرست مضامین

فہرست مضامین معدن تہذیب

(نوٹ میں عموماً ہندوستانی تہذیب کا بیان ہے)

(نوٹ مین عموماً ہندوستانی تہذیب کا ذکر ہے)

(نوٹ میں عموماً ہندوستانی تہذیب کا بیان ہے)

(نوٹ میں اکثر ہندوستانی تہذیب کا بیان ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا فتاح

دیباچہ

سر آغاز حرف کلام خداست — بلوح و قلم نقش نام خداست

بشکرش نباشد زبان را مجال — کہ صورت نبندد ز ممکن محال

ازین راہ قطع نظر مے کنم — نظر سوی خیر البشر مے کنم

درین جا بدی رائے من ناصواب — کہ بشکست این دعویم آن جناب

ہمین شکر او را بجائے رساند — کہ جائے ز قوسین کمتر بماند

بعالم نہ مخفی ست احوال او — ہمین قرب دارد ہمہ آل او

اے اللہ تیرے احسان بنی نوع انسان پر اتنے ہین کہ اگر ہمارے ہر بن مو مین ہزار

زبانین ہوتین تو بھی ہم شکر ادا کرنے سے ایسے ہی عاجز اور قاصر رہتے جیسے کہ اب ہین۔ تو نے پیدا کیا۔ کفیل رزق ہوا۔ آسایش تن اور تفریح روح کے جملہ سامان مہیا فرمائے۔ نیک ہدایت کے لئے ایسے نبی بھیجے جنھون نے ہمین وحدہٗ لاشریک کا کلمہ پڑھایا اور نجات کی راہ بتائی معاش کی اصلاح معاد کی درستی خدا کی پہچان سکھائی۔ تو نے نیک و بد مین ہمین امتیاز عطا کیا اور اُسکے کرنے نہ کرنے مین گونہ اختیار دیا۔ جوہر علم و اخلاق سے ہمین آراستہ و پیراستہ کیا اور اُسی کی بدولت محض اپنی بندہ نوازی سے اپنے جملہ مخلوقات پر شرف بخشا۔ اے عیبون کے پردہ پوش خطاؤن کے عفو کرنے والے گناہون پر رحم فرماکر بخش دینے والے نہ تیری نعمتون کا احصا ہو سکتا ہے نہ تیرے اوصاف محدود ہو سکتے ہین۔

مقدور ہمین کب ترے وصفون کے رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا

یہ بات پوشیدہ نہین ہے کہ اس زمانہ مین جبکہ تمام تہذیب یافتہ ملکون اور شائستہ قومون مین آداب و اخلاق کا گھر گھر چرچا ہے ہمارے ملک کی کیا کیفیت ہے اور ایسی بیش بہا چیز کی جو مابین حیوان و انسان کے خط تفریق کھینچتی ہے ہندوستان مین کسقدر وقعت ہے اُسکی تعلیم کے کیا سامان ہین اور اسکی ترقی کے لئے کیا کوشش کیجاتی ہے۔ شاید ہزار مین مشکل سے دس گھر بھی ایسے نکلینگے جہان تہذیب و اخلاق کا چرچا ہو یا والدین اپنی اولاد کو آداب نیک سکھانے اور اطوار بد سے منع کرنے مین اتنی بھی فکر کرتے ہون جتنی کہ اُنکے کھلانے پلانے اور پہنانے اُڑھانے کی ہے بلکہ یہ کلمہ تو اکثر زبان زد ہے کہ ”بچہ ابھی ناسمجھ ہے جب سمجھ آئے گی اور اچھا برا سمجھنے لگے گا تو خود درست ہو جائیگا“ یہ نہین سمجھتے کہ

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست
نرود جز بوقت مرگ از دست

اسلیئے اطفال کی ابتدائی تعلیم و تربیت پر زیادہ توجہ کی ضرورت ہے - کیونکہ زندگی کی بڑھتی ہوئی شاخ جب اپنی حالت کمال پر پہونچکر سخت ہوگئی تو اُسکا جھکانا اگر غیر ممکن نہین ہے تو مشکل ضرور ہے - ایک حصہ لڑکون کی عمر کا تو اپنے گھر مین گذرتا ہے - دوسرا بیش بہا حصہ اسکول اور کالجون مین جہان ہر شخص کا یہ خیال ہے کہ علوم کے ساتھ تعلیم اخلاق بھی ہوگی اور جسوقت وہ عالم و فاضل ہوکر نکلینگے اُنکے عادات واطوار بھی پسندیدہ ہوجائینگے لیکن مشاہدہ و تجربہ جہانتک اس خیال کی صداقت کرتا ہے وہ ظاہر ہے مجھے بیان کرنے کی چندان ضرورت نہین ہے فی زمانا جو طرز تعلیم رائج ہے وہ مدبران ملک کی دشوار فہم رایون کا نتیجہ ہے بظاہر جو کچھ ہے غنیمت ہے - لیکن اگر گورنمنٹ کی کچھ اور زیادہ توجہ ہندوستان کی اخلاقی حالت درست کرنے کی طرف رجوع ہوجائے اور ہر اسکول اور کالج مین چند اخلاق کی کتابین داخل کورس کردی جائین اور اوستادون کو نہایش کیجائے کہ جسقدر اُنکو لڑکون کی تعلیم علوم کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کم از کم اُسی قدر ادب و تہذیب کی طرف بھی لازم ہے تو کچھ عجب نہین کہ جو شکایات ملک کو انگریزی تعلیم یافتہ نوجوانون کی کجروی اور کج اخلاقی سے پیدا ہوگئے ہین یا جو شکوک گورنمنٹ کو اُنکی وفاداری اور جان نثاری کی طرف سے پیدا ہوتے جاتے ہین رفتہ رفتہ دور ہوجائین ورنہ حالت موجودہ مین ہند کی شاخ کہنہ سے میوۂ نورس کی امید رکھنا شہد کو کانٹون سے جمع کرنے کی تمنا سے کم نہین ہے -

ضروریات زمانہ کے لحاظ سے ہمین نہ صرف ایشیائی تہذیب جاننا ضروری ہے کیونکہ ہندوستان کے لئے کوئی تہذیب اُس سے بہتر نہین بلکہ انگریزی تہذیب سے

بھی واقف ہونا اور بوقت ضرورت اُسپر عمل کرنا لازم ہے کیونکہ اہل انگلستان سے جو حاکم وقت ہین دن بدن راہ ورسم بڑھنے کی امید ہے اور تا وقتیکہ ہم اُنکے آداب معاشرت سے واقف نہون نہ تو وہ ہمسے دوستانہ برتاؤ کرسکتے ہین اور نہ ہم اس قابل سمجھے جاسکتے ہین کہ ان کی سوسائٹی مین داخل ہونے کے لایق ہین۔

ہم یوروپین صاحبان کے ساتھ معاشرت مین اُنکی تہذیب برتنا تو چاہتے ہین مگر ناواقفیت کے باعث غلطیان کرتے ہین جس سے یہ شکایت پیدا ہوتی ہے کہ آجکل کے تعلیم یافتہ نوجوان حکام عالی مقام اور دیگر صاحبان یوروپین سے ملنے جلنے مین ادب و تمیز سے کام نہین لیتے۔ زبانی شکایتین آئے دن سننے مین آتی ہین۔ اخبارات جدا غل مچا رہے ہین لیکن مشکل یہ آپڑی ہے کہ اگر ہم مغربی تہذیب سیکھا بھی چاہین تو کس سے سیکھین۔ کہان سیکھین اور کیونکر سیکھین۔ سب سے عمدہ طریقہ تو یہ تھا کہ مغربی تہذیب یورپ مین جاکر سیکھین لیکن یہ بات ہر کس و ناکس کے لئے آسان نہین۔ ہندوستان مین اسکی تعلیم کا افسوس ہے کہ کوئی ذریعہ ہی نہین۔ عملی تعلیم کے دروازے بند۔ اصولی تعلیم کے لئے کوئی ایسی کتاب ہی نہ تھی جسمین جملہ قواعد آداب فرنگ جو خاص کر ہندوستانیون کے کام کے ہون سکھا سکے یا ہمارے مشکلات کو دور کرسکے۔ مغربی تہذیب کا تو یہ حال ہے۔ مشرقی تہذیب جسکا کبھی تمام عالم مین نور پھیلا ہوا تھا اور جسکا ستارۂ اقبال مشرق مین غروب ہوکر افق مغرب سے طلوع ہوا ہے اب ہندوستان مین مثل ایک چراغ زیر دامن کے جھلملا رہا ہے جسکی روشنی ایک محدود دائرہ سے باہر نہین نکل سکتی۔ افسوس تعلیم و تربیت کا اب کچھ ایسا طریقہ ہے کہ عالم طفولیت مین ہمارے بچے جیسا چاہیے اپنے یہان کی تہذیب سے بھی واقف نہین ہوسکتے اور بڑے ہونے پر شاید مغربی تعلیم کے آزادانہ خیالات کی وجہ سے تہذیب

صحبتون مین جانے آنے کی رغبت کم کرتے ہین یہ اُنکی غلط فہمی ہے یا نا تجربہ کاری کیونکہ مشرقی سوسائٹی کے آداب و قواعد سے اگر اُنکو واقفیت ہو تو کیونکر ہو علم ایک اکتسابی شئے ہے نہ کہ وہبی اور اسی باعث سے ہندوستانی شرفا کی نظرون مین حقیر اور اہل یورپ کی نگاہون مین بدتمیز سمجھے جاتے ہین۔ مقام عبرت ہے کہ ہمارے نوجوان ہندوستانی بھائیون کو اتنا بھی نہین معلوم کہ اُنکی تہذیب کسی بات کی محتاج نہین۔ مختلف اقوام کے مصنفین اُسکے مدح خوان ہین لیکن افسوس ہماری ہی کم توجہی سے وہ معدوم ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ ابھی کچھ زمانہ نہین گذرا کہ ایک روزانہ انگریزی اخبار نے لکھا تھا کہ "تعلیم یافتہ نوجوان ہندوستانیون مین مہذب سوسائٹی کے آداب گھٹتے اور مٹتے جاتے ہین" لیکن لطف یہ کہ نہ اُنھین اسکی خبر ہے اور نہ کچھ پروا۔ شاید اُنکا یہ خیال ہے کہ یورپین طرز معاشرت کی نقل کرنے سے اُنکی وقعت اور عزت صاحبان انگریز کی نگاہون مین بڑھجائیگی اگر ایسا خیال ہے تو غالباً صحیح نہین ہے کیونکہ اکثر ایسا فعل بجاے عزت کے نفرت پیدا کردیتا ہے۔ اس دعوے کی دلیل کے لئے مین اُس اسپیچ (تقریر) سے جو ہز ایکسلنسی عالیجناب لارڈ کرزن صاحب بہادر دام اقبالہ نے بتاریخ ۵۔ نومبر ۱۹۰۰ء کو راج کمار کالج مقام راج کوٹ مین فرمائی تھی بہتر نظیر پیش نہین کرسکتا۔ جسکا صاف الفاظ مین یہ منشا تھا کہ "ہماری خواہش ہے کہ ہندوستانی شرفا زادے مغربی تعلیم پائین اور انگریزی عادات اور طرز معاشرت سے کافی طور پر آگاہ ہوجائین لیکن اسے نہ بھولادین کہ وہ ہندوستان کے شریف اور رئیس زادے ہین اور اپنے عادات اور وضع کے پابند ہین"۔ اسی اسپیچ مین حضور ممدوح ارشاد فرماتے ہین کہ "میری نگاہون مین وہ ہندوستانی جسنے انگریزی طرز معاشرت کی نقل کی ہے اُس انگریز سے جسنے ہندوستانی طرز معاشرت اختیار کیا ہے

زیادہ وقعت نہین رکھتا"۔ مطلب اس ساری تمہید کا یہ ہے کہ ظاہری طرز معاشرت کا اختیار کرنا امر دیگر ہے اور تہذیب سے واقف ہونا اور اُسپر بوقت ضرورت عمل کرنا امر دیگر۔ الغرض جو کچھ اس کتاب مین انگریزی تہذیب کے متعلق لکھا گیا ہے اُسکا صرف یہ منشا ہے کہ میرے نوجوان ہندوستانی بھائیون کو یورپین تہذیب سے کماحقہ آگاہی ہوجائے اور انھین یہ معلوم ہوجاے کہ اصل تہذیب کیا شے ہے۔

ایک عرصہ سے میرا خود ارادہ تھا اور میرے چند احباب بھی اصرار کررہے تھے کہ مین اس قسم کی ایک کتاب لکھون لیکن سچ تو یہ ہے کہ عموماً تصنیف و تالیف کی راہین نہایت سخت اور دشوار گزار ہوتی ہین اور خصوصاً ایک مبتدی کے لیئے تو اور بھی کٹھن ہین ۔ مجھے جرأت نہوتی تھی کہ اس کوچہ مین قدم رکھون مگر حسن اتفاق سے ایک روز اثناے گفتگو مین میرے ایک مربی نے جو معززین اہل یورپ سے ہین ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی کتاب انگریزی تہذیب کے ضوابط واصول پر اردو مین لکھی جاتی تو غالباً نہایت مفید اور بہت ہی کارآمد ہوتی صاحب ممدوح کی تعمیل ارشاد میری عزت کا باعث تھی اور انھین کی مربیانہ امداد پر تکیہ کرکے مین نے اس کام کو شروع کیا اور وقتاً فوقتاً جو بیش بہا ہدایات صاحب موصوف سے حاصل ہوئی ہین اُنکا مین تہ دل سے مشکور ہون اور چونکہ ضروریات زمانہ کے لحاظ سے ایشیائی تہذیب کا لکھنا بھی مدنظر تھا اسلیئے دونون تہذیبون کا ساتھ ساتھ ذکر کیا گیا ہے لیکن بخوف اختلاط جہان کہین انگریزی اور ہندوستانی تہذیب کا ایک جا ذکر آیا ہے ہندوستانی تہذیب عموماً نوٹ مین درج کی ہے۔

بمزید احتیاط اخلاق کی اکثر کتابین مین نے زیر مطالعہ رکھین چند کے نام صفحہ ۲۰۳ کے نوٹ مین درج ہین۔ لیکن انگریزی زبان مین جسقدر کتابین ایٹکیٹ (تہذیب) کی میری نگاہ

سے گذرین اُنمین سے ایک بھی (بجز مسٹر ویب صاحب کی کتاب کے جوکہ خود ناکافی
ہے) ایسی نہین جو ہمارے مفید مطلب یا کارآمد ہو یا ہماری ضرورتون کو رفع کرسکے
اور اُردو یا فارسی مین کوئی کتاب مجھے ایسی نہین ملی جسمین ایشیائی تہذیب ایکجا باوضاحت
قلم بند ہو لہذا مجھے دونون تہذیبون کے لکھنے مین کچھ اپنے ذاتی تجربہ پر (جو چند صاحبون
کے کیرکٹر یعنے تہذیب و اخلاق پر مبنی تھا اور جن حضرات کے نام نامی شکریہ احباب
مین درج ہین) اور کچھ اپنے معزز احباب کے وسیع تجربہ پر بھروسہ کرنا پڑا - لیکن وہ کتاب
جو اول اول میرے خیال کی درستی کا باعث ہوئی اور جس سے مجھے فائدہ پہونچا اور اس
کتاب کی تحریر مین مدد ملی وہ جواہر الاخلاق ہے - یہ کتاب والد ماجد قبلہ کونین جناب مستطاب
معلے القاب شمس العلما ممتاز الاذکیا جناب مولوی مرزا محمد لیاقت حسین
صاحب مدظلہ العالی نے ہم بھائیون کے ابتدائی تعلیم و تربیت کے لیے لکھی تھی اور
کب جبکہ ہم اپنجیسی نیا گاؤن کی راج کمار کالج مین زیر تعلیم تھے - کتاب جواہر الاخلاق
فی الحقیقت موتیون مین تولنے کے قابل ہے اور الحمد للہ ریاست چرکھاری نے جہان
کے ہم قدیم نمک خوار ہین جو حق اُسکی جوہر شناسی کا ہے پورا پورا ادا کیا اور عرصہ چار سال کا ہوا
کہ اُس کتاب کا ستارہ اور بھی چمکا اور جوبلی شصت سالہ مین بحضور لامع النور درۃ التاج
شاہنشاہی گوہر شب چراغ جہان پناہی کشور کشاے گیتی ستان فخر سلاطین جہان ملکہ معظمہ
قیصرۂ ہند دامت اقبالہا وملکہا بطور نذر پیشکش کی گئی اور مقبول نظر کیمیا اثر ہو کر اُسکے
شکریہ مین ایسے بیش بہا الفاظ سے عزت افزائی مصنف کی فرمائی کہ جسپر ہم لوگون کو ہمیشہ
فخر اور ناز رہیگا -

التماس - یہ ملحوظ خاطر رہے کہ ان اوراق مین بعض باتین جو نا سمجھ بچون کے لئے

ضروری اور لازمی ہین چھوڑ دی گئین ہین کیونکہ یہ کتاب صرف اُن لوگون کے لیئے ہے
جو سمجھ سکتے ہین کہ تہذیب کے کیا فوائد ہین اور ہماری قوم کی موجودہ نسلون کو اسکی کسقدر
ضرورت ہے - اور چند باتین یہ تشریح درج کی گئین ہین تاکہ یہ رسالہ مفید عام ہو ورنہ اس تشریح
کی حاجت عزیز طلبا کالون تعلقہ داران اسکول کو جنکے لیئے یہ کتاب خاص کر لکھی گئی ہے
چندان نہ تھی کیونکہ وہ بہت کچھ اخلاق حسنہ سے آگاہ ہین اور اُسپر عمل بھی کرتے ہین -

اور چونکہ تمام مہذب اقالیم کی تعلیم و تربیت کا یہ پہلا اصول ہے کہ جہان پہلے پہل
آداب سکھائے جائین اور عمل مین لائے جائین وہ جگہ اپنا ہی گھر ہونا چاہیے - اور سچ بھی ہے
کہ جو اپنے گھر مین جی - جناب - یا آپ کہنے کا عادی نہوگا یا اپنے بزرگون اور خُرد ون کے
ساتھ تہذیب کا خیال نہ رکھیگا وہ غیر صحبت مین بھلا کیا مہذب گفتگو کرسکیگا یا مہذب سوسائٹی
کے آداب نگاہ رکھیگا - اسلیئے بعد چند نصایح کے اُن آداب معاشرت کو مقدم کیا جنپر عمل
کرنا ہر شخص کو پہلے اپنے گھر مین واجب ہوتا ہے اور سہل الفاظ مین بلا لحاظ رنگینی عبارت
نفس مطلب اِن اوراق مین ادا کیا گیا تاکہ عام فہم ہو - اور چونکہ مستورات ہند کا طرز معاشرت
بالکل دوسرا ہی ہے اسلیئے یہان اُسکا ذکر نہین کیا بلکہ ایک کتاب جداگانہ تیار کی ہے
جو انشاء اللہ بشرط فرصت جلد پبلک کے روبرو پیشکش ہوگی لیکن یہ امر کہ یوروپین لیڈیون
کے ساتھ ہمین کس طرح تہذیب کا لحاظ رکھنا چاہیئے چونکہ بہت ضروری تھا اور خاص کر ایک
معزز یوروپین جنٹلمین کی فرمایش سے علیحدہ باب مین اُسکا بیان کیا گیا ہے -

اگر اس کتاب کی وجہ سے نوجوان تعلیم یافتہ بھائیون کو صاحبان انگریز سے ملنے مین
سہولیت ہوا اور وہ انکی ملاقات سے خوش ہون اور ہندوستانی شرفا و رؤسا محظوظ ہون تو
مین سمجھونگا کہ مین نے اپنے ملک کی کچھ تھوڑی سی خدمت کی اور اپنی محنت کا پھل پایا -

معذرت اس کتاب مین بعض مقامات پر طول و بسط ہوگیا ہے اور بعض جگہ تکرار مضامین بھی ہے - یہ طریقہ محض اسلیے اختیار کیا گیا ہے کہ جو مسائل تہذیب کے نہایت کارآمد ہین وہ بآسانی ذہن نشین ہوجائین - گو اس بات کی سچے دل سے کوشش کی ہے کہ کوئی امر مفید عام فروگذاشت نہو تاہم بوجہ میری کم علمی اور ناتجربہ کاری کے جسکا مین خود معترف ہون اگر ادا ے مطالب یا انکشاف مقاصد مین کسی طرح کی غلطی واقع ہوئی ہو تو حضرات ناظرین کی خدمات اقدس مین نہایت ادب سے التماس ہے کہ اس کتاب کو وہ ایک طالبعلم کا نقش اول سمجھین اور جہان کہین انکشاف مدعا یا ادا ے مطلب مین کسی طرح کی غلطی واقع ہوئی ہو تو قلم اصلاح اُٹھا کر محو و اثبات سے مزین فرمائین اور بنیک نیتی سے نکتہ چینی کرین - اور اگر بار خاطر نہو تو اپنی راے عالی اور ہدایات بیش بہا سے مطلع فرما کر اپنے ممنون کو اور بھی مرہون منت فرمائین -

احقر کونین - مرزا حبیب حسینؑ
عنایت باغ لکھنؤ

محررہ ۷ - نومبر سنہ ۱۹۰۰ع
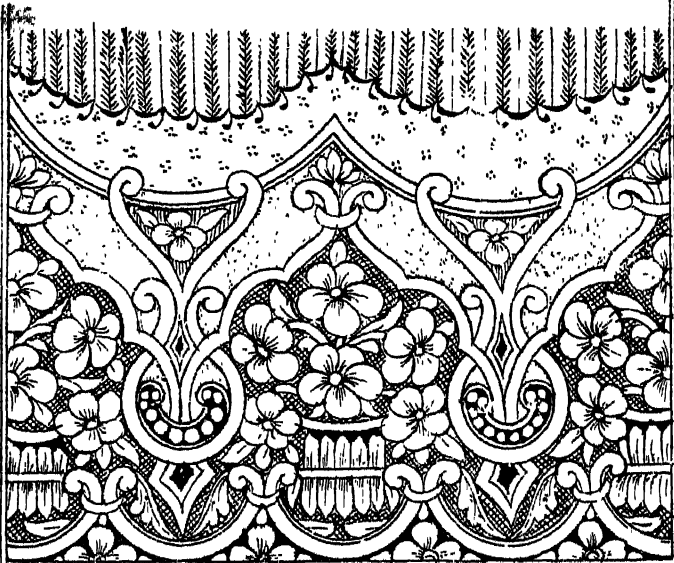
بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

تمہید و نصائح

آدمی را آدمیت لازم است ✝ عود را گر بو نباشد ہیزم است

اخلاق نیک کے باب مین اقوال مختلف ہین۔ بعضے کہتے ہین۔ بکشادہ پیشانی برتاؤ
کرنے کو خُلق کہتے ہین۔ کوئی کہتا ہے غمخواری خلق کرنے کا نام اخلاق ہے کسی کا مقولہ ہے
کہ قصور کے عوض نہ لینے کو کہتے ہین۔ لیکن اصل مین علم اخلاق کسی ایک شے کا نام نہین جیسے
ظاہری خوبصورتی بغیر ناک نقشہ کے ممکن نہین ویسے ہی صورت باطن کا حُسن بھی بلا خوئے
نیک و دانائی و پارسائی و حیا و علم و ترک حرص و حسد و تکبر و بغض و دیگر عادات ذمیمہ کے نہین
ہو سکتا۔ پس خوبصورتی ظاہری کو حُسن خَلق۔ اور خوبی باطن کو حُسن خُلق کہین تو بیجا نہین۔

اگر یہ جوہر انسان مین موجود نہوتا تو وہ اشرف المخلوقات کہلائے جانے کا سزاوار نہ تھا کیونکہ یہ صرف علم اخلاق ہی ہے جسکی بدولت انسان حالت بہیمی کو چھوڑ جاتا ہے آدمیت مین آتا ہے۔ اِسی سے شریف اور رذیل کی پہچان ہے یہی وہ شے ہے کہ اگر عالم وفاضل مین موجود نہو تو وہ جاہل سے بدتر ہے اور اگر جاہل مین بفیض صحبت اخلاق نیک نے اپنا گذر کیا ہے تو وہ ایسے عالم سے کہین بہتر ہے الغرض اسکی توصیف وثنا میرے امکان سے باہر ہے۔ ہر کس وناکس حسب مراتب اِسکی خوبی سے ماہر ہے۔ ایک انگریز کا قول ہے کہ "اخلاق وہ پاس پورٹ (سند) ہے کہ جسکے ذریعہ سے تم ہر تہذیب کی سوسائٹی وجماعت مین ہردلعزیز ہوسکتے ہو" علماء کا تو یہانتک اتفاق ہے کہ اخلاق پر دنیا کی ترقی وتنزل کا دار ومدار ہے چنانچہ اس آیۂ مبارک سے اسکی تصدیق ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ یعنی خداوندتعالی کسی قوم کے عزوجلال حشمت واقبال کو نہین بدلتا جب تک وہ اپنے نفوس کی خرابی کے درپے نہین ہوتے۔ یہ امر تو تاریخ سے بھی ثابت ہے کہ جب کسی قوم نے ترقی کی ہے تو اپنے افراد کی خوش اطواری اور رفتار نیک کی بدولت اور جب زوال ہوا ہے تو اُنکی بدیٔ خصائل اور اطوار زشت کی وجہ سے۔ اسلیئے جو کچھ اوراق مابعد مین درج ہے اُسکا یہی منشا ہے کہ اچھی باتین سیکھو اور اُنپر عمل کرو اور بُری باتون سے پرہیز کرو تاکہ خود بھی اُسکا نفع اُٹھاؤ اور اپنی قوم کو پایۂ بلندی پر پہونچاؤ بہرکیف کہدینا ہمارا فرض ہے اور ماننا نہ ماننا تمھارا کام ہے ؎

نصیحتے کنمت بشنو وبہانہ مگیر
ہرآنچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

نصائح

۱۔ ہمیشہ سچ بولنے کی عادت ڈالو کیونکہ سچائی خالق اور مخلوق دونون کو پسند ہے سچ وہ دُرِ نایاب ہے کہ چاہے کیسا ہی خاک آلودہ ہو لیکن اُسکی قدر کم نہین ہوتی۔ شریف زادون کو چاہئے کہ ہمیشہ سچ بولین۔ اگر کوئی صِرف سچ ہی بولنا اختیار کرے تو دنیا مین ہزارون آفتون اور مصیبتون سے اُسکو اندیشہ نہ رہے۔ برخلاف اِسکے جھوٹھ بولنے والا ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ خود اُسکا نفس اُسے ملامت کرتا ہے۔ انسان ہزار تحفظ کرے مگر ایک نہ ایک روز جھوٹھ کھُل جاتا ہے اور اُسے پہلی سزا یہ ملتی ہے کہ اُسکی سچ بات بھی جھوٹھ اور لغو سمجھی جاتی ہے اور اُسکا اعتبار اُٹھ جاتا ہے۔ ؎ دروغ آدمی را کند بے وقار + دروغ آدمی را کند شرمسار + لیکن کوئی ایسی سچ بات بھی لوگون کے سامنے نہ بیان کرو جو اُنکی سمجھ سے اتنی باہر ہو کہ وہ یقین نکر سکین ہر شخص کا یقین بحیثیت اُسکی عقل وفہم اور علم کے ہوتا ہے۔

۲۔ دیانت داری وہ زینہ ہے جس سے تم بہت بڑے بڑے اور بلند مرتبون پہ پہونچ سکتے ہو۔ مکر و فریب خیانت و زور سے دولت و ناموری نہ حاصل کرنا چاہو ورنہ دھوکا کھاؤ گے اور نام و ننگ جو دولت سے کہین زیادہ بہتر ہے ہاتھ سے کھو بیٹھو گے۔

۳۔ قسم سچ ہو یا جھوٹھ کبھی بھولے سے نہ کھاؤ۔ قسم کھانا بازاری عادت ہے قسم کھانے والا ظاہر کرتا ہے کہ اُسکو خود اپنی بات کی سچائی پر یقین ہے یا وہ جانتا ہے کہ میری بات یقین نہ کیجائیگی اسواسطے وہ قسم سے

مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ قسم کھانا آجکل کی تہذیب کے بھی سخت خلاف ہے۔ غیر زبان کے الفاظ مین قسم کھانا گویا مُنہہ چِڑانا ہے۔ ایک انگریز مصنف لکھتا ہے کہ "وہ ہندوستانیون کے مُنہہ سے انگریزی قسم بہت بدنما معلوم ہوتی ہے"

۴۔ اپنی تمام خواہشون کے پورا ہونے کی اُمید نہ رکھو بلکہ اپنی کچھ تمناؤن کو اپنے اوپر تھوڑا جبر کرکے اگر دور کر سکو تو تمھین دنیاوی ناکامیابیون سے بہت تکلیف نہ پہونچے گی۔

۵۔ خندہ پیشانی ہونا خوش نصیبی کی علامت ہے لیکن ہر وقت بے موقع بے محل ہنسا کرنا خندہ پیشانی نہین ہے بلکہ بے وقوفی کی نشانی ہے۔ ع لائق محفل نباشد ہر کہ خندد بیمحل ٭

۶۔ بیجا اخراجات سے بچو (دیکھو خرید و فروخت باب ۱۵) قرض سے پرہیز کرو۔ جبقدر چادر ہو اُس سے زیادہ پاؤن نہ پھیلاؤ۔ جو تمھاری حیثیت ہو اُس سے زیادہ تبنے یا دکھانے کی کوشش نہ کرو۔ اگر دنیا مین سُرخرو ہونا اور چین سے بسر کرنا چاہتے ہو تو ضرور کچھ پس انداز کرو۔ نوجوانون کو زندگی کا بیمہ کرا لینا خالی از فائدہ نہین۔

۷۔ عیش و آرام کے عادی نہ بنو۔ موجودہ سامانِ عیش پر اعتماد نہ کرو ورنہ علم سے محروم رہوگے اور تمام آنے والی مسرتون کا خون ہو جاویگا۔

۸۔ جس کام کے کرنے کا ارادہ کرو اُسمین مستقل رہو۔ مشقت اور ہمت اُسے سہل کر دے گی۔ اورون کی کامیابی کو اپنی کامیابی کی دلیل سمجھو۔ یاد رکھو جو لوگ اکثر اپنے ارادہ کو بدلتے رہتے ہین وہ کسی چیز مین کامیاب نہین ہوتے غیر مفید

اور بیکار اشغال مین اپنی تضیع اوقات نکرو۔ ایک کام کو چھوڑ کر دوسرا کام بلا سمجھے بوجھے نہ اختیار کرلو۔

۹۔ بہت جلد کسی کو اپنا ہمراز نہ بنالو نہ اپنے راز کی باتون سے ہرکس و ناکس کو مطلع کرتے پھرو۔ کُلُّ سِرٍّ جَاوَزَ الاِثْنَیْنِ شَاعَ یعنی جو بھید دو آدمیون سے زیادہ متجاوز ہوا وہ ضرور شائع ہوجائیگا بعض لوگون نے اثنین سے مراد دونون لب سے لی ہے یعنے جو بات دل سے لبون تک آئی وہ گویا خلق مین پھیل گئی۔ ع خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش * باکسے گفتن وگفتن کہ مگوے * لیکن ہان اپنے اُن سچے دوستون سے جنپر تمھین پورا پورا بھروسہ ہو اپنے دل کی بات نہ چھپاؤ مگر یہ یاد رکھو کسی دوسرے کا راز جو تمھین معلوم ہو اُسے اپنے دوست صادق پر بھی ظاہر کرنے کا تمکو حق حاصل نہین ہے۔

۱۰۔ جس سے بات کرو نہایت شائستگی اور ملائمت کے ساتھ کیونکہ بلا تصنع زبان مین وہ حلاوت بھی ہے جو شیرینی مین نہین اور وہ تلخی بھی ہے جو کسی زہر مین نہین اسی زبان کی بدولت انسان دنیا کے عیش اُٹھاتا ہے اور اسی کی بدولت طرح طرح کی مصیبتون مین گرفتار ہو جاتا ہے یہی زبان جسے چاہے دشمن بنالے جسے چاہے دوست غصہ کے وقت زبان کو قابو مین رکھو۔ عقلمند غصہ ہی کے وقت پہچانا جاتا ہے لِسَانُ الْعَاقِلِ وَرَآءَ الْقَلْبِ عقلمند کی زبان دل کی پشت پر ہوتی ہے یعنی جب تک وہ اپنے دل مین بخوبی سوچ نہین لیتا کسی بات کو زبان پر نہین لاتا۔

۱۱۔ جب کسی سے کسی کام کی استدعا کرو تو الفاظ "مہربانی فرماکے" (Please or will you kindly) یا کوئی اور اسی قسم کے الفاظ استعمال کرو۔ کسی کی اگر کوئی حقیر سے

حقیر بھی خدمت ہو تو بھی شکریہ ادا کرو- انگریزی مین " Thank you " کہو صرف " Thanks " کہنا اب زیادہ مہذب نہین سمجھا جاتا- اگر تمسے کسی کی خلاف مرضی اتفاقیہ کوئی فعل ظہور مین آجاے تو فوراً معافی چاہو انگریزی مین I beg your pardon کہتے ہین- اِن باتون کو سہواً بھی فروگذاشت کرنا گستاخی اور بدوضعی مین داخل ہے انگلستان مین ہرکس و ناکس کے یہ باتین زبان زد ہین-

۱۲- کسی کی بدی یا غیبت نکرو علاوہ معصیت کے غیبت کرنے والا ہمیشہ ذلیل سمجھا جاتا ہے- ذی عقل لوگ اُسکی صحبت سے پرہیز کرتے ہین کہ مبادا وہ اُنکے عیب دوسرون سے بیان کرے- ؎

ہرکہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد
بیگمان عیبِ تو پیشِ دگران خواہد بُرد

غمازی اور غیبت بدبختی کی نشانی ہے بقول مولانا روم ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ نیکان برد

غیبت سننا بھی پسند نکرو کیونکہ غیبت کرنا اور سننا دونون یکسان ہین اور دونون کے قبائح برابر ہین-

۱۳- اگر کسی کی کچھ بُرائی سنو تو کبھی اُسکو اپنے مُنہ سے نہ نکالو اور جو کسی کی کچھ بھلائی تمھارے کان تک پہونچے تو اُسے لوگون پر ظاہر کرتے رہو بعض لوگ بوجہ خُبثِ باطن کے اپنے سے زیادہ کسی کو لائق نہین سمجھتے اور دوسرون کی مدح و ثنا اپنی کسرشان کا باعث سمجھتے ہین یا یہ خیال کرتے ہین کہ دوسرون کی تعریف

کرنے سے اُنکی توقیر کم ہو جائیگی - یہ اُنکی غلط فہمی ہے یاد رکھو کہ دوسرون کی قدر کرنے اور سچی تعریف بیان کرنے سے خود تمھاری لیاقت اور منصف مزاجی ثابت ہوتی ہے -

۱۴- دوسرون مین جب کچھ عیب دیکھو پہلے اپنے نفس کی طرف خیال کرو کہ کہین تم مین تو وہ عیب موجود نہین ہے - اسپر اگر عمل کروگے تو بہت سی بُرائیان تمسے دور ہو جائینگی -

۱۵- بُری صحبت سے بچو کیونکہ ہزارون افعال بد اثر صحبت سے سرزد ہوتے ہین - تم کیسے ہی نیک کیون نہو اگر تمھاری نشست و برخاست بُرے لوگون مین ہوگی تو رفتہ رفتہ تم بھی ویسے ہی ہو جاؤگے ایک انگریز کا قول ہے کہ "اگر تم مجھے اتنا بتا دو کہ کسی کی نشست و برخاست آمد و رفت زیادہ کہان ہے تو مین تمھین بتا دونگا کہ اُس شخص کے عادات کیا ہین اور اُسکا چال چلن کیسا ہے" اسلئے اچھی صحبت اختیار کرو تاکہ اچھی عادتین سیکھو اور دنیا مین نیک مشہور رہو -

۱۶- کل مسکرات سے پرہیز کرو کیونکہ انسان کو ترقی عقل کی فکر کرنا چاہیئے نہ کہ زوال عقل کی - تجربہ سے نصیحت حاصل کرنا بڑی عقلمندی کا کام ہے اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ یعنے نیک شخص وہ ہے جو دوسرے کا حال دیکھکر متنبہ ہو جائے اول درجہ کے عقلمند وہ ہین جو خود کسی بات کی بُرائی جان لین اور اُس فعل سے باز رہین - دوم درجہ کے وہ ہین جو دوسرون کی حالت او کیفیت دیکھکر عبرت حاصل کرین - سوم درجہ کے وہ لوگ ہین جو اپنے اوپر گذری ہوئی بات کا اثر قائم رکھین - لیکن احمق ترین وہ ہین جو کسی طرح نہ سمجھین مَنْ لَّا یُؤَدِّبُهُ الدَّهْرُ فَقَدْ لَا اَدَبَ لَهٗ

یعنی جو شخص زمانہ کی تادیب سے بھی مؤدب نہ بنا تو پھر کبھی اُسکو ادب نہ آئیگا۔

۱۷۔ غرور و تکبر سے حذر کرو یہ وہ بُری بات ہے کہ انسان کو ترقی سے باز رکھتی ہے۔ یہی وہ منحوس چیز ہے کہ تمام نیکیون اور بھلائیون پہ خاک ڈال دیتی ہے۔ مغرور آدمی کا کوئی سچا دوست نہین ہوتا نہ اُسکی صحبت کسی کو دل سے پسند آتی ہے ایسا شخص طرح طرح کی ذلتین اُٹھاتا ہے اور کسی تہذیب کی صحبت کے قابل نہین سمجھا جاتا۔ وہ لوگ جنھین کچھ تعلق بھی نہین ہوتا اُس سے نفرت کرتے ہین اسلئے اگر ہر دلعزیز ہونا چاہتے ہو تو غرور کو پاس نہ آنے دو۔ اُس سے دور ہی رہو کیونکہ اگر تم لایق بھی ہوگے تو وہ تمھین نالائق مشہور کر دیگا۔ اگر آنکھین کھول کے دیکھوگے تو تمھین خود دکھائی دیگا کہ غرور تمھین سزاوار نہین۔ فَضَّلْنَا بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ خدا نے ایک کو ایک سے اچھا پیدا کیا ہے۔ سیکڑون نہین ہزارون بلکہ لاکھون تمسے بہتر موجود ہین گذشتہ ثروت یا عزت پہ غرور کرنا کہ ”پدرم سلطان بود“ ــ بیکار ہے ــ

ع بینا جو ہین وہ دیکھتے ہین جوہر ذاتی ✣ انکساری سب کو دل سے بھاتی ہے اور تہذیب کی جان ہے۔ اسکو لکھ رکھو غرور رذیل کی پہچان ہے لیکن خودداری داخل غرور نہین ہے۔ متکبرون کے ساتھ بہ رفق و مدارات پیش آنا یا اُنکی بہت تعظیم و توقیر کرنا اُنھین اور گمراہ کرنا ہے اسلئے اُنسے اُسی طرح کا برتاؤ کرنا جسکے وہ لائق ہین بیجا نہین۔

۱۸۔ اگر کوئی دوست تمھارا تمسے رتبہ مین کم ہو اور رنج کے طور پر تم اُس سے بے تکلف ہو کر ملتے ہو تو سوسائٹی مین اُس سے ملنا کسرِ شان نہ سمجھو۔ تہذیب مستضاد روش کو روا نہین رکھتی ــ اگر تم اُسکی عشرت کا خیال رکھوگے تو

دوسرے بھی اُسکی عزت کرینگے۔ برخلاف اسکے اگر کوئی دوست تمھارا تمسے درجہ مین بڑا ہے
تمھین چاہئیے کہ گھر پر چاہے تمسے اُس سے کیسا ہی خلا ملا ہو لیکن دوسرے لوگون کی
موجودگی مین اُسکے مرتبہ اور عزت کا خیال رکھو اور اگر ایسے دوست کو خواہ وہ اہل یورپ
ہو یا ہندوستانی کسی پارٹی یا محفل مین دوسرے اشخاص سے مخاطب پاؤ تو خواہ مخواہ
اُسکو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش نکرو اس امر کا انتظار کرو کہ وہ خود تمھاری طرف
مخاطب ہو۔ بہت سے ناتجربہ کار آزادی اور بے تکلفی کی ملاقات کے باعث اپنے سے بڑے
رتبہ والون کو اسقدر تکلیف دیتے ہین جو برداشت نہین ہوسکتی اور بالآخر اُنھین کو اُلٹا
الزام دیتے ہین۔ اپنی محنت اور لیاقت پر بہ نسبت دوستون کی عنایت اور محبت کے
زیادہ بھروسہ کرو " آجکل کے دوست مثل بازاری فالودہ کے ہین کہ دیکھنے مین بہت
خوش رنگ اور مزا پھیکا " گو دوست سے بڑھ کر دنیا مین کوئی چیز بہتر نہین اور واقعی
وہ بڑا خوش قسمت شخص ہے جسکا ایک بھی سچا دوست ہو۔ لیکن بہت کم ایسے دوست ملینگے
جو ضرورت کے وقت کام آئین اور مصیبت کے وقت ساتھ دین۔ کتاب تہذیب النفوس
مین دوستی پر ایک مباحثہ جو باپ اور بیٹے کے درمیان ہوا ہے نہایت دلچسپ ہے
خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ ایک صاحبزادے کو اپنے دوستون کی دوستی پر بڑا غرہ تھا اور
زیادہ وقت اپنا اُنھین مین صرف کیا کرتے تھے۔ لیکن باپ کو اسمین کلام تھا۔ غرض
ایک دن آزمایش کا ٹھہرا اور قرض مانگنا دوستی کے لئے کسوٹی قرار دیا گیا۔ پہلے تو
صاحبزادے نے بذریعہ خط دوسو روپیہ اپنے دوستون سے قرض مانگا جب کچھ جواب نہ
آیا تو خود ہی اپنے باپ کو ہمراہ لے کر اُنکے پاس قرض لینے چلے۔ یہ سب لوگ بہت
خوش حال تھے اور دوسو روپیہ قرض دینا تو درکنار یون دے دینا کوئی بڑی بات نہ تھی

لیکن سنیئے کہ دوستون سے یکے بادیگرے کیا جواب ملے تعظیم وتکریم اورخاطر و مدارات
توسب جگہ بہت ہوئی لیکن جب قرض کا ذکر آیا توکسی نے توکہا کہ "بھئی واللہ اگر کل تک
آتے توجان تک حاضر تھی بھلا روپیہ کوئی چیز ہے! لیکن آج ہی جو کچھ روپیہ تھا وہ
فلان جگہ چلا گیا" کسی نے قرض کو مقراض المحبت بتا کر ٹالا۔ کسی نے قرض دلا دینے
کہا لیکن باین شرط کہ صاحبزادے صاحب دو ایک شخصون کی ضمانت دین۔ غرض
صاحبزادے دل مین سخت نادم اور اپنی سمجھ پر لعنت ملامت کرتے اپنے باپ کے
دوست کے یہان گئے وہ بلا درخواست جان اور مال دونون سے کام آنے کو حاضر تھا
تب صاحبزادے کو معلوم ہوا دوستی اِسے کہتے ہین۔ پس جس سے آدمی دوستی کرنا چاہے
دو باتون کا ضرور خیال رکھے۔ اول تو یہ کہ وہ شخص شریف ہو کیونکہ رذیل سے امید وفا
رکھنا ایسا ہی ہے جیسے شمع کی لَو مین گرہ دینا۔ دوسرے یہ کہ دیکھے اُس شخص کا برتاؤ
اپنی قوم وعزیزون اور غیرون کے ساتھ کیسا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کسی
دوست کو حتی الامکان تکلیف نہ دے۔ سچ تو یہ ہے دوست سے کہنے کی ضرورت نہین

۱۹۔ کسی کے احسان کو فراموش نکرو۔ بہت لوگ اپنی دولت اور ثروت پر اسقدر
نازان ہوتے ہین کہ وہ کسی کے احسان کو احسان نہین سمجھتے بلکہ اورون کی خدمت کو
قبول کرنا بھی اپنی عنایت اور مہربانی خیال کرتے ہین یہ بات شرافت کے خلاف ہے
اپنے محسن اور اپنے مربی کی عنایت ومروت کا شکریہ نہ ادا کرنا نہایت معیوب ہے
چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے۔ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ یعنے
جو شخص بندون کا شکریہ نہ ادا کرے وہ خدا کا بھی شکریہ نہ ادا کریگا۔

۲۰۔ خوشامد کرنا نہ سیکھو۔ ہرچند کہ بعض لوگون کا یہ مقولہ ہے کہ "خوشامد ہر کہ را گفتی

خوش آمد'' اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خوشامد سے بڑے بڑے کام نکلتے ہین - یہ سب صحیح سہی لیکن خوشامدی شخص کبھی معزز نہین سمجھا جاتا اور چاپلوس کبھی وقعت کی نگاہ سے نہین دیکھا جاتا -

لیکن کسی کی سچے دل سے خدمت یا عزت کرنا خوشامد نہین - نہ شکریہ ادا کرنا خوشامد ہے بلکہ نہ ادا کرنا کفران نعمت ہے - تحریر یا تقریر مین بزرگی کے الفاظ استعمال کرنا بھی خوشامد نہین بلکہ نہایت درجہ کی تہذیب مین داخل ہے - مختصر یہ کہ جس بات مین نیک نیتی اور سچائی شامل ہو بُری نہین مگر دل مین کچھ اور زبان پر کچھ یہ ظاہر پرستون اور خودغرضون کا کام ہے - اگر کسی کے اوصاف اُسکے مُنہ پر بیان کرنا ہون جو تمسے درجہ مین بڑا ہو تو اس طرح بیان کرو کہ خوشامد نہ معلوم ہو بلکہ یہ ظاہر ہو کہ تمھین بیان کرنے مین تامل ہوتا ہے -

۲۱ - وقت کی قدر کرو کیونکہ یہ بڑی بیش بہا چیز ہے - وقت از دست رفتہ و تیر از کمان جستہ باز نیاید - کسی اہل یورپ کا مقولہ ہے کہ ''اگر انسان کے پاس سے دولت جاتی رہے تو محنت سے پھر بہم پہونچ سکتی ہے - اگر صحت نہ رہے تو علاج معالجہ سے پھر واپس آسکتی ہے لیکن گذرا ہوا وقت کسی تدبیر سے نہین لوٹ سکتا''

جو کام کہ پابندیٔ وقت کے ساتھ کیا جاتا ہے وہ آسان ہو جاتا ہے اور ہمیشہ تکمیل کو پہونچتا ہے - ملنے ملانے مین اسکا بہت ہی خیال رکھنا چاہیے - جہان وقت کی قید ہو اُس جگہہ دیر مین پہونچنا اپنی تہذیب کو نام رکھوانا ہے - ہندوستان مین پابند وقت نہونے کا بڑا الزام ہے - یہانتک کہ ''ہندوستانی وقت'' کے معنی اصطلاح مین قبل از وقت کے سمجھے جاتے ہین - کوشش کرو کہ اس بدنامی کے دھبے کو مٹا دو -

اپنی ضرورت کے موافق اوقات مقرر کرلو اور اُسی پر عمل کرو۔ ایک کتاب ایسی بنالو جسمین جو کام جب اور جسوقت کرنا ہو درج کرلو تاکہ غلطی نہ ہو۔

۲۲۔ حتی الامکان کسی سے (بجز دوست کے) کوئی شی عاریتًا نہ لو اور اگر لو تو اسکی حفاظت اپنی چیز کی طرح کرو۔ اور اسی طرح اپنی چیز عاریت دینے مین بجز خاص مجمع کے رکھے لحاظ رکھو۔

۲۳۔ جس کام مین تمھین دخل نہو اُسمین مداخلت نہ کرو یہ علامت سفاہت وجہالت کی ہے اور قواعد تہذیب کے خلاف ہے۔

۲۴۔ وعدہ کرنے مین جلدی نہ کرو اور جب وعدہ کرو اُسکا ایفا کرنا فرض سمجھو اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی یعنے کریم وہ ہے جو وعدہ وفا کرے۔ وعدہ کرکے پورا نہ کرنا تو درکنار اُسکا بھول جانا ہی نہ صرف بدترین عیوب مین سے ہے بلکہ شرافت کے خلاف ہے۔ اسلئے ایک علیحدہ کتاب خاص اسواسطے رکھو کہ جو تم دوسرون سے وعدہ کرو وہ لکھ لو تاکہ بھول جانے کا احتمال نرہے۔ ہندوستان مین جھوٹھا وعدہ کرنے اور وعدہ کرکے بھول جانے کے لئے بہت لوگ بدنام ہین۔

۲۵۔ جھوٹھا وعدہ صرف سر سے بلا ٹالنے کے لئے نہ کرو اور کسی کو جھوٹھی اُمید نہ دلاؤ کیونکہ ممکن ہے وہ تم پر بھروسہ کرکے اپنی کوشش سے باز رہے یا کمی کرے اور ناکامیاب ہو۔ کسی کی درخواست اگر نامنظور کرنا ہو تو بہت صاف گوئی کو کام مین نہ لاؤ بلکہ اسطرح انکار کرو کہ سائل کی دلشکنی نہو۔

۲۶۔ اگر کچھ بھلائی کرنا تمھارے اختیار مین ہو اور کوئی تمسے استدعا کرے تو پہلوتہی نہ کرو۔ انسانیت اور شرافت کا مقتضا تو یہ ہے کہ جو کچھ تمھارے

امکان مین ہو اپنے کسی دوست یا ملاقاتی کے لئے اُٹھا نہ رکھو اُنکی درخواست کے منتظر نہ رہو
خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ یعنے بہترین بنی نوع انسان وہ ہے جو آدمیون کو
فائدہ پہونچائے۔

۲۷۔ کسی کو کچھ دینا اور احسان جتانا یا اُسکا ذکر کرنا علامت پست ہمتی کی ہے
نیکی دکھانے کے لئے کرنا یا اُسکا اجر چاہنا بھی اچھا نہین۔ نیکی اسلئے کرو کہ فرائض
انسانی مین سے ہے۔ نیکی خود اپنا آپ انعام ہے مثل مشہور ہے کہ نیکی کر اور دریا مین ڈال
یعنی بدلے کا خواہان نہو گو یہ ضرور ہے کہ نیکی رائگان نہین جائیگی ضرور اُسکا عوض کہین نہ
کہین اور کسی نہ کسی طرح ملیگا۔

۲۸۔ دن کو وہ کام کرو کہ رات کو چین سے سوسکو اور رات کو وہ کام کرو کہ
صبح دنیا کو مُنھ دکھانے کے قابل رہو۔ اور جہان دنیاوی امور مین مشغول ہو کچھ عقبیٰ کا
بھی خیال رکھو آٹھ پہر مین کسی وقت یا سوتے وقت اتنا خیال کر لیا کرو کہ تم کیا ہو
تمھاری ابتدا کیا تھی اور انتہا کیا ہونے والی ہے تو یقینی بہت سی بُرائیون سے
بچ جاؤگے۔

باب ۲ دوم

تدبیر منزل

فصل اول
اطاعت والدین

کبھی تمنے اس بات پر بھی غور کیا ہے کہ جہان بہت لوگ خود خدا بن بیٹھے یا دوسرون کو خدا بنایا کیون نہ اُن لوگون نے اپنے والدین کو خدا مانا جو کہ اصل مین بانی مبانی اُنکے وجود کے ہین لیکن" دنیا مین اب بھی ایسے لوگ موجود ہین جو ماں باپ کو بمنزلۂ خدا سمجھتے ہین" یہ تو شاید تمھین بھی معلوم ہوگا کہ دنیا مین کوئی مذہب ایسا نہین جسمین رضاجوئی اور اطاعتِ والدین فرض نہو اسیواسطے سلوک کرنا والدین کے ساتھ اور اُنکی خدمت کرنا عبادت قرار پایا ہے اور عقل بھی اس بات کو قبول کرتی ہے کیونکہ بعد اُن نعمتون کے جو خدا نے ہمین دی ہین کوئی چیز زیادہ والدین کے احسان سے نہین - یہ کیا کم احسان ہے کہ تمھاری اُس حالت مین مدد کی جب تم کسی قابل نہ تھے - اگر تمکو بعد ولادت وہ اپنے حال پر چھوڑ دیتے تو بتلاؤ اُس وقت تمھارے امکان مین کیا تھا نہ زبان مین گویائی تھی جو اپنا حال زار کسی سے بیان کرتے نہ ہاتھون مین اتنی طاقت تھی کہ کسب معیشت کرتے یا دست سوال کسی کے آگے پھیلاتے - نہ پیرون مین توانائی تھی نہ بھوک پیاس پر شکیبائی - کون تھا جو تمھین آفتاب کی حرارت اور شبنم کی برودت سے بچاتا - تمھین پالا پرورش کیا اور ماں باپ کی بدولت اس قابل ہوئے کہ نام خدا تہذیب کی صحبتون مین آنے جانے لگے اور کچھ بعید نہین کہ کبھی زمانہ نامور شخصون مین سے تمکو منتخب کرے اس حالت مین ماں باپ کے تمام احسانون کو بھول جانا تعظیم اور اطاعت کا خیال نہ رکھنا نہ صرف سوءِ ادبی ہے بلکہ کفران نعمت اور احسان فراموشی بھی ہے -

خصوصاً ماں اور بھی زیادہ پیاری چیز ہے" اگر تم سعید ہو تو یہ کبھی نہ بھولو گے کہ تمھاری
ماں نے تمھیں کن کن دقتوں سے پالا ہے راتوں کو اپنی نیند حرام کی تمھیں لیکر ٹہلتے
ٹہلتے اپنے پاؤن شل کر دئے۔ تمھارے آرام کے لئے کیا کیا اہتمام نہ کئے کبھی سینہ پر لٹایا
کبھی لوریاں دین کبھی پنکھا جھلا۔ تھپک تھپک کر پہرون زانوون پر سلایا۔ گھنٹون
گہوارے پر جھلایا۔ اگر تمھاری اُنگلی بھی دُکھی تو اُسکی روح پر صدمہ ہوا۔ اپنے تمام
عیش کو تمھاری خدمت مین بھول گئی۔ تمھاری زندگی کے لئے ہزارون منتین مانین
نصف شب کو اٹھ اٹھ کر تمھاری سلامتی کے لئے دعا کی۔ مختصر یہ کہ اپنی جان کو تمھارے
لئے تج دیا۔ کیا یہ خدمات اس قابل ہین کہ اُنکو تم بھول جاؤ؟ یاد رکھو کہ "کسی کا احسان
بھولنا شریفون کا دستور نہین" چہ جائیکہ والدین کا احسان۔ اسکو بھی سن رکھو کہ
تہذیب اخلاق کا پہلا پھل اطاعت و خدمت والدین ہے۔ اب بھی ایسے سعید اور
نیک لڑکے ہین جو ماں کے سرہانے پانی لئے رات بھر کھڑے رہین اور سوء ادبی
خیال کر کے جگا نہ سکین۔ لیکن بعض ایسے کمبخت لڑکے اور بد تہذیب نوجوان ہوتے
ہین کہ اپنے ماں باپ کی تعظیم و تکریم تو درکنار۔ بلکہ اُنکو اُلٹ کر جواب دیتے ہین اور
بد زبانی اور سخت کلامی سے اُنکا دل دُکھاتے ہین۔ اور وہ بعض شقی القلب اپنے
والدین کو ایذا پہونچاتے ہین۔ اور خَسِرَ الدُّنیَا وَالْآخِرَۃ ہو کر سیدھے جہنم مین چلے جاتے
ہین" کاش ایسی ناشدنی اولاد نہ پیدا ہوتی تو بہتر تھا۔ اے عزیز لڑکو! اس بات کو یاد رکھو کہ فلاح دینی اور
دنیوی والدین کی خدمت اور اطاعت مین ہے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّھَاتِکُمْ اس مضمون کو میر انیس صاحب مرحوم نے یون ادا فرمایا ہے۔
ع کہتے ہین ماں کے پاؤں کے نیچے بہشت ہے اور خداوند عالم اپنے کلام پاک مین ارشاد

فرماتا ہے وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
یعنی اور فیصل کر دیا تیرے رب نے کہ نہ عبادت کرو کسی کی مگر اپنے اُسی رب کی۔ اور
احسان کرو اپنے ماں باپ کے ساتھ۔ اِس سے ظاہر ہے کہ تمھارے والدین کی
کیا عظمت ہے کہ جہاں اللہ نے اپنی عبادت کی تاکید فرمائی اُسی کے ساتھ ماں اور باپ
کے ساتھ احسان کرنے کا بھی حکم صادر فرمایا۔ دیکھو اگر تمھارے والدین بدمزاج بھی
ہوں تو بھی کبھی بھولے سے تم تُرش رو نہونا۔ بلکہ تہِ دل سے انکسار اور فروتنی اختیار
کرنا۔ تاریخ دیکھنے سے تمھیں معلوم ہوگا کہ جتنے بڑے بڑے لوگ نامور دنیا میں
گذر گئے وہ اپنے والدین کے بہت مطیع تھے اور ماں کا ہمیشہ پاس و لحاظ رکھتے تھے۔
مجھے اِسوقت مناسب مقام پہ ایک قصّہ یاد آگیا۔ کہتے ہیں کہ اسکندر اعظم کی ماں
بہت ہی بدمزاج تھی۔ جب اسکندر ایشیا میں آیا اور ملک فتح کیا بہت سے تحایف
اپنی ماں کو بھیجے اور اپنی عرضداشت میں بکمال ادب یہ لکھا کہ آپ میری جان و مال
کی مالک ہیں ان دونوں چیزوں کو جس طرح آپ چاہیں تصرف میں لائیں مگر اِسقدر ضرور
آپ سے ملتجی ہوں کہ اُمورِ سلطنت میں آپ دخل نہ دیں۔ یہ بات سکندر کی ماں کو بہت
ناگوار گذری اور نہایت سخت جواب لکھا۔ سکندر یہ جانتا تھا کہ اُسکی بدمزاجی کی وجہ سے
ابتری پڑے گی لیکن خلاف ادب تصور کر کے سوائے خاموشی کے کوئی چارہ نہ دیکھا
اور پھر جواب دینے کی جرأت نہ کی۔ سعادتمندی اسی کا نام ہے۔ قصہ مختصر ایک دن
مقدونیہ کے گورنر نے بہت پریشان ہو کر اُسکی ماں کی شکایت لکھی۔ سکندر نے
اُسکے جواب میں صرف یہ لکھ بھیجا کہ "اے اینٹی پیٹر (نام گورنر) تو نہیں جانتا
کہ ایک آنسو میری ماں کا تیری ایسی ہزار شکایتوں کی چھینٹوں کو دھو ڈالنے کے لیے

کافی ہے"؛ کیا عجب کہ یہ عروج جو سکندر کو ہوا فقط ماں کی اطاعت وخدمت ہی کی بدولت ہوا ہو۔ اگر تم اقبالمند ہونا چاہتے ہو تو ماں کو خوش رکھو اور بزرگی اور عزت کا بہت خیال رکھو۔ اور آجکل کی تہذیب کے لئے تو یہ بہت ہی ضروری ہے کیونکہ اگر تم اپنے گھر مین ماں بہنون کے ساتھ آداب واخلاق برتنے کا لحاظ نہ رکھو گے تو انگریزی سوسائٹی مین جہان تمام تہذیب لیڈیون کے ساتھ پیش آنے کے لئے صرف کیجاتی ہے ہرگز قابل نہو گے۔

تمھارا پہلا فرض یہ ہے کہ اپنے والدین کی خالص محبت دل مین رکھو اُنکے کہنے کو بغور سنو اور اُنکے حکم کو بجالاؤ جب وہ پاس سے ہوکر گذرین بیٹھے رہنا یا کوئی چیز دین تو سلام نہ کرنا اُنکے سامنے اشعار پڑھنا یا گنگنانا بڑی بدتہذیبی کی بات ہے۔ حقہ یا چرٹ پینا اس سے بھی بدتر ہے۔ بعض جگہ ہندوستان کے شریف زادے اپنے بزرگون کے سامنے پان کھانا بھی بے ادبی خیال کرتے ہین۔

تم جس جس کا ادب فرض ہے اُنکو تعظیم وتکریم کے ساتھ سلام کرو اُنکے وقار ومنزلت کو اپنے دل مین جگہ دو اُنکے سامنے بدلحاظی کی کوئی بات نہ کرو یہانتک کہ نشست وبرخاست مین اتنا خیال رکھو کہ اُنکی طرف پشت نہ ہونے پائے اُنسے اونچے نہ بیٹھو اُنکی طرف پیر نکرو اُنکے آگے نہ چلو اُنکی بات مین دخل درمعقولات نکرو اور ہمیشہ اُنسے ملائمت سے بات کرو۔

اگر کسی بزرگ کا بضرورت نام لو تو بہت ادب کے ساتھ نام سے پہلے لفظ جناب۔ اور نام کے بعد لفظ صاحب ضرور کہو۔

اِن باتون پر عمل کرو کیونکہ سوسائٹی مین یہ سب باتین تمھین لحاظ رکھنا ہونگی اکثر سعید لڑکے آنکھ چار کرکے بھی بات نہین کرتے۔ اگر تم علم مین اُنسے زیادہ ہو تو نصیحت کرنے نہ بیٹھ جاؤ

یہ گستاخی مین داخل ہے - اگر اُنکی رائے تمھاری دانست مین صحیح نہین ہے تو مضحکہ نہ کرو کیونکہ یہ کمینون کی عادت ہے قہقہہ لگانا اُنکے سامنے بے محل ہنسنا - ضرورت سے زیادہ باتین کرنا داخل بدتمیزی ہے -

دوسرا فرض تمھارا یہ ہے کہ والدین کے حقوق جو تمپر ہین اُنکو ادا کرو جو احسانات عالم طفلی سے تا حد رشد تمھارے ساتھ کئے ہین اور کچھ تھوڑے سے اوپر بیان ہو چکے ہین اُنکو یاد رکھو - اور جب تم اس قابل ہو تو اُسکا عوض دینے مین کوتاہی نکرو - بیماری کی حالت مین اُنکی خدمت اُسیطرح جی لگا کر کرو جیسا کہ وہ تمھاری علالت مین کرتے ہین - اگر بوجہ ضعیفی وہ ناتوان ہو گئے ہون تو اُنکی زندگی کو غنیمت سمجھو اور ہر طرح بر اُنکی آسائش کا سامان مہیا کرو اور کسی قول یا فعل سے اُنکا دل نہ دُکھاؤ - اپنی خدمات کے معاوضہ کا طالب ہونا یا احسان جتانا یا اُنکے احکام کو بے وقعت سمجھنا کم ظرفون نالایقون اور پاجیون کا کام ہے - خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۝ یعنی اگر تمھارے ماں باپ مین ایک یا دونون بوڑھے ہو جائین پس اُنکے بارہ مین اُف بھی نکرو اور نہ جھڑکو اُن دونون کو - اور بڑے ادب اور تعظیم سے اُنسے بات کرو اور بچھا دو عاجزی اور محبت کے ساتھ اُن دونون کے سامنے اپنے بازو - اور کھو کہ اے اللہ رحمت بھیج ان دونون پر جیسا کہ رحمت اور شفقت سے پالا ان دونون نے ہمکو صغیر سن مین - دیکھو یہ حکم خدا ہے پس جن لوگون نے ماں باپ کی عزت اور تعظیم کی دونون جہان مین مراتب اعلیٰ پائے -

فصل دوم
مراعات دیگر ذوی القربے

علاوہ والدین کی تعظیم و اطاعت و خدمت ملحوظ خاطر رکھنے کے گھر مین اپنے بڑے چھوٹے بھائیون کا بھی لحاظ رکھو۔ بڑون کا ادب کرو اور چھوٹون پر مہربانی اور شفقت۔ ابتدائے عمر مین ادب کا خیال نہ رکھنے سے چھوٹے بے باک ہو جاتے ہین اور رفتہ رفتہ ذراسی اختلاف رائے مین مقابلہ کرنے کو تیار ہو جاتے ہین اور یہی سبب نااتفاقی و ناچاقی کی بنیاد پڑنے کا ہو جاتا ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایک جانور کے بچے تو ایک گھونسلے مین اچھی طرح رہ سکین اور ایک تہذیب یافتہ قوم ایک بڑے ملک مین اتحاد کے ساتھ رہکر ترقی کر سکے۔ اور دو بھائی ایک چھوٹے مکان مین اتفاق کے ساتھ نہ رہ سکین۔ واہ کیسے خوش قسمت وہ لوگ ہین جنکے کنبہ مین اتفاق اور یکجہتی کے ہرے بھرے درخت سایہ افگن ہون اور اُنکی گھنیری چھاؤن مین چھوٹے بڑے پاؤن پھیلا کر بہ آرام سوئین۔ اور جہان اختلاف ونفاق کی شعلہ باری خرمن سوز ہو رہی ہو اُس گھر سے تو ہزار درجہ جنگل بہتر ہے افسوس ایسے لوگ خود کے خود برباد ہوتے ہین اور نسل آیندہ کے حق مین بھی کانٹے بو جاتے ہین۔ اسلئے لازم ہے کہ انسان ابتدا ہی سے اپنے چھوٹون سے زیادہ بے تکلفی نہ کرے اور دائرہ اعتدال سے قدم باہر نہ رکھے۔ ہر شخص کا حفظ مراتب مدنظر رکھے۔ بہت سے لوگ اپنے بھائیون سے بھی مذاق کرتے ہین اور گویا فخریہ خیال کرتے ہین کہ ہم ایسے آزاد خیال کے آدمی ہین کہ ہر شخص کو برابر کا دوست سمجھتے ہین۔ لیکن یہ وہ لوگ ہین جو بچپن مین مطلق العنان اور بے روک ٹوک کے رہے جب سن بڑھا تو اُسکے ساتھ ساتھ مُنھ زوری اور بدلگامی بھی بڑھتی گئی۔ بھائی تو ایک طرف میرے نزدیک چھوٹون یا بڑون کے سامنے اپنے دوستون سے بھی مذاق کرنا اچھا نہین بلکہ جب

تمھارے بڑون کے پاس اُنکا کوئی دوست آئے تم کبھی وہان مت بیٹھو اور کبھی کسی کے مخل صحبت نہو۔

بہنون کے ساتھ شفقت ومحبت اپنی حقیقی اور رشتہ کی بہنون کے ساتھ بھی بقدر مرتبہ شفقت و احترام کا برتاؤ تمپر فرض ہے۔ کیونکہ وہ تمھاری مہمان ہین اور تھوڑے ہی دنون کے بعد دوسرے گھر چلی جائینگی جہان عمر بھر اُنھین رہنا اور بسر کرنا ہے اگر اچھے اخلاق سے وہ آراستہ ہین تو اپنے نئے گھر مین وہ ہر شخص کی آنکھون کا تارہ ہونگی اور عیش و آرام سے بسر کرینگی۔ اور اُنکے محاسن اخلاق اُنکی اولاد کے اخلاق کے لئے سبق ہونگے جنپر تمام آیندہ بہبودی تمھارے ملک کی منحصر ہے۔ ساس بہوؤن کے افسانہ مشہور ہین۔ غور کیا جاوے تو اس زہریلے درخت کی جڑ ہمارے تمھارے مکان سے شروع ہوتی ہے۔ جو لڑکیان اپنے گھر مین اپنے بھائیون اور اپنے مان باپ سے ادب تعظیم پاس ولحاظ شرم وحیا کے اصول نہ سیکھینگی وہ دوسرے گھر جاکر کیا سمجھ سکتی ہین کہ ساس کا مرتبہ کیا ہے اور اُسکا ادب کس قدر فرض ہے۔

فصل سوم مزاح

یعنی ہنسی دل لگی جبتک اعتدال مین ہے تب تک باعث شگفتگی خاطر اور سبب لطف صحبت کا ہے عقلاً اور شرعاً محمود ہے لیکن حد اعتدال کو ملحوظ رکھنا دشوار ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہنسی ہنسی مین رنج ہوجاتا ہے۔ اسلیئے کسی نے کہا ہے کہ دل لگی لڑائی کا گھر ہے۔ پس اپنے دوستون اور ہمجولیون سے اول تو مذاق ہی نہ کرے اور اگر مذاق کرے بھی تو کوئی ایسی بات نہ کہے کہ وہ دوسرون کے سامنے محجوب ہون یا اُنکی دلشکنی ہو۔

ہان بواسطہ رسم و رواج اگر تمھارا رشتہ دل لگی کرنے کا ہو تو دلخوش کن مزاح کرنا

باعث صحت روحانی ہے۔ مگر وہی مزاح کہ جو بدتہذیبی کی حد تک نہ پہونچے اور
کوئی ناشائستہ لفظ زبان تک نہ آئے اکثر لوگ باوجود ادعائے تہذیب ایسے ایسے
کلمات فحش نکال بیٹھتے ہین کہ ناگفتہ بہ۔ یہ لوگ وہ ہین جو فی الحقیقت تہذیب کے
معنون ہی سے آشنا نہین ہین یاد رکھو زبان ہی سے آدمی پہچانا جاتا ہے۔ اُدھر
تمھارے مُنھ سے کوئی بیہودہ کلمہ نکلا ادھر معلوم ہوگیا کہ تم کیا ہو۔ تمھاری صحبت کس
قسم کے لوگون کے ساتھ رہی ہے۔

اِس موقع پر ایک بات کہدینا نہایت ضروری ہے جو امید ہے کہ تم اپنے نام کی
طرح یاد رکھوگے اور اُسپر عمل کروگے۔ وہ یہ کہ گو بھاوجون اور سالیون سے اور کہین
کہین پر ممانیون سے دل لگی کرنا داخل رسم ہوگیا ہے۔ لیکن جو لوگ اعلیٰ طبقہ کے
تعلیم یافتہ ہین اُن مین ہرگز جائز نہین ہے بلکہ حد سے زیادہ ممنوع ہے۔ بہرکیف
مذاق کرنے مین قدم تہذیب کے دائرہ سے باہر نہ جائے اور ہمیشہ خُردی او ربزرگی کا
لحاظ رکھا جائے۔ اکثر ناجائز مذاق بغض و عناد اور خاندانی فساد کا باعث ہوا ہے
بہت سے لوگ اپنی سالیون اور بھاوجون کو بہن سمجھتے ہین۔

فصل چہارم — مہمانون کی خدمت

جب تمھارے یہان کوئی مہمان آوے اپنا ہرج کرکے
اُسکی خدمت کرنا تمھارا فرض ہے۔ اسکا ذکر آگے مفصل بیان ہوگا
لیکن یہان اتنا کہنا کافی ہے کہ جب اُنکے پاس بیٹھو بہت بک بک نہ کرو اُنکی باتین
سنو۔ جب کوئی بات تمسے پوچھین جواب دو ورنہ خاموش رہو۔ اگر عورتین مہمان
آوین تو اُنکی آسائش اور آرام کا بہت لحاظ رکھو۔ سواری اور پردہ کے انتظام مین
مدد دو۔ لیکن خود کبھی پردہ مین ہاتھ نہ لگاؤ۔ بار بار دروازہ کے قریب جا کر یا ما۔

اصیلون کو پکارنا یا پکروانا بلا اشد ضرورت مکان مین پردہ کراکے جانا اور
شریف زادیون کو تکلیف دینا بڑی بُری بات ہے۔ اگر ممکن ہو تو اشیاء ضروری کا
انتظام باہر کرلو ورنہ تکلیف گوارا کرو مگر ایسی باتون سے احتراز کرو۔ کوٹھے پر چڑھنا
یا ایسی جگہہ جانا جہان سے زنانہ کا سامنا ہو خواہ دن ہو یا رات قبیح ترین عادات
اور بد ترین خصائل سے ہے۔

فصل پنجم فروعات چند امور اور ضروری ہین جنکا ذکر اپنے موقع و محل پر تفصیل کے ساتھ
کیا جائیگا۔ لیکن یہان یہ کہدینا ضرور ہے کہ گھر مین بہت گھُسے رہنا
یا بلا ضرورت عورتون کے پاس بہت بیٹھنا قطع نظر بُرائی اور تضیع اوقات کے عقلاً و
طباً بھی ممنوع ہے۔ اسلئے اگر ممکن ہو تو اپنے رہنے کے لئے گھر مین ایک الگ کمرہ
لو اور نشست و برخاست پڑھنے لکھنے کھانے پینے آنے جانے ملنے ملانے کے
اوقات مقرر کرو تاکہ تمھارے تمام کام وقت پر ہون اور تحصین کامیابی ہو۔ جانگیا
یا دھوتی پہنے ہوئے گھر مین بغیر نیچا کرتہ پہنے پھرنا بہت ہی معیوب بات ہے۔ لُنگی
باندھے رہنا یا سب کے سامنے نہانا اچھے لوگ بہت بُرا جانتے ہین اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ
حیا تہذیب کا بہت بڑا جزو ہے۔ کہتے ہین کہ نوشیروان کو برہنہ تن کسی نے نہین
دیکھا۔ گو موسم گرما مین کپڑا بدن پر ناگوار معلوم ہوتا ہے لیکن عادت ڈالنے سے
انسان ہر امر کا عادی ہوسکتا ہے۔ گرمیون مین ریشمی یا مہین سوتی بنیاین اور ہلکا
کُرتہ گھر مین پہننا بہت مناسب ہے۔ گرمیون مین گرم یا سردی مین سرد کپڑے پہننا
یا ایسی عادت ڈالنا بالکل لغو ہے۔

پارچہ پسند کرنے مین اس امر کا لحاظ رکھو کہ جہان تم رہتے ہو اچھے لوگ وہان کیسے

کپڑے پہنتے ہین - اِسکا ذکر پوشاک کے بیان مین توضیح ہوگا - لیکن یہ یاد رکھو کہ رنگے ہوے کپڑے عورتون کے لئے مناسب ہین نہ کہ مردون کے لئے - مگر رواج کے موافق کسی حالت خاص مین رنگین کپڑے پہننا معیوب نہین - شوخ رنگ کے کپڑے کبھی نہ پہننا چاہئے -

خورونوش اور نشست وبرخاست کے آداب اپنے موقع پہ بیان ہین -

سونے کے لئے چھ سات گھنٹہ سے زیادہ نہ سوؤ - ایک انگریز کا قول ہے کہ چھ گھنٹے سونا مرد کے لئے سات گھنٹے عورت کے لئے اور آٹھ گھنٹے بچون کے لئے کافی ہین صبح کا اُٹھنا صحت درست رکھتا ہے اور ذہن کو تیز کرتا ہے - دن کے سونے کی عادت نہایت بُری ہے اس سے انسان سُست وکاہل وغبی ہوجاتا ہے ہان کبھی کبھی موسم گرما مین ایک گھنٹہ کے لئے سو رہنا مضائقہ نہین -

باب۳ سوم

اسکول اور کالج

اسکول بمنزلۂ اُس کھیت کے ہے کہ جہان جو تم بوٗوگے وہی آیندہ زندگی مین کاٹوگے اور خودہی اُس سے نفع اٹھاؤگے۔ یہی وہ جگہہ ہے کہ جہان زمانہ آئندہ تمھارے ہاتھ مین ہے تم اپنی زندگی کو جیسا چاہو بنا سکتے ہو۔ اب نہ تمھین کھانے کی فکر نہ کپڑے کا سوچ جو کچھ تمسے حاصل کرتے بنے لگ لپٹ کر سیکھ سا کھ لو کہ آیندہ تمھارے کام آوے یہی وہ موقع ہے کہ اپنا وقت اچھی طرح صرف کر کے جوانی کا عیش اور ضعیفی کا اطمینان مول لے سکتے ہو اگر لہو ولعب مین صرف کیا تو پھر کہان تم کہان یہ وقت سر پہ ہاتھ رکھ کر روؤگے اور رونا کچھ سودمند نہوگا۔ "بڑھاپے مین جوانی چاہے لوٹ آوے لیکن یہ گیا ہوا وقت نہین پلٹتا بلکہ" وہ وقت آرہا ہے کہ فرصت کو ڈھونڈھوگے اور فرصت کا پتہ نہ پاؤگے۔ فراغت کو تلاش کروگے اور فراغت کا سُراغ نہ ملیگا یہ وہ وقت ہوگا کہ دنیا کا بار تمھاری پیٹھ پہ لدا ہوگا اور خانہ داری کے بکھیڑون مین تم اس طرح پھنسے ہوگے جسطرح دلدل مین گدھا" اسکول ہی ترقی کا پہلا زینہ ہے۔ شاید تم اعتراض کرو کہ پڑھتے تو سب ہی ہین اور پاس بھی کر لیتے ہین پھر کیا وجہ ہے کہ بہت سے پریشان حال اور رنج وغم مین مبتلا رہا کرتے ہین۔ اسکا جواب یہ ہے کہ علم مثل ایک کیمیائی بوٹی کے ہے اور ممکن نہین کہ اس سے اکسیر نہ بن سکے لیکن طریق استعمال کو ہر کس وناکس نہین جان سکتا۔ اگر کسی شخص سے چاندی خواہ سونا نہ بن سکے تو بوٹی کا قصور نہین بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ خود اسکی عقل و

تدبیر کا قصور ہے - اسکے علاوہ علم کے ساتھ دولت اور دولت کے ساتھ علم لازم و ملزوم
نہین ہے - فقر و ثروت یا امیری اور غریبی کی تو یہان بحث نہین یہ مسئلہ بہت پیچیدہ ہے
آج تک کسی سے نہین سلجھا - ان دونون چیزون کا انحصار فقط مصلحت خدا پر ہے
لیکن یہ تو تمنے بھی دیکھا ہوگا کہ اکثر لوگ ترقی کے میدان مین بہت تیزی کے ساتھ
دوڑے لیکن تھوڑی ہی دور جا کر ٹھوکر کھائی اور ایسے گرے کہ پھر نہ سنبھلے جو بدنامی
اور ذلتین اُٹھائین وہ گھاتے مین - اس مقام پہ اگر مصلحت خدا کا لفظ نہ بھی استعمال
کیا جائے تو یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ جسطرح عقل محتاج علم کی ہے اُسی طرح علم کے
لئے بھی اور کسی مادّہ کا ہونا ضرور ہے جو علم کو کارآمد بنا سکے جیسے انجن کو کام مین لانے
کے لئے صرف بخارات یا برقی قوت ہی کافی نہین - اگر اُسکا ڈرایور کامل العقل اور
تجربہ کار نہ ہو یا یہ کہ سڑک سیدھی اور ہموار نہ ہو تو اُسکی رفتار نہ قابل اطمینان ہوگی
اور نہ وہ منزل مقصود پہ پہونچ سکیگا - اسیطرح تمھارا حال ہے کہ باوصف علم و عقل کے
اگر تمھاری رفتار ناہموار ہوگی تو دنیاوی ترقی کا سفر تمھارے لئے سخت مشکل ہو جائیگا -
خوب یاد رکھو کہ عقل انسانی کا جوہر صدف علم کا گوہر شجر انسانیت کا ثمر اگر ہے تو
محض حُسن اخلاق اور پسندیدگیٔ عادات ہے - اگر کسی صاحب علم کا اخلاق اچھا نہو تو
اُسپر "چارپایہ بر و کتابے چند" کی مثل ٹھیک ٹھیک صادق ہوگی - یون تو ہر شخص پر
اپنے چال چلن کا درست رکھنا واجبات سے ہے مگر طالب علمون پر نہایت تاکید
کے ساتھ واجب و لازم ہے کیونکہ یہی وہ شے ہے کہ ہر وقت ہر جگہ ہر کام ہر پیشہ
مین سب سے پہلے پوچھی جاتی ہے - کیا تمھین نہین معلوم کہ ہر مقابلہ کے امتحان مین اچھے
چال چلن کی شرط ہے - اور ہر ملازمت کے لئے پہلے اسکی پرسش ہے اگر تمھارے

ماسٹر اُستاد یا پرنسپل کی راے تمھارے چال چلن کے بارہ مین اچھی نہین تو تمھاری کُل ترقیون کا اختتام ہے۔ افسوس محنت کرنا اور پھل نہ پانا اسی کا نام ہے۔ مین تمکو یہ بھی سمجھائے دیتا ہون کہ چال چلن سے مین وہ معنی نہین لیتا جو عموماً سمجھے جاتے ہین عوام مین ان دونون لفظون کے معنی اب یہ خیال کئے جاتے ہین کہ آدمی خیانت چوری قمار بازی شرابخواری وغیرہ سے اپنے کو محفوظ رکھے نہین اسکے معنی یہ ہین کہ جو امر عقلاً ونقلاً نہ کرنا چاہیئے اُسکو کرنا اور جو کرنا چاہیئے اُسکو نہ کرنا چال چلن مین بٹہ لگانے کے واسطے کافی ہے۔ بہرکیف اگر تم چاہتے ہو کہ ہچشمون مین تمھارا اعزاز ہو۔ گورنمنٹ کی نظرون مین اعتبار ووقار ہو تو پڑھنے لکھنے کے ساتھ آداب واخلاق کا بھی بہت خیال رکھو کیونکہ جس شی کی ابتدا اچھی ہوتی ہے عموماً انتہا بھی اچھی ہوا کرتی ہے۔ چند باتین ذیل مین درج ہین امید کہ تم حالت تعلیم مین اُنسے کافی فائدہ اُٹھاؤ گے اور بعد تعلیم کے بھی اُنسے انتفاع حاصل کروگے۔

۱۔ جو قواعد تمھارے اسکول کے ہون تمپر فرض ہے کہ اُنکی سچے دل سے پابندی کرو نہ صرف ظاہری طور پر۔

۲۔ مدرسہ مین کپڑے صاف پہنکر جاؤ۔ اگر ممکن ہو تو مدرسہ کے لئے کپڑے علحدہ رکھو سیاہی کے دھبے کپڑون مین ہونا کثافت طبیعت کی دلیل ہے۔ موزہ پہننے کی اگر استطاعت ہو تو بغیر موزہ اسکول مین نہ جاؤ۔

۳۔ مدرسہ مین پان کھانا چُرٹ پینا سخت ممنوع ہے اور لکھتے لکھتے قلم منھ مین دبا لینا بھی معیوب ہے۔

۴۔ مدرسہ مین ایسا جوتا پہنکر جانا جسمین بہت آواز ہوتی ہو بالکل خلاف تہذیب ہے

۵ - جب ماسٹرون کے کمرون کے قریب سے کلو قدم بہت آہستہ رکھو تاکہ اُنکے پڑھانے مین ہرج نہو -

۶ - ناک کبھی ہاتھ سے مت صاف کرو ورنہ لوگ تمھین وحشی سمجھینگے - آستین یا دامن سے آب بینی پونچھنا عیب مین داخل ہے اسلئے ہر وقت رومال جیب مین رکھو -

۷ - زور سے کھکارنا یا ناک زور سے صاف کرنا - قہقہہ لگانا کمال بے ادبی ہے -

۸ - درجہ مین بیٹھکر آپسمین سرگوشی کرنا نہ صرف وقت ضائع کرنا ہے بلکہ اُستاد کو ناراض کرنا ہے اور داخل گستاخی ہے -

۹ - جو وقت جس کام کے لئے مقرر ہے اُسمین صرف کرو تمھاری کامیابی اسی پر منحصر ہے - انگریزی مثل ہے اگر کوئی کام کرنے کے قابل ہے تو وہ عمدگی کے ساتھ انجام دینا چاہیئے -

۱۰ - اپنے اُستادون اور بڑے لڑکون کو جھک کر سلام کرو بلکہ اپنے برابر والون اور ہم درس لڑکون سے بھی ہمیشہ سلام کرنے مین سبقت کرو کیونکہ شریفون کا یہی دستور ہے جب کوئی معزز شخص مدرسہ مین آوے خواہ انگریز ہو یا ہندوستانی اور خواہ تم اُسے جانتے ہو یا نہین جھک کے سلام کرو - یہ سمجھ لینا کہ انگریزی تہذیب مین جس شخص کو نہ جانتے ہون اُس سے صاحب سلامت کرنا نا روا ہے بڑی غلطی ہے -

۱۱ - اگر کوئی شخص تمھارے پاس آکر کھڑا ہو خواہ وہ اُستاد ہو یا اور کوئی بزرگ فوراً اُٹھکر تعظیم دو اس حالت مین بیٹھے رہنا انگریزی تہذیب کے خلاف تو ہئی ہے لیکن ہندوستانی تہذیب مین صرف سوء ادبی ہی نہین بلکہ گنوارپن یعنی دہقانی

ہونے کی نشانی ہے۔ لکھنؤ کی تہذیب جو ہندوستان مین عموماً مستند سمجھی جاتی ہے
اسمین اس امر کا بہت لحاظ رکھا گیا ہے حتے کہ بے تکلف دوستون مین بھی آنے جانے
اُٹھنے بیٹھنے کے وقت تعظیم کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ (ولایت کی اعلےٰ سوسائٹی مین
اسکا اب بھی بہت رواج ہے)۔

۱۲۔ فحش اور بیہودہ الفاظ کا زبان پر آنا سخت عیب ہے کیونکہ بزرگون کے سامنے
جب وہ الفاظ بلا ارادہ تمھارے منھ سے نکلجائینگے تم شرمندہ ہوگے۔

۱۳۔ اگر تمھارے اسکول یا کالج کا پرنسپل کوئی انگریز ہو تو اُسکے ساتھ وہی
تہذیب برتنا چاہیئے جو ملاقات کی فصل مین درج ہے لیکن یہ ضرور یاد رکھو کہ اُنکے
پاس اگر کسی ضرورت سے تم جاؤ یا وہ خود تمھین بلائین تو دروازہ پر توقف کرکے
پہلے اجازت لے لو اور بغیر جوتا یا ٹوپی اُتارے باستثنار کلاس قدم اندر نہ رکھو۔ اگر
اِن اصول کے خلاف تم اُنسے ملوگے تو گو وہ بوجہ تہذیب کے تمسے کچھ نہ کہین لیکن
اُنھین اشد ناگوار گذریگا۔

۱۴۔ اگر کوئی شخص کچھ لکھ رہا ہو یا پڑھ رہا ہو تو اُسکی عبارت کی طرف نہ دیکھنا
چاہیئے نہ پاس کھڑے ہونا چاہیئے۔ اگر تمسے یہ فعل نادانستہ بھی سرزد ہوگا تو بدتہذیبی
سمجھی جائیگی کیونکہ کسی کے کاروبار مین تفتیش کرنا حماقت کی دلالت ہے اور اسی لئے
شرع اسلام مین کسی کا خط کھول کے پڑھنا معصیت مین داخل ہے چاہے وہ خط
تمھارے کیسے ہی دوست یا عزیز کا کیون نہو (اس موقع پر یہ بھی کہدینا ضروری ہے کہ
کلب گھر وغیرہ مین اگر کوئی جنٹلمین کتاب یا کوئی اور شی دیکھ رہا ہو تو نہ اُسکے لینے کی
خواہش کرو نہ پاس کھڑے ہوکر دیکھو)۔

۱۵- اُستادون کا ہر وقت اور ہر جگہ ادب و لحاظ رکھو خواہ اسکول مین ہو یا باہر حتّیٰ کہ اگر وہ تمھارے ساتھ کھیل مین بھی شریک ہون تو زیادہ آزادی کو راہ نہ دو۔

۱۶- بیجا عنایت یا بے موقع چشم پوشی کے متوقع نہ ہو ہان اگر وہ تمھارے کسی قصور پر چشم پوشی کرین یا معاف کر دین تو اونکا شکریہ ادا کرو اور اگر سزا دین تو سر تسلیم خم کرو تمھین کوئی اعتراض کا حق نہین ہے یاد رکھو کہ "جورِ اُستاد بہ ز مہر پدر" جیسے کوئی ڈاکٹر یا حکیم اپنے کسی مریض کو کڑوی دوا دشمنی سے نہین دیتا اسیطرح کوئی اُستاد اپنے شاگرد کو دشمنی سے سزا نہین دیتا۔ اُستاد کی نظر ہمیشہ شاگرد کے اصلاح حال پر رہتی ہے۔ اکثر طلبا سزا کے خوف سے ایک قصور چھپانے کے لئے بہت سے جھوٹھ بولتے ہین لیکن اُسوقت وہ یہ نہین خیال کرتے کہ ایک قصور کے چھپانے کے واسطے کتنے قصور کرنے پڑے اور اسیوجہ سے اُنھین دُہری سزا دیجاتی ہے بجائے اس دردسری کے اگر وہ اپنی خطا پر مُعترف ہون تو کچھ عجب نہین کہ اُنکا قصور معاف کر دیا جائے اور اُنھین سزا نہ ملے۔

۱۷- کسی اُستاد کی شکایت نہ کرنا چاہیئے اور اگر جھوٹھی شکایتون کی عادت تمنے اختیار کر لی اور کسی وقت یہ حال کھُل گیا تو اسکول مین رہنے کے قابل نہ سمجھے جاؤ گے۔

۱۸- اپنے ہم سبق لڑکون اور ہم مکتبون کے ساتھ مِل جُل کے رہو اتفاق سے بڑھکر کوئی قوی ذریعہ فلاح و بہبود کا نہین ہے اِسی پر دنیا مین قومی ترقی کا دار و مدار ہے اِسی سے ہر قوم کا اعتبار و وقار ہے۔ مین نے اتفاق کے فوائد اگرچہ دوہی ضربون مین

بیان کیے تاہم مین بچھتا رہا ہون کہ مین نے اسکا ذکر کیون کیا کیونکہ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ چاہے تم اور باتون پر عمل کر سکو لیکن اسپر عمل کرنا تمکو سخت مشکل ہوگا۔ یہ کیون؟ یہ اسلیئے کہ تمھارا خمیر ہندوستان کی مٹی سے ہے جہان کا ضرب المثل پھل پھوٹ ہے ہمارے رگ ریشہ مین گویا خون کیطرح خود غرضی۔ خود کامی۔ حسد و عناد دوڑ رہے ہوئے ہین اگر کہین کسی دوسرے مین کوئی عیب ہمکو نظر آگیا تو لاکھون نقص دکھانے کو اور ہر پہلو سے نکتہ چینی کو ہم تیار۔ تنکے کو پہاڑ بنا دینا بائین ہاتھ کا کھیل۔ خود اپنی طرف خیال نہین کرتے کہ ہم مین کیسے کیسے معائب موجود ہین۔ ؎ سن تو سہی جہان مین ہے تیرا فسانہ کیا؛ کہتی ہے تجکو خلق خدا غائبانہ کیا؟

۱۹۔ اپنی دولت یا ثروت اور باپ دادا کے عروج پر فخر و ناز کرنا ہرگز زیبا نہین بلکہ دلیل کم ظرفی ہے۔ جو لڑکے ایسا کرتے ہین بڑی بڑی ذلتین اٹھاتے ہین اور خوب بنائے جاتے ہین۔ اسکول مین شاہ و گدا سب برابر ہین اسکول کا فرمانروا اور طرز عدالت جدا یہان کا منصب جدا اصول عزت کے ذرایع مختلف ترقی مدارج کے وسائل محدود یہان کا معزز دولتمند وہی ہے جسکا سینہ علم سے مالامال ہو یہان قابل عزت وہی شخص ہے جسکی پیشانی سے تہذیب و ادب کا نور چمک رہا ہو۔ یہان نہ افتخار آبائی کام آتا ہے نہ وقار ذاتی عزت بڑھاتا ہے یہان ہر شخص تہیدست آتا ہے اور اپنی ریاضت کا ثمرہ لیکر جاتا ہے۔

۲۰۔ تمسخر کرنا مسخرون کا کام ہے۔ ظرافت اور بذلہ سنجی کے لئے اسکول نہین ہے، مہذب ظرافت اگر سوسائٹی وغیرہ مین کیجائے تو چندان ہرج نہین لیکن اعتدال سے بڑھنا وہان بھی نہایت معیوب ہے۔ تمھین آگے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ ہر شے

مین اعتدال کی کس قدر ضرورت ہے۔ تمنے اکثر دیکھا ہوگا کہ بعض لڑکے جانورون کی بولیان
بولتے ہین تعجب ہے کہ وہ انسان کی صورت ہو کر جانور بننا کیون پسند کرتے ہین گو لوگ
مُنھ پر کچھ نہین کہتے لیکن پیٹھ پیچھے نام رکھتے ہین۔ اِسی طرح پر بعض لڑکے دوسرون کی
چال ڈھال یا بات چیت کی نقل کرتے ہین یہ اُس سے بھی بُرا ہے کیونکہ اسمین دوسرون کی
ہجو مدنظر ہوتی ہے اور ہجو کرنے والا کمینہ سمجھا جاتا ہے۔ دیکھو کتنی ایسی باتین ہین جنکو
بعض لوگ اچھا سمجھتے ہین لیکن غیرون کی نظرون مین غایت درجہ بُری سمجھی جاتی ہین اسلیئے
ایک سہل طریقہ بہت سی بُرائیون سے بچنے کا یہ ہے کہ جو بات کسی دوسرے شخص کی
تمھین بُری معلوم ہو تو تم اُسے خود نہ کرو اور اگر تم مین موجود ہو تو چھوڑ دو سے مرا
پیر دانائے فرخ شہاب ✣ دو اندرز فرمود بر روے آب ✣ یکے آنکہ بر غیر بد بین مباش ✣
دوم آنکہ بر خویش خود بین مباش ✣۔

۲۱- کسی کو ترقی کرتے ہوے دیکھ کر حسد نہ کرو۔ یہان پھر مین بتائے دیتا ہون کہ
شاید یہ بھی کرنا تمھین مشکل ہو کیونکہ حسد بھی ایک جزو ہے اُسی خمیر کا جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے
لیکن خیر اتنا سمجھ رکھو کہ حسد کرنے سے سوائے نقصان کے کچھ نفع نہین ہوتا دوسرے کی
بُرائی چاہنے سے بھلا تمھارا کیا فائدہ ہوگا انسانیت تو اس امر کی مُقتضی ہے کہ اگر
دوسرے کا کچھ بھلا ہوتا ہو تو بھلا ہونے دو چاہے اپنا تھوڑا سا نقصان بھی ہو جائے
اور جتنی تہذیب یافتہ قومین ہین سب مین یہی دستور العمل جاری ہے۔ اسلیئے حسد کو
ایک مذموم و بد چیز خیال کرکے کبھی اپنے دل مین راہ نہ دو بلکہ اس امر کی کوشش کرو
کہ تم بھی محنت کرکے دوسرے لڑکون کے برابر ہو جاؤ یا بڑھ جاؤ۔ یہ کوئی عیب نہین بلکہ
یہ تو ایک صفت ممدوحہ ہے جسے غِبطہ کہتے ہین۔

۲۲- ہمیشہ اچھی باتین سیکھنے کی کوشش کرو اور گو ہر شخص سے محبت اور تپاک کا برتاؤ کرنا واجب ہے لیکن ایسے لڑکون سے دور ہی رہنا اچھا ہے جنکے عادات و اطوار ناشائستہ ہون یا جنکی صحبتون مین بُری باتون کا چرچا رہتا ہو یا جنھین بیہودہ کتابین پڑھنے کا شوق ہو یا جنکی زبان بیہودہ کلمات اور فحش الفاظ سے آشنا رہتی ہو یا جنھین حفظِ مراتب کا مادہ نہو- ہان ایسے لڑکون سے ربط و ضبط اور اختلاط بڑھاؤ جنکے اخلاق اچھے ہون وہ تمھارے عمر بھر سچے دوست رہینگے اور اُنکی صحبت سے بیشک تمکو فائدہ پہونچیگا- سوسائٹی کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے اسلئے یہ مثل مشہور ہے کہ خربزہ کو دیکھکر خربزہ رنگ پکڑتا ہے-

"۲۳- جنھین تم اپنا سچا دوست سمجھو اُنکا اعتبار کرو اور دوستی کی بنیاد قائم اور مستحکم رکھنے مین ہمیشہ حلم اور عقل سے کام" لو اگر اُنکی کچھ شکایت سنو تو فوراً یقین نہ کرلو بارہا صرف ذراسی غلط فہمی سے دوستون کے دلون مین بُرائی آگئی ہے- بہتر ہے کہ جو شکایت تمھین ہو بلا تکلف بیان کردو- اور صفائی کرلو- دل مین بات رکھنا بد طینتون اور کوتاہ نظرون کا کام ہے-

۲۴- تمنے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ بعض ذہین اور ہوشیار لڑکے پیچھے رہ جاتے ہین اور کودن اور کُند ذہن جو متواتر محنت کرتے رہتے ہین اُنسے آگے بڑھ جاتے ہین سبب اسکا یہ ہے کہ ذہین اپنی ذہانت پہ بھولے رہتے ہین اور یہ سمجھتے ہین کہ ابھی امتحان کے بہت دن باقی ہین جب وقت آئیگا یاد کرلینگے اور امروز فردا محنت کا ارادہ کرتے ہی کرتے امتحان سرپر آجاتا ہے اور ہاتھ پاؤن بھول جاتے ہین پھر کچھ کرتے دھرتے بن نہین پڑتا آخر کار اپنی حماقت پر پشیمان اور دقت امتحان ناکام ہوتے ہین

یہ خیال ہرگز ہرگز اپنے دل مین نہ آنے دو کہ ابھی بہت وقت پڑا ہے ایسی جلدی ہی کیا ہے
کہ رات دن پڑھنے لکھنے کے پیچھے انسان مر مٹے۔ اگلا حال کچھ کسی کو معلوم نہین کون جانے
کہ تندرستی رہے یا نہ رہے۔ زمانہ فرصت دے یا نہ دے۔ بیشک وقت کی قدر و قیمت
اور بھاگا بھاگ تو یہی چاہتی ہے کہ تم خواب و خور اپنے اوپر حرام کر کے رات دن
کتاب کے مطالعہ سے سر نہ اُٹھاؤ لیکن چونکہ ایک ہی قسم کی محنت اور ریاضت سے
دل و دماغ کمزور ہو جاتے ہین اور کبھی طبیعت بھی اُچاٹ ہو جاتی ہے اور چونکہ انسان
کی طبیعت تازگی پسند ہے اور دماغی قوت صحتِ جسمانی اور شگفتگی قلب پر منحصر ہے اسلئے
پڑھنے لکھنے کے ساتھ ہی اپنی صحت دماغی اور تقویت جسمانی کو مقدم سمجھو اور بلا ناغہ
ہوا خوری اور ریاضت کی عادت ڈالو۔ اسکولون مین جو کھیل ہوتے ہین تمھاری صحت
قائم رکھنے اور دماغی قوت بڑھانے کو کافی ہین۔ جو لڑکے پڑھنے مین اسقدر مشغول
رہتے ہین کہ کھیل وغیرہ کو فضول سمجھتے ہین نادانی کرتے ہین یاد رکھو کہ دنیا مین کامیابی
کے لئے جہان علم اور نیک چال چلن ضروری ہے وہان تندرستی بھی لازمی ہے اگر ایک کی
بھی انمین کمی ہوئی تو خالی از زیان نہین۔

۲۵۔ تعطیل کا زمانہ بالکل لہو و لعب مین صرف کرو۔ اگر تمھارے مکان دیہات مین
ہون اور جب تم وہان جاؤ تو وہان کے رسم و رواج کو نہ بھلا دو ورنہ انگشت نما ہو جاؤ گے
تمھاری پھر کوئی اچھی بات بھی نہ سنیگا۔ اگر کسی بات یا رواج مین تم برائی سمجھتے ہو تو آہستگی سے
خوبی سے رفع کر سکتے ہو۔

۲۶۔ اسی سلسلہ مین کچھ امتحان کے بارے مین بیان کرنا میری رائے مین غیر مناسب
نہوگا۔ تمھین چاہئے کہ جب کسی دوسرے اسکول یا کالج مین امتحان کے لئے جاؤ تو

کبھی زرق برق کپڑے نہ پہنو۔ بن ٹھن کے جانے سے کچھ پرچے تمھیں جواب نہ بتادینگے بلکہ شوخ لڑکے تمھیں بنائینگے اور اگر کہین تمھاری طبیعت پریشان ہوگئی تو صحیح اور برجستہ جوابات کا ذہن مین آنا معلوم۔ غصّہ کی وجہ سے حواس خمسہ کا منتشر اور برہم ہو جانا بلادلیل ظاہر۔ اسلئے کیا اسکول اور کیا سوسائٹی سادے کپڑے ہر جگہہ مرغوب طبع ہین۔ جس وقت امتحان کے کمرہ مین بیٹھو تہذیب کا بہت خیال رکھو کوئی بات خلاف قاعدہ نکرو ورنہ بہت پچھتاؤگے۔ بلاکسی اشد ضرورت کے بار بار باہر جانا گارڈ (محافظ) کو متنغص کرتا ہے اور کیا تم یہ نہین جانتے کہ گارڈ کی ہمدردی اکثر آڑے آجاتی ہے۔ صرف اتنی عنایت کہ پرچہ سب کے پہلے تمھارے ہاتھ سے نہ لے لین کم نہین۔

بلاٹنگ پیپر۔ دامن۔ آستین یا کسی اور شے پر کوئی بات لکھ کر امتحان کے کمرہ مین لیجانا بڑی جعلسازی اور بے حیائی کی بات ہے اسکا نتیجہ نہ صرف یہ ہوگا کہ اگر گارڈ کو معلوم ہو گیا (جیسا کہ اکثر معلوم ہو جاتا ہے) تو تم سب کے سامنے کمرہ سے باہر نکال دیئے جاؤگے (کیا یہ بے عزتی ایک شریف لڑکے کے لئے کم ہے؟) بلکہ جو کچھ یاد ہوگا وہ بھی بھول جاؤگے کیونکہ اس بات کا تمھین ہر وقت دغدغہ لگا رہیگا کہ ایسا نہو کوئی دیکھ لے۔ یاد رکھو نتیجہ کار رد کا کا ردہے۔ جو لوگ کچھ دے لے کر پاس کرنا چاہتے ہین یا کسی اور ناجائز طرح پر سوالات یا جوابات مہیا کرتے ہین وہ ضرور کمینے ہین کیونکہ شریفون سے ایسی بات ہونا غیر ممکن ہے۔ یہی وہ لوگ ہوتے ہین کہ اگر کچھ نہ لکھ سکے تو ممتحنون کو بیہودہ باتین لکھ آتے ہین۔ کاپی تو پھاڑ ہی ڈالی جاتی ہوگی اور اگر کچھ بیچارے بے گناہ لڑکون کا بھی خون ہو جاتا ہو تو عجب نہین۔

دوسرون کی طرف دیکھنا یا کسی سے کچھ پوچھنا نہ صرف قاعدے کے خلاف ہے بلکہ بُری عادتین ہین - ایک مرتبہ امتحان مین جاتے وقت ہمارے ایک مہربان یورپین اُستاد نے بڑی عنایت اور محبت سے کچھ نصیحتین کی تھین غالبًا طلبہ کے لئے مفید ہونگی اس نظر سے نیچے نوٹ مین درج ہین اور یہ کہا تھا کہ اگر ان باتونکا خیال رکھوگے تو امید ہے کہ اچھی طرح کامیاب ہوگے اُنکی دعا سے ایسا ہی ہوا -

بعض چھوٹے درجون کے لڑکے ترجمہ کرتے وقت اگر کسی لفظ کی اُردو یا انگریزی نہ معلوم ہوئی تو وہ لفظ ویسی ہی لکھ دیتے ہین - یہ غلطی ہے کیونکہ اس سے ممتحن کی رائے خراب ہوجاتی ہے - اِسلئے طلبا کو چاہیئے کہ اگر کوئی لفظ نہ معلوم ہو تو اُسکا مطلب لکھ دین - امتحان کے کمرہ سے باہر نکلکر شیخی بگھارتے پھرنا کہ مین نے ایسا لکھا اور ایسا

نوٹ (۱) ہمیشہ وقت سے پہلے پہونچنا - امتحان کے زمانہ مین شب بیداری نہ کرنا - (۲) کاپی مین نمبر وغیرہ بہت ہوشیاری سے لکھنا اور کاپی دینے کے پیشتر ایک مرتبہ اُنکی جانچ کرلینا - (۳) پرچہ کو بغیر ایک مرتبہ پورا دیکھے ہوے لکھنا نہ شروع کرنا اور ہر پرچہ کو اُلٹ پلٹ کر دیکھ لینا - (۴) جواب لکھنے مین کبھی نہ گھبرانا اگر طبیعت گھبرا جائے تو تھوڑی دیر کو لکھنا موقوف کردینا - (۵) اگر نمبرون کی ترتیب کی شرط نہو تو جو سوال تمھین خوب یاد ہون اُنہین سے چند کا جواب شروع مین لکھنا اور چند کا جواب بعد مین اور جسمین شک ہو یا کم یاد ہون اُنکا جواب بیچ مین لکھنا اور جو بالکل نہ معلوم ہون اُنمین عقلی گدّے نہ لگانا بلکہ چھوڑ دینا - (۶) لکھنے مین جلدی نہ کرنا خط بہت صاف لکھنا - وقت ختم ہونے کے بہت پیشتر نہ اُٹھنا - اگر پرچہ ختم ہوگیا ہو تو بیٹھے بیٹھے جوابات کئی مرتبہ پڑھ جانا اور آخری نصیحت جو تھی اُسکو مین سب سے مفید سمجھتا ہون - (۷) چاہے کچھ ہرج ہوجائے یا کوئی سوال چھوٹ جائے لیکن کاپی دینے کے پیشتر اُسے ایک مرتبہ ضرور پڑھ جانا اور جو غلطیان ہون اُنھین چھپانا نہین بلکہ کاٹ کر اوپر بنادینا -

لکھا بہت برا ہے۔ فخر اور غرور کسی چیز پر زیبا نہین نہ کہ امید موہوم پر لارڈ بیکن کا قول ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے "اپنے اوپر فخر کرنیوالے عقلمندون کی نظرون مین حقیر مفت خورون کی زبان مین ممدوح اور اپنی خواہش کے غلام ہوتے ہین"۔ اگر کامیابی ہو تو خدا کا شکر کرو اور آیندہ امتحانات کے لئے غافل نہو۔ اگر خدانخواستہ فیل ہوجاؤ تو ہمت نہ ہارو۔ واقعی یہ حیادار لڑکون کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے حتے کہ ناسمجھ لڑکون نے بعض اوقات ایسی حالت مین خودکشی کرلی ہے لیکن شاید انکے دل و دماغ کمزور تھے۔ مایوسی کی حالت مین ہمت سے کام لو کیونکہ کوئی ایسا کام نہین جو ہمت کے سامنے آسان نہوجاوے "؎ مشکلے نیست کہ آسان نشود ✤ مرد باید کہ ہراسان نشود"۔ سمجھدار لڑکے ناکامیابی سے بھی فائدہ اٹھاتے ہین اور اسقدر محنت کرتے ہین کہ دوسری بار ناموری کے ساتھ پاس ہوتے ہین۔ مجھے یہ کہتے ہنسی معلوم ہوتی ہے کہ ہندوستان مین اب بھی بہت سے ایسے نادان لڑکے موجود ہین جو مثل ناسمجھ عورتون کے گنڈے تعویذ پر بھروسہ رکھتے ہین ایسے لڑکون سے کہدو کہ ممتحن کچھ جنات نہین جو دعا تعویذ سے تمھارے قبضہ مین آجائین۔ اِس سے میرا یہ مطلب نہین کہ دعا اور تعویذ کوئی چیز نہین۔ نہین نہین خدا کے نام مین ضرور اثر ہے لیکن اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو تو محنت بھی کرو اور خدا سے دعا بھی مانگو اور یقین رکھو کہ خدا جفاکشون کی دعا سُن لیتا ہے۔ کاہلون سے خدا بھی خوش نہین رہتا۔

قبل اسکے کہ یہ باب ختم ہو چند اور امور بھی ایسے ہین جنکا بیان کردینا ضروری ہے علاوہ اُن باتون کے جو نصایح مین درج ہین اور جنھیں ہر حالت مین خواہ

اسکول کے باہر ہو یا اندر نگاہ رکھنا تمھارا فرض ہے۔یہ بخوبی یاد رکھو کہ اکڑ کر چلنا۔زور سے قدم رکھنا۔یا ہاتھون کو بے ربط جھلانا۔اپنے بازو یا پوشاک کو دیکھتے ہوئے چلنا۔ایسی رکیک عادتین ہین جو انسان کو قابل نفرت بنا دیتی ہین۔راستہ مین رومال سے جوتا صاف کرنا (یا چلتے چلتے پائجامہ کی مُہریون سے جوتے گھس لینا جیسے اکثر لڑکے جب نیا جوتا پہنتے ہین کر لیتے ہین) پرچھائین مین یا کیواڑون کے آئینون مین اپنی صورت دیکھنا بھی ایسا ہی ہے۔بات چیت کرنے مین ہاتھون کا بلاضرورت اِدھر اُدھر ہلانا۔ناک بھون یا ہونٹھون کو حرکت دینا۔تیوری چڑھانا یا پلکون کو بار بار جھپکانا یا بلا ضرورت جماہی لینا یا سر کھجانے لگنا خلاف تہذیب کیا بلکہ بیوقوفی کی علامت ہے ناخن دانت سے کاٹنا سر کھجا کر سونگھنا ناک ہاتھ سے صاف کرنا میل ہاتھون مین ملنا یا اپنا پسینہ سونگھنا ایسی عادات زبون ہین کہ صحبت احباب مین تو درکنار کبھی تنہائی مین بھی عمل مین لانے کے مرتکب نہو کیونکہ یہ بدترین خصائل بہائم سمجھے جاتے ہین اگر ان تہذیب کی باتون پر جو اس باب مین درج ہین تم عمل نہین کر سکتے تو تمھین کسی جنٹلمین سے ملنے کا ارادہ کرنا یا کسی تہذیب کی سوسائٹی مین جانا نہ چاہیے۔
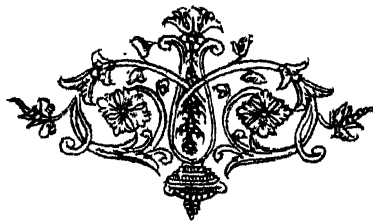
باب ۴ چہارم

صفائی - خوشبو - زیور - پوشاک

پیشتر اسکے کہ تم کسی جلسہ یا کسی شخص سے ملنے یا باہر تفریح کے لئے جاؤ اتنا سمجھ لو کہ مہذب لوگ تمسے متنفر تو نہونگے کیونکہ آجکل صفائی اور پوشاک کا تہذیب یافتہ لوگون مین بہت خیال ہے اور یہی ایسی دو چیزین ہین کہ بات چیت کرنے کے پہلے دیکھنے والے کی کچھ نہ کچھ راے قائم ہو جاتی ہے۔

فصل اول صفائی مع تہذیب صفائی کے اگر فوائد لکھے جائین تو بہت طول ہوگا اتنا ہی لکھنا کافی ہے کہ صفائی قلب کے لئے صفائی بدن لازم ہے اسلیئے یہ پرہیزگاری کے برابر سمجھی گئی ہے اور صحت کے لئے تو اس سے بڑھ کر آج تک کوئی پیٹنٹ (مجرب) دوا ایجاد نہین ہوئی یاد رکھو بغیر صفائی کے آدمی تمیزدار بن ہی نہین سکتا۔

غسل غسل صفائی اور صحت کے لئے نہایت مفید ہے اسلیئے روز نہانے کی عادت ڈالو گرم یا سرد پانی جو مزاج کے موافق ہو استعمال کرو لیکن بعد از طعام نہانا مضر ہے۔

دندان دانت بہت صاف رکھو۔ لوگون کا یہ خیال کہ اہل یورپ دانت نہین صاف کرتے غلط ہے۔ کم درجہ ہندوستانی انگریزون کے افعال سے یہان کچھ بحث نہین لیکن تمام اعلی اصول کے صاحبان انگریز دانت صاف کرتے ہین اور خوشبودار منجن بھی استعمال کرتے ہین انکی تہذیب مین یہ بات داخل ہے چنانچہ ایک

انگریزی کتاب مین لکھا ہے کہ "جن لوگون کو اپنی تندرستی اور خوش دلی کا خیال ہے اُنھین اپنے دانت ہمیشہ صاف رکھنے چاہئے - عمدہ منجن استعمال کرنا بہتر ہے جو لوگ تمباکو کا استعمال کرتے ہون تا وقتیکہ بعد چرٹ پینے کے مُنہ اچھی طرح صاف نہ کرلین کبھی اُنھین سوسائٹی مین نہ جانا چاہئے" تمھین حقہ پینے یا پان کھانے کے بعد بھی اسکا خیال رکھنا چاہئے علاوہ اسکے اور بھی چند باتین ایسی ہین جو انگریزون سے ملنے یا سوسائٹی مین جاتے وقت ضرور لحاظ رکھنا چاہئے ورنہ تمھاری ملاقات اُنکو بارخاطر ہو جائیگی اور نہ تمھاری اُنکی آنکھون مین سچی وقعت ہوگی اور نہ تم کوئی حظ اُٹھا سکوگے وہ باتین نیچے درج ہین -

سُرمہ کاجل وغیرہ آنکھون کو رنگنا ہاتھون مین مہندی لگانا یا دانتون مین مسی ملنا معیوب ہے سوسائٹی مین سرمہ لگا کر جانا دوسرون کی نظرون مین اوچھا پنا ہے -

قشقہ اسیطرح انگریزی سوسائٹی مین ٹیکہ یا قشقہ لگا کر جانا بُرا ہے -

مسی مسی سے دانت سیاہ کرنا گو وہ دوا ہی کیون نہو انسان کو اس قابل نہین رکھتا کہ وہ کسی جنٹلمین کے سامنے بات کرسکے -

بال لڑکون کو بال بڑھانا نہایت زبون ہے جو لڑکے بال بڑھاتے ہین اور لڑکیون کی طرح کنگھی چوٹی مین مشغول رہتے ہین آخر کار بد وضع اور بد اطوار ہو جاتے ہین پٹّے رکھنا نئی روشنی کے لوگ پسند نہین کرتے بلکہ عیب رکھتے ہین - انگریزی بال اگر رکھو

نوٹ - مسلمانون مین سرمہ لگانا سنت ہے اور واقعی عمدہ سرمہ آنکھون کو صاف اور ٹھنڈھا رکھنے کے لئے اچھی چیز ہے - اگر شب کو اسکا استعمال ہو اور صبح کو آنکھین بالکل صاف کر ڈالی جائین تو خالی از منفعت نہین لیکن دن کو کاجل یا سرمہ کا استعمال منع ہے کیونکہ یہ صرف ہندوستانی عورتون کی آرایش کے لئے ہے -

تو ہمیشہ کسی ہوشیار حجام سے ترشواؤ۔ اِسقدر چھوٹے بال نہ کٹوانا چاہیئے کہ گدّی کی رگین یا جلد کا رنگ نمایان ہو۔ اکثر فوج کے گورے بہت ہی چھوٹے بال رکھتے ہین جو بدنما معلوم ہوتے ہین۔ بالون کا میلا ہونا یا اسقدر بڑھ جانا کہ کالر کو ڈھانک لین سوسائٹی کو اِس بات کا یقین دلانا ہے کہ تم آداب سوسائٹی سے واقف نہین ہو۔

خط ڈاڑھی اپنے مذاق کے موافق رکھو لیکن اسقدر بڑی بھی نہو کہ لوگ پھبتی کہین اگر داڑھی منڈوانا تمھارے یہان جائز ہو اور تم منڈاتے ہو تو روز یا دوسرے روز ضرور حجامت بنوانا چاہیئے اگر اپنے ہاتھ سے بناتے ہو تو حجامت کا بکس ضروریات مین سے ہے۔ عمدہ اُسترا یا نفیس صابون نہ استعمال کرنے سے چہرے کی رونق بگڑ جاتی ہے۔ اگر خط بہت بڑھا ہوا ہو تو بلا اشد ضرورت کسی انگریز جنٹلمین سے ملنے نہ جانا چاہیئے اور کسی لیڈی سے تو ایسی حالت مین ملاقات کرنا گویا اُسکی توہین کرنا ہے۔ آگے چلکر معلوم ہوگا کہ اسی طرح کالر۔ کف۔ ہاتھ یا ناخنون کا میلا ہونا بہت بُرا سمجھا جاتا ہے۔

موچھین موچھین جس طرح چاہے رکھو لیکن آجکل کے تعلیم یافتہ لوگ نہ تو بالکل منڈانا پسند کرتے ہین نہ اوپر چڑھانا اچھا جانتے ہین۔ موچھون سے کسی انگریز کی ملاقات کے وقت یا اسپیچ کہتے وقت کھیلنا بُرا سمجھا جاتا ہے۔ ولایت مین بیشتر وہ لوگ موچھین منڈاتے تھے جو کسی خاص فن مین یکتائے زمانہ ہوتے تھے۔ نامی گرامی بارسٹرون مین اسکا زیادہ رواج تھا غالبًا یہ دستور اسوجہ سے ہوا کہ جو بڑے بڑے مقرر و مقنّن ہوتے ہین اُنھین اپنے الفاظ صاف ادا کرنے کے لئے اپنی موچھون کی رکاوٹ بھی گران گذرتی ہے مگر اب یہ فیشن مین داخل ہوتا جاتا ہے لیکن یاد رکھو

کہ ہندوستانی شرفا کے لئے یہ فیشن اگر کسی مذہبی غرض سے نہین ہے تو ہرگز مرغوب نہین خاصکر اُن لوگون کے لئے جنکا گورا چہرہ نہین - موچھین فیشن کیغرض سے مُنڈانا گویا مسخرہ بننا ہے کچھ عجب نہین کہ لوگ اُنھین بہروپیا سمجھین - جو صاحبان انگریزہ ہندوستان مین عرصہ سے ہین ایسے لوگون کو کمظرف سمجھتے ہین -

ناخن انگریزی تہذیب مین ناخنون کی صفائی بیحد ضروری چیز ہے - اگر تمنے انگریزی طرز معاشرت اختیار کیا ہے اور ناخن[1] کسی قدر بڑے رکھے ہین تو اُنکی صفائی کا بہت خیال رکھنا چاہیئے اور اگر انگریزی وضع اختیار نہین کی تو ناخن کبھی بڑھنے نہ پاوین کیونکہ جب تک تیل کا استعمال اور ہاتھ سے کھانا کھانا ترک نہ کیا جاوے ناخن صاف رہنا غیر ممکن ہین - اگر کہین کھانے کی میز پر کسی جنٹلمین کی نگاہ تمھارے ہاتھون پر پڑ گئی اور اُسمین سیاہی کے دھبے ہوے یا ناخن میلے ہوے تو وہ تمھین بڑا بدتمیز سمجھے گا - اور اگر کہین کسی لیڈی نے تمھارے میلے ناخن دیکھ لئے تو وہ یہی سمجھیگی کہ گویا تمنے اُسے انسلٹ کیا یعنے اُس کی توہین کی - اِسلئے ہرحالت مین ناخنون کا نہ بڑھانا ہی ہندوستانیون کے لئے مصلحت ہے -

پان اگر تم چاہتے ہو کہ انگریزون سے اتحاد اور رسم و راہ دوستانہ ہو تو اُن تمام باتون سے جو اُنکی سوسائٹی مین معیوب سمجھی جاتی ہین پرہیز کرو -

مسٹر ویب صاحب نے اپنی کتاب تہذیب مین پان پر بہت زور دیا ہے اور

نوٹ - [1] ہندوستانی تہذیب مین ناخن کا بڑھانا بہت معیوب ہے چنانچہ لوگ اُسکے ہاتھ کا پانی پینا مکروہ سمجھتے ہین جسکے ناخن بڑھے ہوتے ہین - اگر تمھارے ناخن زیادہ بڑھے ہین تو کوئی ہندوستانی شریف تمھین اپنے ساتھ کھانا کھلانا پسند نہ کریگا گو وہ مُنھ سے کچھ نہ کہے -

اسلیئے ابتدا پان سے کی ہے۔ مین نے اسکا ذکر اس فصل کے آخر حصہ مین اسواسطے کیا
تاکہ تمھین زیادہ یاد رہے اور کبھی پان کھا کر کسی انگریز جنٹلمین کے پاس جانے کا
قصد نہ کرو ویب صاحب فرماتے ہین کہ "انگریزی جلسون مین کوئی چیز
مثل پان وغیرہ کے کھانا تہذیب کے خلاف سمجھا جاتا ہے اسلئے جسوقت تم ایسی
سوسائٹی مین جاؤ جہان جنٹلمین اور لیڈیان ہون نہ تو تمھین پان کھانا چاہیئے
اور نہ پان کھا کر بغیر منھ صاف کئیے ہوئے اُنکے روبرو جانا چاہیئے۔ اگر اپنے
انگریزی دوست اور احباب کی تمھارے دل مین عزت ہے تو اس اخلاق کو نگاہ
رکھنا۔ اسیطرح ہر ایک یوروپین جنٹلمین کو لابد ہے کہ جب وہ کسی ہندوستانی
سوسائٹی مین جائے چُرٹ نہ پیئے اگر انکے رواج کے خلاف ہے"۔ اوپر بیان
ہوچکا ہے کہ تمیزدار اپنے بزرگون کے سامنے پان کھانا جائز نہین رکھتے۔ اگر تم
کسی ایسے جنٹلمین سے ملنے جاتے ہو کہ تمھارا اُسکا خُردی اور بزرگی کا برتاؤ ہے
تو تمھاری تہذیب خود تمھین پان کھانے سے منع کرتی ہے اور اگر کسی دوست سے
ملنے جاتے ہو تو اُسکے اخلاق کا پاس و لحاظ رکھنا تمھین واجب ہے۔ بہرحال
کسی یوروپین جنٹلمین سے ملنے مین پان[۱] کھانا یا پان کھا کر منھ نہ صاف کرنا کسی حالت
مین جائز نہین۔

فصل دوم
خوشبو مع طریقۂ استعمال

جس قدر خوشبو مرغوب طبع چیز ہے اُتنی ہی بہت تیز خوشبو
ناگوار خاطر ہوتی ہے جتنے نفیس مزاج کے لوگ ہین تیز خوشبو

نوٹ ۔ ۱ ہندوستانی محفل مین جاتا اور پان کوئی دے اور نہ کھانا یہ بھی تہذیب کے خلاف ہے
اگر نہ کھاتے ہو تو لے لو انکار روا نہین۔

پسند نہین کرتے اسلئے جب تمھین کسی انگریزی سوسائٹی مین جانے کا اتفاق ہو ہندوستانی عطر اگر تمھین انگریزون کو ناخوش نہ کرنا ہو تو لگا کر نہ جانا کیونکہ انھین اُسکی خوشبو نہایت نامرغوب ہوتی ہے اور لیڈیون کے سر مین اگر درد ہونے لگے تو عجب نہین۔

انگریزی تیز عطرون کا بھی استعمال خلاف سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ ہمارے ایک مہربان معزز انگریز جنٹلمین کی رائے ہے کہ ”چھوٹے لڑکون کو اور طالبعلمون کے لئے مناسب ہے کہ خوشبو کے استعمال سے قطعاً پرہیز کرین - خاصکر اُن خوشبوؤن سے جو بہت تیز اور ناخوشگوار ہین جو مشرقی ملکون مین اسقدر رائج ہین ضرور باز رہین جب سن تمیز کو پہونچین ”او ڈی کلون“ یا ”لیونڈر واٹر“ قدرے قلیل رومال پر چھڑک لین تو کچھ مضائقہ نہین لیکن عطر پھلیل کا بکثرت استعمال کچھ عورتون اور رنگین مزاجون ہی کے لئے چھوڑ دینا مناسب ہے۔ اگر اپنے جسم اور پوشاک کو ہمیشہ صاف رکھو تو عطر لگانے کی تمھین بہت کم حاجت ہوگی“

نوٹ ط کچھ تعجب کی بات نہین عادت دوسری خصلت ہو جاتی ہے اگر تمنے کبھی لیونیڈر واٹر نہ سونگھا ہو اور پہلے پہل سونگھنے کا اتفاق ہو تو کیا اُسکی خوشبو بھلی معلوم ہوگی؟ تمھین تو خیر شاید اسقدر ناگوار نہو لیکن یہ تجربہ کسی ہندوستانی نازک مزاج لیڈی کی رائے سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ کیا تمنے نہین سُنا ع بوے گل سے سر پکڑ لیتا ہے وہ نازک دماغ پھر اسمین عجب ہی کیا ہے کہ صاحبان انگریز اور لیڈیون کو ہندوستانی عطر ناگوار معلوم ہو۔ اسلئے اُنکی سوسائٹی مین ہندوستانی عطر لگا کر جانا اُنکے دماغونکو پریشان کرنا ہے اور ایسے فعل کا غالباً کوئی تربیت یافتہ شخص مرتکب نہوگا۔ اگر کسی ہندوستانی سوسائٹی مین جانا ہو اور عطر لگانا منظور ہو تو اسطرح نہ لگاؤ کہ کپڑون مین دھبے پڑ جائین۔ پہلے دونون ہاتھونمین خوب مل لینا چاہیئے بعد کو آہستہ آہستہ کپڑونمین لگانا چاہیئے بہتر ہے کہ کرتے یا قمیص مین عطر لگایا جائے اُسکی خوشبو سے چکن وغیرہ خود ہی بس جائیگی۔ وضعدار لوگ اپنے ہاتھ سے عطر بہت کم لگاتے

اِن باتون کو ہمیشہ پیش نظر رکھو خاصکر جب کسی انگریزی سوسائٹی مین جاؤ بہت خیال رکھو ورنہ تمھاری صحبت اُنھین خوشگوار نہوگی -

تیل زیادہ اور سخت خوشبودار تیل کا استعمال بھی بُرا ہے لیکن چونکہ ہمارے دماغ بچپن ہی سے تیل کے عادی ہوتے ہین اسلیئے تیل سر مین ڈالنا منع نہین لیکن نہ اسقدر کہ ٹوپی سے پھوٹ آوے یا بہکر اچکن اور قمیص کے کالر کو خراب کرے - ہر بات مین سلیقہ چاہیئے - تھوڑا ہلکا خوشبودار تیل استعمال کرو اور احتیاطاً تولیا سے صاف کرڈالو تاکہ زیادہ چکنائی نر ہے - کسی انگریز جنٹلمین سے ملنے جاؤ تو ہندوستانی تیل کا نہ ڈالنا ہی بہتر ہے کیونکہ تیز خوشبو کا تیل لگا کر جانا گویا پہلے سے اُنھین ناراض کرنے کا ارادہ کر لینا ہے -

فصل سوم
زیورات مع تہذیب

زیور[1] عورتون کے پہننے کے لیئے بنائے گئے ہین اور اُنھین کے لیئے زیادہ موزون ہین - مردون کا زیور علم وہنر ہے انگریزی تہذیب مین صرف قمیص کے بٹن - ٹائی پن - گھڑی - زنجیر

[1] نوٹ ہندوستان مین بچون کو زیور پہنانے کا رواج ہے اور گو ہزارون بچون کی جانین مفت مین اس زیور کی بدولت گئین اور جاتی ہین لیکن ابھی تک یہ رواج دور نہین ہوا - اسلیئے شاید بڑے ہوجانے پر بھی ہندوستانیون کی طبیعت زیور کی طرف راغب ہوتی ہے لیکن مہذب لوگ اس فعل کو عیب سمجھتے ہین اور جو لوگ بازو بند - مُتھّے اور کثرت سے انگوٹھیان پہنتے ہین اور اگر وہ خاص رواج یا مذہبی غرض سے نہین ہین تو کبھی کسی ہندوستانی مہذب سوسائٹی مین بھی وقعت کی نگاہ سے نہین دیکھے جاتے - راجاؤن اور نوابون مین جو زیور پہننے کا رواج ہے وہ پُرانے دستور کی پابندی کے لحاظ سے ہے اگر وہ اس بات کی اصلاح اس زمانہ کے مذاق کے موافق کم و بیش کر لین تو اُنکی سادگی یورپ کی نظرون مین اُنکی زیادہ قدر و منزلت پیدا کر دے -

اور ایک انگوٹھی پہننا جائز ہے - اور وہ بھی سب سونے کی ہون - اور اُنمین نقش و نگار
نہون چنانچہ اس بارے مین ایک انگریز مصنف کی راے ہے کہ "نقلی جھوٹھے نگ کبھی
استعمال نہ کرنے چاہئین - قمیص کے سامنے اور آستینون کے بٹن عمدہ سونے کے
ہون اور وہ بھی سادے - خوشنما کارآمد اور پائیدار بنے ہون "
ویب صاحب کا بیان ہے " انگوٹھیان اسقدر نہون کہ انگلیان بھر جائین اور
نہ بہت بھاری سونے کی زنجیر گھڑی مین لگاؤ زنجیر سبک اور نفیس ہونا چاہیئے -
انگریز کبھی ایک یا دو سے زیادہ انگوٹھیان نہین پہنتے " عینک بلاضرورت صرف
فیشن کے خیال سے لگانا میری دانست مین فعل عبث ہے - ہان اگر تمھین عینک
کی ضرورت ہے تو چاندی کی کمانی نہو بلکہ سونے یا بلیو اسٹیل کی ہونا چاہیئے -
اگر تمھین آئی گلاس (یعنے گول شیشہ جو آنکھ مین لگایا جاتا ہے) لگانے کا شوق ہے
تو چاہے کوئی انگریز مصنف نہ کہے لیکن مین ضرور کہونگا کہ اگر تم انگریزی پوشاک
نہ پہنتے ہو تو استعمال نکرو - وہ انگرکھے یا اچکن پہ بھونڈا معلوم ہوگا - انگریزی پوشاک
پہنتے ہو تو مضائقہ نہین اُسمین سفید یا سرخ رنگ کا ڈورا ڈالنا انگریزی تہذیب کے
خلاف ہے - بلکہ باریک سیاہ ریشم کا ڈورا ہونا چاہیئے -
بٹن ہول (گلدستہ جو کوٹ مین لگایا جاتا ہے) انگریزی پوشاک پہنتے ہو تو ہر وقت
جلسہ وغیرہ مین لگا سکتے ہو -

خوش وضع ہونے کے لیے اِن سب باتون کا خیال رکھنا ضرور ہے لیکن یہ ذہن نشین
رکھو کہ اپنی حیثیت سے زیادہ دکھانے کی کوشش نہ کرو ورنہ سونے کی کیا تم ہیرے
کی گھڑی وغیرہ بھی لگا کر جاؤگے تو سب کی نظرون مین حقیر سمجھے جاؤگے - یاد رکھو کہ

آمدنی سے زیادہ خرچ بربادی کا نشان ہے۔کسی قوم کی تہذیب اسکو روا نہین رکھتی
پوشاک کے بیان مین بھی پھر ایک مرتبہ یہ بات تمھین یاد دلادیجائیگی۔

فصل چہارم
پوشاک مع تہذیب

پوشاک ہی ایک ایسی واضح علامت ہے جسکے ذریعہ سے غیر شخص دیکھتے ہی ہمارے مذاق طبیعت اور عادات کی نسبت اپنی ایک رائے قائم کرلیتا ہے اوربعض اوقات لوگ یہ بھی سمجھ جاتے ہین کہ ہم کس درجہ کے آدمی ہین۔ ایک انگریز مصنف کا قول ہے کہ ”جو خیال پہلی نظر مین جم جاتا ہے دس مین نو حصہ وہی صحیح ہوتا ہے“ اسلئے اس بات پر زیادہ لحاظ کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی وضع ایسی بنائین تاکہ لوگون کی رائے ہماری نسبت اچھی قائم ہو۔کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ”خوش پوشاک آدمی کے چہرے پر گویا چند الفاظ سفارش کے لکھے ہوتے ہین جسے ہر شخص پڑھ سکتا ہے“ اِسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ لوگ جو ضرورت سے زیادہ فیشن کی فکر مین پڑے رہتے ہین اور فیشن کے ایسے مرید ہوجاتے ہین کہ اپنے اور فرائض کو بھول جاتے ہین۔کسی مہذب سوسائٹی مین اچھی نظرون سے نہین دیکھے جاتے۔

ویب صاحب کا قول ہے کہ ”اپنے جسم کو سنوارنے اور کپڑے پہننے مین نمایش اور بانک پن کو راہ نہ دو۔ اپنے درجہ کے موافق کپڑے پہنو۔صفائی کو نمائش اور آرائش پر ترجیح دو“ اس بات کو لکھ رکھو کہ جاہ و حشم ثروت و امارت کے اظہار کے لئے اپنی لیاقت سے زیادہ صرف نہ کرو اور **فیشنیبل** بننے کے لئے اپنی حیثیت کے باہر قدم نہ رکھو۔جتنی چادر ہو اُتنے ہی پانؤن پھیلاؤ ورنہ سوسائٹی مین الگ ذلیل سمجھے جاؤگے اور آخرکار

فیشنیبل بننے کا نتیجہ وہی ہوگا جو جارج برمل[1] کا ہوا - عمدہ لباس وہ نہین ہے جو بہت بیش قیمت یا بہت فیشنیبل ہو بلکہ وہ ہے جو پہننے والے کی لیاقت اور حیثیت اور حالت کے مطابق ہو اور جسمین بناوٹ زیادہ نہو بلکہ نفاست اور آرام ہو - ہندوستان مین پوشاک اسقدر مختلف وضعون کی پہنی جاتی ہین کہ ایک خاص پوشاک مقرر کردینا ایسا ہی غیر ممکن ہے جیسے کہ ایک زبان بناکر تمام ہندوستان مین رائج کردینا - ہان شاید زمانہ کسی غیر محدود مدت مین ایسا کرسکے تو کرسکے - آجکل تو ہر ایک گھر مین جیسا امزجہ مین اختلاف ہے اُس سے زیادہ پوشاک مین - کوئی انگے دار - کوئی چوگوشیا - کوئی ترکی - کوئی ایرانی ٹوپی دیتا ہے - کوئی پگڑی باندھتا ہے - کوئی صافہ - اور کوئی برہنہ سر رہتا ہے اسیطرح اور پوشاکون کا حال ہے -

اقسام پوشاک لیکن غور کرنے سے آجکل ہندوستان کی وضع تین قسم پر تقسیم کیجاسکتی ہے -

[1] قصہ جارج برمل - یہ شخص گذشتہ صدی کے آخر حصہ مین پیدا ہوا اور انگلستان کے بڑے متمول شخصون مین سے تھا - فیشن انکا مرید تھا اور یہ فیشن کے چیلے تھے حتی کہ کوئی نیا فیشن بغیر انکی راے کے مستند نہوتا تھا - ولیعہد انھین کے سنگار خانہ مین کبھی کبھی جایا کرتے تھے کہ دیکھین یہ کسطرح سنورتے ہین بڑا نام روشن کیا بڑے فیشنیبل کہلاے اور بلا مبالغہ فیشن کی اقلیم مین شیطان سے زیادہ مشہور ہوے - لیکن انجام کیا ہوا مجھے لکھتے افسوس معلوم ہوتا ہے - یہی رہنماے فیشن فرانس کے ایک چھوٹے قصبہ مین بھیک مانگتا پھرتا تھا - زمانہ نے اسپر بھی اکتفا نہ کی اور اُس بیچارے کو پاگل خانے بھیجا جہان وہ اہل فیشنیبل دنیا سے سدھار گیا - یہ ایک نہایت دلچسپ قصہ ہے دیکھو - The Mirage of life.

ایک تو پرانی وضع جو اُن لوگون مین کم وبیش رائج ہے جنکی انگریزی تعلیم نہین ہوئی
مین بخیال طوالت زیادہ اسکا بیان کرنا مناسب نہین سمجھتا لیکن اتنا کہدینا بھی ضرور ہے
کہ اس وضع کا بہت سا حصہ ابتک درباری پوشاک مین شامل ہے اور سن رسیدہ
صاحبان انگریز بھی پرانی شریفانہ وضع کو اب تک بہت عزت کی نظر سے
دیکھتے ہین۔

دوسری قسم انگریزی وضع ہے جسکا ذکر اس فصل کے آخری حصہ مین درج ہے۔

تیسری قسم متوسط ہے یعنی جو اِن دونون سے ملکر بنی ہے۔ اِن قسمون مین بھی
اقسام در اقسام ہین لیکن اس رسالہ مین اتنی گنجایش نہین کہ سب بہ تفصیل بیان کیجاسکین
بہرحال پوشاک ولباس اور وضع وہی خوب ہے جسمین پانچ چیزون کا لحاظ رکھا
گیا ہو۔ حیثیت۔ عزت۔ آرام۔ نفاست اور پائداری۔ مین سمجھتا ہون شاید کسی کو
اس بات سے انکار نہوگا کہ ظاہری وضع آدمی کے دلی خیالات پر دلالت کرتی ہے
پس اگر تم اپنی ظاہری وضع درست نرکھوگے تو اسکے صاف یہ معنی ہین کہ تم خود اپنا
عیب ظاہر او رپردہ فاش کرتے ہو۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم اپنی وضع کیسی رکھین کہ ہمارے سچے خیالون
کی اُس سے شناخت ہوسکے۔ ہمارے خیالات کیا ہین اور کیسے ہین؟ میری
رائے مین تو انگریزی تعلیم یافتہ لوگون کے خیال اکثر ہندوستانی اور انگریزی خیالون سے
ملکر بنے ہین۔ پس اگر وضع بھی اُنکی مرکب ہو تو غیر مناسب نہوگی۔ جو جو زمانہ ترقی
کریگا اور خیالات تبدیل ہوتے جائینگے وضع اپنا آپ راستہ بنالیگی۔ ہمین زیادہ
دردسری کی ضرورت نہین۔ لیکن فی الحال تو ہمین ضرور کوشش کرنا چاہیئے

کہ جہانتک ممکن ہو کم سے کم تعلیم یافتہ نوجوانون کی ایک قسم کی پوشاک ہو جائے تو بہت سے فوائد متصور ہین ۔ میرے کانون مین تو یہ صدا آتی ہے کہ گویا کوئی کہہ رہا ہے کہ ایسی پوشاک پہنو کہ یورپین عزت کرین اور ہندوستانی نفرت نہ کرین ۔ یہ بات تمکو وضع متوسط سے حاصل ہوسکتی ہے ۔ نہ وہ زمانہ ہے کہ ہم رنگین ریشمی پایجامے رنگے ہوئے شلوکے یا کُرتے پہنین یا ایسے مہین کپڑے ہون کہ جسم کی رنگت نمایان ہو (یاد رکھو کہ آجکل رنگت کے ساتھ تمھارے عیوب بھی باہر نکل آئینگے) اسلئے کبھی ہرگز ہرگز مہین کپڑے پہنکر کسی انگریزی سوسائٹی مین شریک ہونا ۔

اور نہ وہ زمانہ ابھی آیا ہے کہ ہم سر سے پیر تک بالکل صاحب بہادر بن جائین انگریزی ٹوپی انگریزون کی آنکھون مین تمھارے سر پر اچھی نہین معلوم ہوگی اور تمھارے ہندوستانی بھائی تمھارے پیٹھ پیچھے تمھین بُرا کہینگے ۔ گو کچھ لوگون کی رائے یہ ہے کہ انگریزی پوشاک بھر مین ہندوستان کے لئے سب سے زیادہ کارآمد چیز انگریزی ٹوپی ہے نہ اسوجہ سے کہ صاحب لوگون کا ہمسر بناتی ہے بلکہ اسلئے کہ وہ سردی مین ہوا سے سرد سے اور گرمیون مین تمازت آفتاب سے سر کو بچاتی ہے ۔ لیکن قانون رسم و رواج اجازت نہین دیتا اسلئے انتظار لازم ہے ۔

مغربی تعلیم یافتہ لوگون کی پوشاک

وہ پوشاک جو مغربی تعلیم یافتہ لوگ عموماً پسند کرتے ہین اور پُرانے خیال کے لوگ بھی معیوب نہین جانتے اور انگریز بھی بُرا نہین سمجھتے ذیل مین درج ہے ۔

(۱) ٹوپی ۔ اونچی عمدہ ٹرکی ٹوپی (بلا دفتی) رنگ گہرا عنابی یا سرمئی ۔ سیاہ اور شوخ سرخ رنگ کی ٹرکی ٹوپی فیشنیبل لوگ پسند نہین کرتے ۔ بغیر پھُندنے کے

بجائے انگریزی ٹوپی کے ہم سیب کوٹ پتلون کے ساتھ استعمال کر سکتے ہین۔	کبھی نہ پہننا چاہئیے۔ (۲) ایرانی سرمئی یا سیاہ ٹوپی - یہ ٹوپی بعض صاحبان انگریز کی نظرون مین ٹر کی ٹوپی سے زیادہ وقعت رکھتی ہے۔ (۳) فیلٹ - اشی یا خاکی - یا شتری - (۴) صافہ -

(جرنیلی لیسدار ٹوپی -) دربار یا ہندوستانی سوسائٹی کے لئے زیادہ مناسب ہے غرضکہ جو ٹوپی ہو زیادہ نیچی نہو - ٹوپی کی بلندی سرداری اور بزرگی کی علامت ہے - دوپلی ٹوپی یا اور کسی قسم کی ٹوپی جو آجکل بیسون قسم کی جاری ہین کبھی انگریزی سوسائٹی مین پہنکر نہ جانا چاہیئے -

انگریزی ٹوپی کا بیان انگریزی پوشاک کے ذکر مین درج ہے -

جوتا شو ہو یا بوٹ ملاقات کے لئے عمدہ سیاہ ولایتی وارنش کا ہونا چاہیئے موسم گرما کے لئے سفید عمدہ چمڑے کا جوتا غیر مناسب نہین -

پمپ جوتا - انگریز باہر پہن کر جانا پسند نہین کرتے - لیکن تم پہن سکتے ہو خاصکر اُسوقت جبکہ تم ہندوستانی پوشاک پہنے ہوئے ہو تاکہ جوتا اُتارنے مین آسانی ہو

نوٹ ہندوستانی سوسائٹی مین کارچوبی پٹاری دار ٹوپی خاص خاص جلسون مین پہن جانا معیوب نہین - لیکن بہت نیچی نہ ہونا چاہیئے - دوپلی ٹوپی پہننا خلاف وضع شریفانہ نہین لیکن منکتے دار ٹوپی جسمین کئی آلپینین لگانے کی ضرورت ہو خواہ سادہ ہو یا کامدار آجکل شہدون اور لفنگون کی وضع سمجھی جاتی ہے -

والیان ریاست سے نج کی ملاقات کے لئے بھی سر پہ پگڑی - عمامہ - مندیل یا شملہ کا ہونا ضرور ہے - حیدرآباد مین بغیر منصب داری اور پٹی کے کوئی دربار مین نہین جاسکتا -

ہندوستانی کارچوبی جوتا یا رنگین - یا یکسوئے دار گرگابی - سُرخ نری کا بوٹ یا ایسا بوٹ جسمین سیپ کے بٹن لگے ہوئے ہون ہرگز انگریزی سوسائٹی مین پہنکر نہ جانا چاہیئے۔

ہندوستانی وارنش کا جوتا بھی ممنوع ہے - اسیطرح ٹینس شو - یا اور کھیل کے جوتے سوسائٹی یا ملاقات کے وقت پہننے کے لئے نہین ہین -

ٹوپی اور جوتا ایسی دو چیزین ہین جنکے بارے مین تمام انگریزی مصنفونکا اتفاق ہے کہ خوش پوشاک ہونے کے لئے انکا عمدہ ہونا نہایت ضرور ہے -

دیب صاحب کہتے ہین کہ وہ ہندوستانیون کے لئے ربڑ دار بوٹ زیادہ آرام دہ ہے اور وہ ہر جلسہ یا ملاقات کے وقت پہنکے جاسکتے ہین - اگر معمولی سیاہ چمڑے کے ہون تو انمین وارنش ضرور لگانا چاہیئے - اکثر ہندوستانی اس بات کو بھول جایا کرتے ہین معمولی ہندوستانی جوتا پہنے ہوے کسی انگریز کی ملاقات کو جانا اُسکی بیعزتی کرنا ہے - ہندوستانی جوتا ضرور باہر اُتار ڈالنا چاہیئے - چاہے وہ ملاقات نجی کے طور پر ہو یا ضابطہ کی - (حسب منشاء تحریر گورنمنٹ انڈیا نمبری ۱۵۱ مورخہ ۱۹ - مارچ سنہ ۱۸۶۸ع)

شیروانی [1] حیدرآبادی شیروانی بہت عمدہ ہوتی ہے شیروانی کے لئے دبیز کپڑا ہونا چاہیئے مہین ریشمی کپڑے یا از قسم تنزیب و جامدانی دکامدانی وغیرہ شیروانی کے لئے مناسب نہین

نوٹ [1] بند دار انگرکھے کا اب انگریزی تعلیم یافتہ لوگون مین بہت کم رواج ہے - اگر ہے بھی تو صرف ہندوستانی سوسائٹی کے لئے مخصوص ہے اونچی چولی کا انگرکھا معیوب سمجھا جاتا ہے - لیکن اسقدر نیچی چولی بھی نہو کہ ازاربند کے نیچے گرہ لگے - اگر اچکن یا انگرکھا شال کا ہو تو اُسمین بھاری بیل لگا نا کہ دیکھنے والے کی آنکھ پہلے بیل ہی پر پڑے بالکل نازیبا ہے -

شال کی شیروانی کے لئے اکثر وضعدار لوگ بوٹے دار شال کو بیلدار یا جھاڑ بیدار پر ترجیح دیتے ہین۔ لیکن کسی قسم کی بیل اسمین نہین ٹانکی جاتی بغل مین وہ روغنی کپڑا جو مثل موم جامہ کے ہوتا ہے دینا چاہئے تاکہ پسینہ اوپر نہ پھوٹے اور شیروانی کو خراب نکرے بیش قیمت پھولدار ساٹن یا اطلس یا کمخواب یا مخمل وغیرہ ہندوستانی جلسون مین پہننا معیوب نہین لیکن انگریزی سوسائٹی مین بھڑکیلی چیز پہن کے جانا اپنے کو ہنسوانا ہے۔ روئی کی اچکن وغیرہ بھی پہنکر کسی انگریز سے ملنے نہ جانا چاہئے آجکل اسکولون اور کالجون مین اوپر کے بٹن کھلے رکھنے کا کچھ فیشن ہوتا جاتا ہے لیکن تہذیب کی سوسائٹی مین یا کسی بزرگ کے سامنے یا انگریزون کی ملاقات کے وقت بٹن نہ لگانا تہذیب کے خلاف ہے۔

ایسی شیروانی یا اچکن کبھی نہ پہننا چاہیے جسکا کوئی بٹن ٹوٹا ہو۔ کوٹ کے بارے مین **ویب صاحب** کی بھی یہی رائے ہے۔ ملاقات کے لئے سیاہ کپڑے کی شیروانی زیادہ مناسب ہے۔ رنگ جو عموماً انگریزی مذاق کے لوگ پسند کرتے ہین انکی تفصیل ذیل کے نوٹ مین لکھو

رنگ جو کپڑون کے لئے آجکل پسند کئے جاتے ہین	ایک انگریز مصنف کی رائے ہے کہ آجکل جو رنگ سوسائٹی مین پسند کئے جاتے ہین وہ یہ ہین۔

(۱) سیاہ اِس کپڑے کے بہت سے اوصاف ہین۔ (۱) اِس سے لوگ معزز معلوم ہوتے ہین۔ (۲) قد بھی کچھ چھوٹا معلوم ہوتا ہے (۳) سیاہ کپڑا کھلتا ہے۔ اور اسی لئے شام کی انگریزی پوشاک کے واسطے یہ تجویز ہوا ہے لیکن آجکل یورپ کے فیشنیبل لوگون مین اسکا رواج بجز شام یا کھانے کی پوشاک کے بہ نسبت پیشتر کے بہت کم ہوگیا ہے بجاے اسکے سیاہی مائل نیلا استعمال ہوتا ہے۔

گہرا نیلا گورے رنگ پر زیادہ کھلتا ہے۔

بھورا گرمیون مین پہننے کا رنگ ہے۔ اور زیتونی جاڑے کے موسم مین پہننے کے لئے زیادہ مناسب ہے باقی رنگ مثل خاکی وغیرہ کے تپلون اور ویسٹ کوٹ کے لئے ہین۔

ٹرکی کوٹ کچھ لوگون کی راے ہے کہ ٹرکی کوٹ اِس زمانہ کی چال کے موافق سب سے زیادہ موزون ہے اسکو پہن کر ہر جلسہ مین شریک ہو سکتے ہین لیکن اسکے نیچے پتلون کا ہونا لازمی ہے پایجامہ کے اوپر پہننا بالکل بے جوڑ ہے ٹرکی کوٹ عموماً یکرنگ کپڑے کا زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔

عبا سیاہ کپڑے کی عبا دربار مین پہن جانے کے لئے بہت مناسب ہے اگر کچہریون مین بھی عبا پہنی جائے تو غیر مناسب نہین ہے۔ ریاستون مین عموماً اسکا زیادہ رواج ہے۔

پتلون جن مقامون مین انگریزی تہذیب نے اپنا زیادہ اثر کیا ہے وہان پتلون ہندوستانی پوشاک مین شامل ہو گئی ہے اسلیئے اِسکا ذکر بیان کیا گیا ہے۔ تنگ پتلون فیشن مین نہین رہی۔ پتلون ڈھیلی ہونی چاہیئے۔ لیکن نہ اسقدر کہ پارسیون کا پایجامہ ہو جائے معمولی سوتی کپڑے کے پتلون اعلیٰ سوسائٹی مین حقیر سمجھے جاتے ہین۔ گرمیون مین بجاے زین کے سادی یا دھاریدار ہلکی فلالین یا ٹوئڈ بہت مناسب ہے۔ پتلون کا رنگ شیروانی۔ یا کوٹ کے رنگ سے زیادہ شوخ نہ ہونا چاہیئے۔ اونچے بنگالی نما پتلون بہت معیوب سمجھے جاتے ہین۔ پتلون کی خوبصورتی اُسکی تہ پر منحصر ہے۔ شکن ٹھیک گھٹنے پر ہونا چاہیئے نہ کہ اِدھر اُدھر۔ پتلون مین تاکہ شکن نہ پڑے اور عمدہ تہ رہے بہت سے آلے ایجاد ہوے ہین لیکن سب سے سہل ترکیب یہ ہے کہ تہ کر کے اپنے بستر کے نیچے بچھادو جبپر تم آرام کرتے ہو۔

پتلون کی موہری اُلٹنا جبوقت پاپیادہ سیر و تفریح کو جاؤ پتلون کی موہریونکو اُلٹ لینا بہتر ہے۔ لیکن تہذیب کے جلسون مین انگریزی پارٹیون مین یا انگریزون سے ملتے مین موہری اُلٹی رہنا ظاہر کرتا ہے کہ تم تہذیب کے قواعد سے اچھی طرح آگاہ

نہیں ہو۔

پائجامہ جو پائجامہ آجکل فیشن میں داخل ہے اگر پچاس برس آدھر اسمیں ہیرے بھی ٹکے ہوئے ہوتے تو شائد کوئی پہننا پسند نہ کرتا۔ آجکل کے فیشن کے موافق موہری چوڑی ہونی چاہیئے لیکن پارسی پائجامہ سے کم۔ گوٹ اسی میں اُلٹی ہو۔ لیکن تین اُنگل سے زیادہ نہیں۔ صرف سفید کپڑا پائجامہ کے واسطے موزون ہے۔ ریشمی اور رنگین پائجامے بالکل فیشن کے خلاف ہیں۔ چست چوڑی دار اور یہی پائجامہ انگریزی سوسائٹی میں نہ پہن جانا چاہیئے۔ ڈھیلی[1] موہری کا پائجامہ صرف گھر میں یا رات کو پہننے کے لئے مناسب چیز ہے۔ لیکن انگریزوں کی سوسائٹی میں ڈھیلی موہری کا پائجامہ پہنکر جانا لغویات سے ہے۔ دھوتی پہنکر جانا اور بھی زیادہ معیوب ہے گو بنگال میں لوگ غلطی سے ایسا کرتے ہیں۔

قمیص و کالر سفید شرٹ اور سفید کالر ملاقات وغیرہ کے لئے لازمی ہیں۔ کف و کالر بہت صاف ہونے چاہیئے انگریز میلی شرٹ دیکھکر اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ رنگین سامنا یا رنگین کف کے قمیص یا اُلٹے کالر کی شرٹ ملاقات کے لئے مناسب نہیں بغیر کالر کے قمیص کبھی نہ پہننا چاہیئے۔ اور قمیص یا کُرتے کے نیچے ہمیشہ گرمیوں میں سوتی یا ریشمی اور جاڑوں میں اونی بنیاین پہننا چاہیئے۔

کالر اکہرا یا دُہرا اونچا کالر فیشنیبل سمجھا جاتا ہے لیکن وہ لوگ جو کوتاہ گردن ہوں

---

[1] نوٹ ڈھیلی موہری اور چوڑیدار پائجاموں میں پلیٹیں ڈالنا اور چوے وغیرہ بنانے کا اب بھی اکثر شہروں میں رواج ہے۔ لیکن صاحبان شرافت و وقار گھر کے باہر دیسی پوشش کا استعمال بُرا سمجھتے ہیں اور یہی پائجامے جنہیں زیادہ چوڑیاں نہوں ہندوستانی سوسائٹی میں پہن جانا غیر مناسب نہیں۔

یا بہت موٹے ہون اُنھین اونچا کالر نہ لگانا چاہیئے۔

موزہ موسم گرما مین ملاقات کے لئے ریشمی دھاری دار سیاہ یا سرخ موزے ہونے چاہیئے۔ سفید موزے انگریزی صحبت مین پہننے ممنوع ہین۔

موسم سرما مین اونی گہرے نیلے یا ہلکے رنگ کے دھاری دار موزے ہون بغیر موزہ کے کسی انگریز سے ملنے نہ جانا چاہیئے۔ اگر انگریزی پوشاک مین ہو اور تمھاری حیثیت کے خلاف نہو تو ریشمی موزہ ہر موسم مین پہننا ضروری ہے جبکہ کسی سوسائٹی وغیرہ مین جاؤ۔ چھوٹے موزے جو پنڈلیون تک ہوتے ہین وہ مردانے ہین۔ بڑے موزے گھٹنون تک کے کبھی نہ پہننے چاہیئے وہ عورتون کے لئے ہین بنگالی اُنھین اکثر استعمال کرتے ہین۔ خیر اُنکے واسطے زیادہ غیر مناسب نہین۔ صرف بائیسکل کی سواری مین گھٹنون تک کے موزے استعمال کرنے چاہیئے۔ لیکن وہ بھی لیڈیون والے نہین بلکہ جو بائیسکل کے لئے مخصوص ہین۔

رومال رومال ریشمی سفید یا سُرخ یا حاشیہ دار ہونا چاہیئے۔ رومال بڑا ہو چھوٹا رومال لیڈیون کے لئے ہے۔ گلے مین رومال باندھنے کی رسم اُٹھتی جاتی ہے۔ باسلیقہ لوگ اسکو کبھی اچھا نہین سمجھتے۔ بعض طلبا لیڈی کرچیف کو نک ٹائی کے استعمال مین لائے ہین یہ بالکل معیوب اور لغو فعل ہے۔ اگر سوتی رومال ہو تو ہمیشہ سفید اور صاف ہو۔

انگریزی تہذیب مین رومال کا پاس نہونا ایسا ہے جیسے تم تمام کپڑے پہنو اور بغیر ٹوپی دئے ہوئے باہر چلے جاؤ۔ اسلئے رومال پوشاک کا ایک جزو سمجھو اور نہ کبھی اُسکے بغیر گھر سے قدم باہر نہ رکھو۔ وییب صاحب نے بھی اس امر کی اپنی کتاب مین بہت تاکید کی ہے۔ شیروانی یا اچکن مین دو رومال رکھنے بہت مناسب ہین۔

کیونکہ اگر ایک طرف کی جیب مین رومال ہو اور دوسری طرف نہو تو ایک جانب کی اُٹھی ہوئی جیب بُری معلوم ہوتی ہے - رومال کا کونہ جیب کے باہر نکالدینا سخت معیوب ہے کوٹ کی جیب سے بھی رومال زیادہ نکلا رہنا چاہیئے - (دیکھو صفحہ ۵۹)

گلوبند گلوبند گلے مین لپیٹنا یا کانون مین باندھ کر کسی انگریز کے سامنے جانا بہت معیوب ہے - صرف گھر مین اسکا استعمال ہونا چاہیئے گھر کے باہر نکلکر کبھی مت استعمال کرو -

چھتری اگر ریشمی چھتری ہو تو ملاقات کے وقت اندر لیجا سکتے ہو اور اگر معمولی ہو تو باہر چھوڑ جانا چاہیئے -

چھڑی آج کل لٹھہ باندھنے کا دستور نہین پتلی اور قیمتی چھڑی ہونی چاہیئے موٹا بید جسپر طلائی یا نقرئی موٹھ ہو یا اور کوئی کہنی دار انگریزی چھڑی اندر لیجا سکتے ہو - اگر معمولی چھڑی ہو تو باہر چھوڑ دو - لیکن ایوننگ پارٹی اور ڈنر پارٹی وغیرہ مین چھڑی اندر نہین لیجاتے جہان اودر کوٹ وغیرہ باہر رکھا جاتا ہے وہین چھوڑ دیجاتی ہے -

ہندوستانی پوری پوشاک ٹوپی - شیروانی - یا ترکی کوٹ - قمیص - کالر - پائجامہ - یا پتلون - موزہ - رومال - سیاہ وارنش کا جوتا [نفیس چھتری یا چھڑی طلائی گھڑی دچین مع نیسل ایک چاقو کچھ زرنقد فیشنیبل لوگ پاس رکھنا ضروریات سے سمجھتے ہین -]

لیوی اور دربار کی پوشاک
حسب بنشاء گورنمنٹ رزولیشن نمبر ۹۰۵ - ایم ۱۸۹۹ء

"(۱) جو صاحبان یونیفارم (وردی) پہننے کے مستحق ہین اُنکو فل ڈریس پہنکر

آنا چاہئے۔

(۲) جو یونیورسٹی کے گریجویٹ ہون اور ایسے صاحبان کو جو بوجہ اپنے عدالتی یا اکیڈمکل (علمی) عہدہ یا منصب کے روب یا گوُن پہننے کے مستحق ہون اور یونیفارم پہننے کے مستحق نہون روب یا گوُن پہنکر آنا چاہئے۔

(۳) جو صاحبان یونیفارم یا روب یا گوُن پہننے کے مستحق نہین ہین اُنکو ایوننگ ڈرِس پہنکر آنا چاہئے۔

(۴) ہندوستانی صاحبان جو پوشاک مصرحۂ بالا پہنکر نہ آئین اُنکو چاہئے کہ چُغہ یا عبا یا جُبّہ اور چپکن یا قبا اور پائجامہ اور اپنی قوم کی مخصوص پوشاک سر کی پہنکر یا ایسی تعظیمی پوشاک جو اُنکے گروہ کے واسطے لوکل گورنمنٹ نے پسند کی ہو پہنکر آئین بنگالی صاحبان کے واسطے سر کی پوشاک پگڑی جو عموماً بنام شملہ یا مُرٹھا مشہور ہے ہونی چاہئے۔ اور بے پھُندنے کی ٹوپی نہ ہونی چاہئے۔

جو ہندوستانی صاحبان وہ پوشاک پہنکر نہ آئین جو قاعدہ ہاے نمبر ۱-۲-۳ مین مقرر کی گئی ہے اُنکو اپنی ٹوپی وغیرہ نہ اُتارنی چاہئے جبکہ وہ نواب وایسرا ے کے حضور مین حاضر ہون"۔

فصل پنجم
انگریزی پوشاک اور اُنکے اقسام مع آداب

اگر تمنے بالکل انگریزی طرز معاشرت اختیار کر لیا ہے اور انگریزی سوسائٹی مین ملنے جُلنے کا اتفاق نہین ہوتا تو کوئی کتاب تمھین انگریزی لباس کا ایٹیکیٹ اچھی طرح سکھا نہین سکتی۔ مگر جو بہت ضروری باتین ہین مختصر طور پہ بیان کیجاتی ہین۔

صبح کی پوشاک سفید لنین شرٹ۔ سفید کالر۔ رنگین ریشمی نکٹائی سیاہ

مارننگ کوٹ یا فراک کوٹ - سیاہ یا سفید صبح کی ویسٹ کوٹ رنگین اونی کپڑے کی پتلون - اگر موسم سرما ہو یا ملاقات بہت تکلف کی ہو تو پتلون مثل کوٹ کے ہونی چاہیئے - سیاہ بوٹ یا ہاف بوٹ ہو - اسپرٹر کی ٹوپی وغیرہ استعمال کر سکتے ہو - (دیکھو صفحہ ۵۰) اگر انگریزی ٹوپی ہو تو اونچی سلک ہیٹ یا گول فیلٹ ہیٹ چمڑے کے دستانے - مگر ہندوستان میں ملاقات کے وقت داستانہ پہننے کا رواج نہیں - اگر پہنے ہو تو اندر جاتے ہی داہنے ہاتھ کا داستانہ اُتار ڈالو - کیونکہ مع داستانہ ہاتھ ملانا - باستثنا دراہ - خلاف تہذیب ہے -

صبح کی پوشاک ملنے جلنے گارڈن پارٹی اور تمام جلسوں میں پہنی جاتی ہے اگر رات بھی ہو جاے تو کچھ ہرج نہیں -

شام کی پوشاک دعوت کا[1] سیاہ کوٹ - سیاہ سامنے کھُلی ہوئی ویسٹ کوٹ - سیاہ پتلون یہ سب بانات کی ہونی چاہیئیں سیاہ بوٹ یا شو یعنے پورا یا شکاری بوٹ اگر شو ہے تو سیاہ یا سُرخ ریشمی موزے ضرور ہوں - سفید نکٹائی - لیکن سفید ویسٹ کوٹ اب شام کو پہننے کا کم رواج ہے - سفید لینن کی شرٹ نہایت نفیس ڈھلی ہوئی -

شام کی پوشاک کھانوں اور رات کے جلسوں لیوی اور دربار وغیرہ میں پہنی جاتی ہے لیکن اتوار کو کبھی نہیں پہنی جاتی -

کھیل کی پوشاک سفید فلالین یا ٹوئیڈ کی پتلون - سفید ٹینس شرٹ رنگین

نوٹ[1] ہندوستانی شرفا کھانے پر کا کوٹ کم استعمال کرتے ہیں اسکے بجاے کوئی سیاہ کوٹ یا ٹر کی کوٹ ہر موقع پر پہن سکتے ہیں جہاں کہ شام کا کوٹ پہنا چاہیئے - لیکن مجبوری شرط ہے -

دھاری دار نکٹائی - اور دھاری دار کوٹ ہر ایک انگریزی کھیل مین پہن کر شریک ہو سکتے ہین - لیکن بعض کھیل مثل **فٹ بال - ہاکی - پولو** - وغیرہ کے لئے مخصوص پوشاکین بھی ہین -

سواری کی پوشاک ایک انگریز نے لکھا ہے کہ شہرون مین سواری کی پوشاک وہی معمولی چلنے پھرنے کی ہے - یعنے فراک کوٹ اور رنگین تپلون وغیرہ - بعض اوقات کچھ اونچا کوٹ سواری کے لئے زیادہ مناسب ہے - لیکن رائڈنگ کوٹ برچیز (یعنی برجس) سواری کا جوتا مہمیز وغیرہ سواری کے واسطے مخصوص ہین -

رومال اسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے لیکن یہان یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کوٹ کی جیب سے رومال دکھائی دینا طبیعت کی سبکی پر دلالت کرتا ہے اسواسطے انگریزی تہذیب کے موافق اگر کوٹ کی جیب سے رومال دکھائی دے تو بہت ہی کم - (دیکھو صفحہ ۵۵) -

نکٹائی نکٹائی کا رنگ بہت شوخ نہونا چاہئے - نکٹائی ایسی استعمال کرو کہ جو پوشاک پہنے ہو اُسمین ملتی جلتی ہو - سفید نکٹائی سوائے شب کو کھانے وغیرہ کی پارٹیون کے دن کو بہت کم استعمال کیجاتی ہے -

مفلر موسم سرما مین مفلر صبح یا شام کے وقت جب بہت سردی ہو استعمال کیا جاتا ہے لیکن کبھی کانون سے نہ لپیٹنا چاہئے - گلے مین مثل رومال کے بھی نہ باندھنا چاہئے بلکہ اُسکے دونون سرے ویسٹ کوٹ کے نیچے دبا دئیے جاتے ہین - یا اُسکو عمدہ طریقہ پر مثل نکٹائی بنا لینا جائز ہے - جب کسی پارٹی مین جاؤ مفلر کو کھولکر اوورکوٹ وغیرہ کے ساتھ رکھدو - مفلر کا رنگ بہت شوخ نہو - بندکیون دار یا دھاری دار ریشمی یا اونی مفلر استعمال کرنا چاہئے - لیکن ریشمی زیادہ فیشنبل ہے -

ہیٹ فیلٹ - سولا - اسٹرا - ٹاپر وغیرہ انگریزی ٹوپی کے اقسام ہین میمون کے سامنے ٹوپی اُتار لینے کے لئے (دیکھو باب ۱۳) ملاقات کے وقت انگریزی ٹوپی اُتار لو اور کبھی کسی کرسی یا میز پر نہ رکھو - بلکہ ہاتھ مین لئے رہو - دعوت اور گارڈن پارٹی وغیرہ مین ہر شخص کے لئے ٹوپی نہین اُتاری جاتی - لیکن جو معزز انگریز ہو اُسکے سامنے ضرور ٹوپی اُتارنا چاہئے اور ہر شناسا میم کے لئے جب وہ پہلے سر کو حرکت دے ٹوپی اُتارنا لازم ہے اور انگریزون کو سلام یا سر کا ہلا دینا کافی ہے ٹوپی اُتارتے وقت ہر موقع پر جھکنا نہ چاہئے اگر کسی ملاقاتی انگریز کے ساتھ کوئی میم ہو جسے تم نہ جانتے ہو تو تمھین ٹوپی اُتارنا چاہئے" وائیسرائے - لفٹنٹ گورنر - اور کمشنر وغیرہ کے سامنے ہر انگریز ٹوپی اُتارتا ہے - اسکول کے لڑکے اپنے پرنسپل کے سامنے ٹوپی اُتارتے ہین" - لیکن ہندوستانی ٹوپی کسی حالت مین سلام کے واسطے نہین اُتاری جاتی -

انگریزی پوری پوشاک ہیٹ - کوٹ - پتلون قمیص - کالر - نکٹائی - ٹائی پن - رومال - اونی یا ریشمی موزہ - سیاہ یا بادامی بوٹ [چھڑی اور گھڑی کے لئے دیکھو ہندوستانی پوری پوشاک - صفحہ ۵۶]

باب پنجم ۵

ملاقات

جو کچھ کہ قبل اسکے بیان ہو چکا ہے وہ صرف اسواسطے ہے کہ انسان اُسکو یاد رکھے اور جب ملاقات وغیرہ مین ضرورت ہو اُسپر عمل کرے - ہندوستانی تہذیب کی لاعلمی اور انگریزی تہذیب سے ناواقفیت ہونے کی وجہ سے وہ وہ بے عنوانیان انگریزی صحبتون مین ہندوستانیون سے ہو جایا کرتی ہین کہ وہ ہملوگون کو وحشی خیال کرتے ہین اور اپنی سوسائٹی کے قابل نہین سمجھتے - ایک شخص کی بے عنوانی کل قوم کی رسوائی کا باعث ہوتی ہے - مثل مشہور ہے کہ ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے اور ایک چانول پوری دیگ کا حال تبلا دیتا ہے ؎ چو از قومے یکے بیدانشی کرد ؛ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را ؛ اس بدنامی سے بچنا کوئی مشکل کام نہین - اگر کسی کو ایسا موقع حاصل نہو کہ تہذیب و اخلاق کے تو اعد سوسائٹی مین شریک ہو کر سیکھے (جو سب سے بہتر اور آسان طریقہ ہر امر کے سیکھنے کا ہے) تو چند کتابین انگریزی اور ہندوستانی تہذیب کی دیکھ جائے بہت مدت اور وقت اُسکے لئے درکار نہین زیادہ سے زیادہ ہفتہ دو ہفتہ کا کام ہے کچھ نہ کچھ ضرور واقفیت ہو جائیگی مثل مشہور ہے کہ علم شے بہ از جہل شے - باوجودیکہ مین نے بہت اختصار اور سرسری طور پر لکھا ہے تاہم اس رسالہ کے اوراق ماسبق و مابعد کو اگر غور و توجہ سے پڑھو گے تو یقین ہے کہ بہت کم باتین تمھین سیکھنے کو رہ جائینگی - اور موقع و محل پہ عمل کرنے سے تمھین خود معلوم ہو جائیگا کہ شرفاء انگلستان کسقدر خلیق و بامروت

ہوتے ہین - وہ تمھاری صحبت سے خوش ہونگے اور تم اُنکی سوسائٹی سے محظوظ ہوگے
مصرع خواہی نہ شوی رسوا ہمرنگ جماعت شو -

فصل اول
ابتدائی ملاقات

انگلستان مین ملاقات کی ابتداوہ کرتا ہے جو درجہ اور مرتبہ مین بڑا ہوتا ہے بعد اسکے بازدید کا دستور ہے اور انگریزی تہذیب کے یہ امر خلاف سمجھا جاتا ہے کہ کم رتبہ کا آدمی ملاقات کے بارے مین پیشقدمی کرے - ہندوستان مین اور عموماً ہر جگہہ انگریزون کے آپس مین ملنے کا یہی طریقہ ہے لیکن ولایت کے بعض قصبون مین یہ بھی دستور ہے کہ جو شخص وہان آتا ہے وہان کے باشندے اُس سے ملنے جاتے ہین اہل عرب مین بھی قدیم سے اسکی پابندی ہے اور اُنکا مقولہ ہے کہ (اَلْقَادِمُ یُزَارُ وَلَا یَزُوْرُ) قادِم اُسکو کہتے ہین جو پہلے پہل کسی شہر مین آیا ہو اس فقرے کا مطلب یہ ہے کہ نووارد کے دیکھنے کے لئے اور لوگون کو آنا چاہیئے نہ یہ کہ وہ ہر شخص کے دیکھنے کو جائے مگر فی الحال ہندوستانیون کے لئے لازم ہے کہ جب کسی دوسرے شہر مین جائین یا کوئی انگریز اُنکے شہر مین آوے بشرط ضرورت اُس سے خود جاکر ملین اور بازدید کی امید بجز خاص خاص حالتون کے کبھی نہ رکھین کیونکہ ابھی ہندوستان مین یہ رواج نہین کہ انگریز عام طور پر ہندوستانیون کے مکان پر ملاقات کرنے آوین -

ویب صاحب کا خیال ہے کہ "انگریز ہندوستانیون کے مکان پر اسوجہ سے ملنے نہین جاتے کہ ہندوستانیون کو اپنے مکان پر اُنسے ملنے مین دشواری ہوتی ہے"
لیکن مین سمجھتا ہون کہ اب زمانہ کی رفتار بدلتی جاتی ہے اور میرے خیال مین اب بھی بہت سے ہندوستانی ایسے ہین کہ بلا زحمت وہ وقت اپنے مکانون پر انگریزون سے

ملاقات کر سکتے ہین - اگر یہ انگریزی تہذیب ہندوستان مین عام طور پر رائج ہو جاوے تو یقیناً ہندوستانی سوشل رفارم (اصلاح معاشرت) اور باہمی اتحاد پر جسکی ازحد ضرورت ہے نہایت عمدہ اثر پڑے -

ہندوستانی شرفا صاحبان انگریز سے عموماً دو وجہوں سے ملتے ہین - ایک تو محض شوقیہ ملاقات پیدا کرنے کو - دوسرے کسی کام یا مطلب کی غرض سے -

شوقیہ ملاقات اگر محض شوقیہ ملاقات مدنظر ہے تو بار بار آنسے ملنے جانا اور اپنا اور اُنکا دونون کا وقت ضائع کرنا بالکل فضول ہے ہان دوسرے تیسرے مہینے ملنے مین مضائقہ نہین -

ملاقات بذریعہ خط ملاقات پیدا کرنے کے بھی دو طریقے ہین ایک تو بالذات بلا وساطت کسی شخص کے دوسرے بذریعہ کسی کے خط کے - پس اگر تم کسی کے خط کے ذریعہ سے ملاقات کو جاؤ تو اپنا ملاقاتی کارڈ اور خط ایک ساتھ اندر بھیجدو تاکہ ملاقات کے پیشتر وہ شخص جس سے تم ملنے گئے ہو تمھارے حالات سے واقف ہو جائے اور تمسے اچھی طرح پیش آئے - ویب صاحب کی راے ہے کہ اُس قسم کے

نوٹ - ہندوستا مین اُمرا اور معززین سے ملنے کا یہ طریقہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے ملنے کو جاتا ہے تو اگر صاحب خانہ باہر ہوتا ہے یعنی زنانہ مین نہین ہوتا تو برابر رتبہ کا شخص اگر پیشتر سے شناسائی ہوتی ہے تو بلا تکلف صاحب خانہ کے پاس چلا جاتا ہے ورنہ پہلے بذریعہ ملازم اطلاع کر دیجاتی ہے - اور اگر صاحب خانہ سے زیادہ رتبہ کا شخص ملنے کو آتا ہے تو صاحب خانہ اُسکے استقبال کو اُسکی عزت کے موافق دروازہ تک یا کمرہ کے دروازہ تک جاتا ہے اور اسیطرح رخصت کرنے بھی جاتا ہے - ملاقات کے وقت حقہ پان چاے قہوہ وغیرہ دینے کا طریقہ ہے لیکن حیدرآباد مین پان اُسوقت دیا جاتا ہے جب کسی کو رخصت کرنا منظور ہوتا ہے کاش ایسا ہی رخصت کرنیکا کوئی طریقہ صاحبان انگریز مین بھی جاری ہوتا تو آجکل کے طریقہ سے بدرجہا بہتر ہوتا (دیکھو صفحہ ۷۹)

خطوط بذریعۂ ڈاک یا نوکر کے ہاتھ پیشتر سے بھیجدینا خود لیجانے سے بہتر ہے لیکن اسکا رواج ہندوستان مین بہت کم ہے۔ بہرحال طریقہ مندرجۂ بالا اپنے ہم مرتبہ انگریزون سے ملاقات کرنے کا ہے۔

ملاقات حکام بالا بذریعۂ خط

اگر حضور وایسرائے جناب گورنر جنرل بہادر یا جناب لفٹنٹ گورنر بہادر یا کسی صوبہ کے حاکم اعلیٰ سے بذریعۂ چٹھی کے ملاقات کرنے کا ارادہ ہو تو سفارشی چٹھی مع اپنے ایک خط کے اُنکے ایڈ ڈی کیمپ یا پرائیوٹ سکرٹری صاحب کے نام تمکو بھیجنا چاہئے جواب مین جو وقت مقرر کیا جائے اُسمین ایک منٹ کا فرق نہ کرو اور ملاقات کے

نوٹ ہندوستان مین والیان ملک سے ملنے کے لئے کوئی ذریعہ ہونا چاہئے ورنہ ملاقات بہت دشوار ہے۔ باریابی کے لئے اطلاع کیجاتی ہے اور چوبدار کے واپس آنے پر اُسکے ہمراہ اندر جانا ہوتا ہے لیکن بغیر پگڑی یا عمامہ اندر جانے کی اجازت نہین۔ جو شخص ملنے جاتا ہے والی ملک سے دور فاصلہ پر کھڑا ہوتا ہے تب چوبدار کچھ الفاظ مقررہ مثل عمر دولت زیادہ یا آداب بجالاؤ نگاہ روبرو وغیرہ کے کہے گا اور پھر وہ شخص تین آداب بجا لائیگا اور وہانسے کسیقدر جھکے جھکے نشست گاہ تک جاکر نذر دکھائیگا اور بہ اجازت بیٹھ جائیگا۔ حیدرآباد مین یہ طریقہ ہے کہ اگر اعلیٰ حضرت حضور نظام الملک اجازت دینگے تو یہ شخص بیٹھے گا ورنہ دست بستہ کھڑا رہیگا۔ اور اگر کچھ عرض کرنا ہوگا تو باجازت حضور عرض کرسکتا ہے۔ جاتے وقت پھر یہ شخص اُلٹے پیرون آداب گاہ تک (یعنے جہان سے پہلے سلام کرتے ہین) جائیگا اور چوبدار کی معمولی آواز پر تین آداب بجا لاکر رخصت ہو جائیگا۔ بعض اوقات نذر کے ساتھ نچھاور کرنے کا بھی طریقہ ہے معمولی ملاقات مین والیان ملک کے پاس زیادہ بیکار نہ بیٹھنا چاہئے زیادہ سے زیادہ آدھ گھنٹہ کافی ہے۔ لیکن موقع و محل دیکھکر رخصت ہونا چاہئے۔

وقت تمام آداب ملاقات پر جو بعد اسکے بصراحت لکھے گئے ہین لحاظ رکھو۔

اوقات ملاقات اکثر حکام بوجہ کثرت کار کے ہفتہ مین اپنے ملنے کے دن مقرر کر دیتے ہین۔ ایسے حکام کے یہان جانے کے لئے یوم ملاقات پہلے سے دریافت کر لو۔ اور وقت ملنے کا صبح کے سات آٹھ بجے سے نو دس بجے تک محدود سمجھو۔ لیکن مسٹر ویب صاحب اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ "ہندوستان مین بارہ بجے سے لیکر دو بجے تک انگریزون سے عموماً اور خاص کر لیڈیون سے باتکلف ملاقات کے لئے بہت مناسب وقت ہے"۔ میرے نزدیک بھی باستثناے حکام لیڈیون وغیرہ سے ملنے کے لئے اس سے بہتر وقت نہین۔ "حکام سے دفتر مین بھی ملنے کے لئے گیارہ بجے سے لیکر ڈیڑھ بجے تک اور تین بجے سے ساڑھے چار بجے تک وقت ہے"۔ لیکن اُن حکام سے ملنے کے لئے جنکے یہان ملاقات کا کوئی دن مقرر نہین ہے قبل اوقات دفتر کے ملنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور اس بارے مین میری ذاتی راے یہ ہے کہ اگر ممکن ہو اور تمھارا مرتبہ بھی اسکا مقتضی ہو تو لکھ کر وقت مقرر کرا لو۔ اسمین طرفین کو سہولیت ہوگی اور تمھین غلام گردش مین امیدوارون کے ساتھ بیٹھکر انتظار بھی

نوٹ[۱] ہندوستانیون کی ملاقات کا کوئی خاص وقت نہین یا تو صبح کو آٹھ بجے کے بعد یا سہ پہر کو مل سکتے ہین یا پھر شب کو نشست ہوتی ہے۔ موسم گرما مین دس بجے سے چار بجے دن تک کسی رئیس سے ملنے کا وقت نہین۔ اگر خدا تمھین عہدۂ جلیل تک پہونچائے تو اس بات کو یاد رکھنا کہ اپنے ملنے کا دن (بجز خاص حالت مجبوری کے) نہ مقرر کرنا ورنہ تمھارے پاس کوئی شریف خوشی سے آنا پسند نہ کریگا۔ ہان وقت کی قید کرنے مین کچھ ہرج نہین۔

انکرنا پڑیگا - اکثر با وضع ہندوستانی باہر بٹھیانا بُرا سمجھتے ہین اور بعض انگریز خود اسے
روا نہین رکھتے کیونکہ اُنکی ولایت مین یہ دستور ہی نہین بلکہ اُنکی اٹیکیٹ (تہذیب)
کے خلاف ہے - انگلستان مین جب کوئی دوست ملاقات کو آتا ہے اور صاحب خانہ
کسی ضروری کام مین مشغول ہوتا ہے تو وہ ڈرائنگ روم مین انتظار کرتا ہے -
اسی نظر سے اکثر ہندوستانی رُوسا ملاقاتی کارڈ بھیجکر اپنی گاڑی ہی پر جواب کے منتظر
بیٹھے رہتے ہین - اور یہ طریقہ ہندوستانی رئیسون کے لئے ہر حالت مین افضل و انسب
ہے خواہ وقت مقرر کیا گیا ہو یا نہو - صورت اول مین وقت کی پابندی نہایت
ضرور ہے - بہرحال قبل از وقت پہونچنا اور باہر کچھ عرصہ تک انتظار کرنا دیر کو
پہونچنے سے بہتر ہے - کتنے افسوس کی بات ہے کہ باوجود تعلیم و تربیت اب بھی بعض
بعض رئیسون کو وقت کی پابندی کا خیال نہین - کچھ نہ کچھ دیر ہو جانا تو معمولی بات ہے
یہانتک دیکھا گیا ہے کہ نو بجے کا وقت مقرر کیا گیا اور تشریف لائے تو دس بجے کے
بعد - اپنا ہرج کیا - دوسرے کو مفت پریشان کیا - نتیجہ اسکا سوائے اسکے اور کیا ہوگا
کہ اندر سے بیرا آکر کہے "آپ کا صاحب نے بہت انتظار کیا اب صاحب دوسرے
کام مین ہین پھر کبھی تشریف لائیے" - مجھے امید ہے کہ تعلیم یافتہ شرفا زادے کبھی
ایسا فعل نہ کرینگے جسکا یہ نتیجہ ہو - اگر کوئی غیر معمولی وجہ وقت مقررہ پر نہ پہونچنے کی

نوٹ[۱] جو ہندوستانی حکام ملنے کا انگریزی طریقہ رکھتے ہین اور جو لوگ اُنسے ملنے جائیں اُنھین باہر
بٹھاتے ہین اچھی نظرون سے نہین دیکھے جاتے - اگر ملنے کی مہلت نہ بھی ہو تو مقتضائے تہذیب یہ ہے
کہ اُنسے ایک لمحہ بھر ہی کے لئے مل لو یا ڈرائنگ روم مین بیٹھنے کے لئے کہو - غلام گردش
مین بٹھانا معیوب سمجھا جاتا ہے -

درپیش ہوجائے اور تم وقت پہ جانے سے مجبور ہو تو فوراً بذریعہ دستی خط کے اُس جنٹلمین کو اپنی مجبوری سے اطلاع دے دو تاکہ اُسے انتظار نہ کرنا پڑے۔ اتوار کے دن بعض انگریز ملنا پسند نہین کرتے اسلئے اگر تمھارے مراسم درجۂ بے تکلفی تک نہ پہونچے ہون تو اجتناب لازم ہے۔

ملاقاتی کارڈ کارڈ بھی انگریزون سے ملنے کے لئے ایک ضروری چیز ہین کیونکہ اُنکو ایک پُرزے پر نام لکھ بھیجنا معیوب ہے۔ وہ اسے بہت بُرا سمجھتے ہین اور بعض انگریز تو اسے اپنی توہین جانتے ہین۔ ایک مرتبہ کارڈ کے تذکرہ پر میرے ایک انگریز دوست نے خود کہا کہ "ایسی ایسی ادنی تہذیب کی باتون کا تو ہندوستانی رُوسا کو ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے" اسلئے کارڈ چھپوا کر اپنے پاس رکھنا فرض سمجھو۔ کارڈ سفید۔ صاف چکنے اور چھوٹے ہون کیونکہ بڑے کارڈ لیڈیون کے لئے ہوتے ہین۔ کارڈ پہ نقش و نگار کچھ نہ ہو۔ روشنائی سیاہ ہو۔ سُنہری یا نیلا یا کسی اور رنگ کا چھپوانا نہایت معیوب ہے (واضح رہے کہ نام لکھنے کے حروف مین چھپوانا چاہیئے چھاپے کے حروف مین ہرگز نہو)۔ **ویب صاحب** اپنی کتاب مین کہتے ہین کہ اپنے نام کے ساتھ اپنا خطاب یا لقب بھی چھپوانا مناسب ہے۔ عام اس سے کہ ذاتی ہو یا قومی یا اعزازی مثلاً بابو۔ مسٹر۔ مولوی۔ منشی۔ پنڈت۔ اور قومی جیسے سید۔ شیخ مرزا۔ پٹھانون کے لئے اول مین کوئی لفظ موضوع نہین ہوا۔ اہل ہنود مین۔ کنور ٹھاکر۔ لالہ۔ اور کشمیریون کے واسطے عموماً پنڈت کا لفظ ہے۔ اور اعزازی مثل سی ایس آئی اور کے سی ایس۔ آئی وغیرہ کے۔ مگر خطاب آنریبل اور کوئی یونیورسٹی کی ڈگری مثل بی۔ اے۔ ایم۔ اے وغیرہ کے کارڈ مین نہ چھپوانا چاہیئے۔ ہان اگر

پیشہ کا لقب ہو تو مضائقہ نہین جیسے ڈاکٹر وغیرہ **ویب صاحب**
اس بات کو مکرر کہتے ہین کہ "نام کے پیشتر بابو یا مسٹر کا لفظ ہونا ضرور چاہیئے"
مگر میری ذاتی راے یہ ہے کہ لفظ مسٹر اگر ہو تو صرف انگریزی جاننے والونکے نام کے ساتھ ہو
ورنہ ضروری نہین۔ کارڈ مین پتہ کا بھی چھپوانا یا لکھنا منظور ہو تو نام کے نیچے بائین کونے
پر ہونا چاہیئے۔ مین نے ایک شخص کے ملاقاتی کارڈ پر عجیب جدّت دیکھی یعنے صاحب
نام کی تصویر بھی پشت پر تھی۔ شاید کسی زمانے مین یہ بھی رائج ہو جائے لیکن ابھی تو
مضحکہ کے قابل ہے (ایک انگریز کا قول ہے کہ تم کسی نوایجاد فیشن کو دفعتاً قبول
نہ کرلو تاوقتیکہ اُسکا رواج نہ ہو جائے) اگر تمنے دن اور وقت ملنے کا بذریعہ تحریر
پیشتر سے طے کرلیا ہے تو کارڈ بھیجتے وقت۔ "By appointment" ---
اپنے نام کے اوپر لکھدو تاکہ میزبان کو تمھاری تحریر وغیرہ یاد آجائے۔ اور اگر
کسی اجنبی سے ملنے جاتے ہو تو اپنا عہدہ وغیرہ اپنے نام کے بعد اپنے قلم سے لکھدو تاکہ
اُسے معلوم ہو جائے کہ تم کون ہو اور تمھارے درجہ کے موافق تمھاری عزت کرے
لیکن کارڈ مین عہدہ وغیرہ ہرگز چھپوانا نہین چاہیئے۔ رخصتی کارڈ پر حروف p. p. c.
لکھ دیے جاتے ہین تشریح کے لئے (دیکھو صفحہ ۱۴۳) اگر کوئی جنٹلمین کارڈ بھیجنے پر
بوجہ عدیم الفرصتی یا کسی خاص وجہ سے تمھارے ملنے کی غرض دریافت کرے تو
تہذیب اس بات کی مقتضی ہے کہ تم فوراً مختصر طور پر اپنے کارڈ کی پشت یا کسی اور
کاغذ پر لکھ بھیجو۔ لیکن جو انگریز اپنے یہان کی تہذیب سے اچھی طرح واقف ہین کبھی ایسا
سلوک ہندوستانی شرفا کے ساتھ نہین کرتے۔

اگر صاحب اور میم صاحبہ دونون سے ملنا ہو تو "کارڈ ایک ساتھ بھیجو" اگر

تمھارے پاس اتفاق سے کارڈ نہو توکسی سفید کاغذ کی چٹ پر بہت صاف حروف مین اپنا نام لکھ بھیجو (لیکن یاد رکھو کہ یہ صرف بحالت مجبوری روا ہو سکتا ہے) تاہم کسی لیڈی سے بغیر کارڈ ملنا جائز ہی نہین۔ ملاقاتی کارڈ بجز دو ایک حالتون کے جنکا آگے بیان ہوگا (دیکھو صفحہ ۸۱ و ۸۳) خود لیجانا چاہیئے۔ بذریعۂ ڈاک یا نوکر یا کسی دوست کے بھیجنا خلاف تہذیب ہے۔

اگر تم کسی ایسے انگریز سے ملنا چاہتے ہو جو کسی دوسرے انگریز کا مہمان ہو تو کارڈ پر اپنے نام کے اوپر برائے مسٹر فلان لکھ دو۔ اگر اُنکی میم صاحبہ ساتھ ہون اور اُنسے بھی ملنا چاہو تو دو کارڈ بھیجو۔ لیکن ساتھ ہی اسکے تمھین چاہیئے کہ دو کارڈ اور صاحب خانہ کے پاس بھیجدو خواہ تم اُنھین جانتے ہو یا نہو اور چاہے تم اُنسے ملو یا نہ ملو۔ یہ سمجھ لیا جائیگا کہ تم اُنکے مہمان سے ملنے آئے تھے۔ اگر کوئی دوسرا شخص تمھارے ہمراہ ہو اور ساتھ ملنا چاہتے ہو تو دونون کارڈ ایک ساتھ بھیجدو۔

کارڈ چھوڑ آنا (۱) جس انگریز سے تم ملنے جاؤ اگر وہ گھر مین نہو یا ملنے سے معذور ہو اور تم پھر دوبارہ نہ آنا چاہو تو کارڈ بیرا کو دے جاؤ یا بعض جگہ ایک چھوٹا بکس رکھا رہتا ہے اُسمین چھوڑ دو۔ اور اگر پھر عنقریب آنا منظور ہو تو نہ چھوڑو۔ لیکن کسی حالت مین بیرا سے یہ نہ اِصرار کرو کہ آیا واقعی صاحب یا میم صاحبہ اندر ہین یا نہین اور نہ ڈرائنگ روم مین (بجز خاص حالت کے) بیٹھکر انتظار کرنا چاہیئے۔

(۲) عیادت کیلئے صرف کارڈ پر "برائے استخبار مزاج" "To enquire"

لکھ کے چھوڑ آنا چاہیئے ۔ (دیکھو صفحہ ۸۳)

(۳) تعزیت کے وقت بھی کارڈ چھوڑ آنا چاہیئے اور کچھ الفاظ تسلّی و ہمدردی بھی کہلا بھیجنا چاہیئے ۔ (دیکھو صفحہ ۸۴) تعزیت کے لئے سیاہ کنارے کے کارڈ بھی استعمال کئے جاتے ہین ۔

(۴) جب کسی ایسے انگریز سے ملنے جاؤ جو کسی دوسرے انگریز کے یہان مہمان ہو تو صاحب خانہ کے یہان دو کارڈ چھوڑو ایک صاحب کے واسطے اور ایک اُنکی میم صاحبہ کے لئے (دیکھو صفحہ ۶۹)

اندر جانا جب بنگلہ پر پہونچو تو کبھی بغیر[۱] اطلاع کے اندر قدم نرکھو وبیب صاحب نے اسپر بہت زور دیا ہے حتیٰ کہ کسی بالکل بے تکلف انگریز دوست کے یہان بھی بغیر دروازہ کو کھٹکھٹائے اندر نہ جانا چاہیئے ۔" [ایک اور انگریز مصنف کہتا ہے کہ صرف دق الباب ہی کرنا کافی نہین بلکہ اتنا انتظار کرو کہ اندر سے کوئی بلانے آئے ۔] اگر اتفاق سے کوئی نوکر نہو تو اِدھر اُدھر باغ مین مت ٹہلو اُسے کسی سے بلوالو یا آہستہ سے **بیرا** کہکر پکار لو ۔ جب وہ آوے تو کارڈ اندر بھجوا دو ۔ اور جب وہ واپس آکر سلام کہے تب آہستہ آہستہ اندر قدم رکھو ۔ اگر کوٹھے پر جانا ہو تو بسہولیت سیڑھیون پر چڑھو ۔ ایسا نہو کہ ہانپ جاؤ

---

[۱] نوٹ ہندوستانی تہذیب مین کسی غیر شخص کے کمرہ مین بلا اجازت جانا درکنار اپنے گھر مین بلا اطلاع جانا روا نہین چنانچہ اب بھی اعلےٰ تہذیب کے لوگون مین یہ رواج ہے کہ جسوقت اپنے گھر مین جاتے ہین تو کواڑے کو کھٹکھٹاکے یا کھانس کے اندر جاتے ہین اور وہ بھی سر جھکائے ہوئے ۔

اور کچھ عرصہ تک مُنھ سے بات نہ نکلے۔ جس وقت کمرہ کے دروازہ پہ پہونچو یا انداز پر جوتا رگڑ لو۔ اگر ہندوستانی جوتا ہو تو دروازہ ہی پہ چھوڑ دو۔ اسموقع پر ایک بات کہنا بہت ہی ضرور ہے وہ یہ کہ جوتا یا ٹوپی دو مین سے ایک ضرور اُتار ڈالو۔ (والیان ملک کی تہذیب کے لیئے دیکھو نوٹ صفحہ ۲۷) ۔ اس مسئلہ مین بکثرت اختلاف رائے ہے اسلئے مین جو کچھ ایک بڑے شریف اور پابند وضع انگریز جنٹلمین کی راے سے ہے جو انھون نے بصد عنایت مجھے تحریری عنایت فرمائی اوسکے لفظی ترجمہ پہ اکتفا کرتا ہون :- جب کوئی شخص کسی انگریز سے ملنے جائے۔ تو پیشتر اندر جانے کے جوتا یا ٹوپی دو مین سے ایک ضرور اُتار ڈالے۔ اس معمولی تہذیب کے اصول کو نہ برتنا لامحالہ دل کو دُکھاتا ہے اور یہ اثر ڈالتا ہے کہ یا تو ملنے والا محض گنوار (کندۂ ناتراش) ہے اور تہذیب کی سوسائٹی کے آداب سے بالکل نابلد ہے۔ یا اس سے بھی بدتر یہ ہے کہ وہ دیدہ و دانستہ اُس انگریز کی توہین کرنا چاہتا ہے۔ یہ دلیل پیش کرنا کہ دربار مین تو جوتا اور ٹوپی دونون پہنے رہنے کی اجازت ہے محض پوچ اور لچر ہے۔ دربار اور رنج کی ملاقات سے کوئی مناسبت نہین۔ ملاقات خواہ کسی نظر سے ہو چاہے راہ و رسم پیدا کرنے کی غرض سے ہے یا کسی کام کے سبب سے۔ مشرقی یا مغربی تہذیب

نوٹ مشرقی تہذیب کی رو سے جہان فرش کی نشست ہو جوتا اُتار ڈالنا چاہیئے بلکہ ایسا بوٹ پہنکر جانا جسکے اُتارنے چڑھانے مین دیر لگے نہایت بد تہذیبی ہے کیونکہ جسوقت کوئی معزز شخص لب فرش پہونچتا ہے صاحب خانہ اور اشخاص حاضر الوقت تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہین اور کسی کو یون انتظار مین کھڑا رکھنا آئین تہذیب کے بالکل خلاف ہے۔ اس حالت مین تمھین چاہیئے کہ جب تعظیم کے واسطے کوئی کھڑا ہو تو اسقدر جلد جاکر بیٹھ جاؤ کہ اُسے تکلیف نہو۔ فرش کی نشست مین کوٹ پتلون پہنکر جانا خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے۔ اگر وہان کی نشست کرسیون کی ہو تو جوتا اور ٹوپی دونون پہنے رہو کسی کے اُتارنے کی ضرورت نہین۔ ملحوظ رہے کہ بعض والیان ملک کی ملاقات مین جوتا

(یعنی جوتا یا ٹوپی اُتارنا) ہر ہندوستانی کو ضرور لحاظ رکھنی چاہئے جو اپنے کو شریف کہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ دوسرا بھی اُسے ایسا ہی خیال کرے" اور یہی رائے عموماً اکثر صاحبان انگریزی کی ہے پس اگر تم ہندوستانی پوشاک پہنے ہوئے ہو تو جوتا اُتار ڈالو۔ کیونکہ شیروانی پہنے ہوئے برہنہ سر ہونا بہت بدنما معلوم ہوتا ہے اور نیز بعض انگریزوں کو ناگوار بھی گذرتا ہے۔ اور اگر انگریزی پوشاک یا ٹرکی کوٹ پہنے ہو تو ٹوپی اُتارو وہان دفتر وغیرہ مین جہان بار بار جوتا اُتارنے مین تکلیف ہو یا دیر ہو تو ہندوستانی پوشاک پر بھی ٹوپی اُتارنا خلاف موقع نہین) غرض جوتا یا ٹوپی اُتار کر جس وقت ڈرائنگ روم (یعنی کمرۂ نشست و ملاقات) مین پہونچو۔ اگر ٹوپی اُتاری ہے تو اُسے ہاتھ مین لئے رہو کسی کرسی یا میز پر رکھنا خلاف تہذیب ہے۔ اگر صاحب خانہ نہو تو ایک جا خاموش بیٹھو اِدھر اُدھر ٹہلکر تصویرون وغیرہ کو دیکھنا یا کسی چیز کو چھونا بالکل خلاف وضع شرفا ہے۔ اور اگر صاحب خانہ موجود ہوگا

(نوٹ بقیۂ صفحۂ ماقبل) اکثر اول ہی دروازہ پر اُتار ڈالا جاتا ہے۔ اگر کسی شخص کو لب فرش تک جوتا پہن آنے کی اجازت ہے تو عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ اُس شخص کا اُس ریاست مین بڑا اعزاز و اقتدار ہے۔ لیکن یہ خیال کرنا کہ جوتا اُتارنا مشرقی تہذیب ہے غلط ہے اکثر لوگ اسی غلط فہمی مین پڑے ہین زمانۂ شاہی مین جوتا صرف وہان اُتارا جاتا تھا جہان فرش کی نشست ہوتی تھی اور جہان کوئی جوتا پہنکر نہ جاتا تھا۔ اور شاید اسی بنا پر والیان ملک صاحبان انگریز سے ملنے مین نہ سر برہنہ کرتے ہین اور نہ جوتا اُتارتے ہین۔ اور نہ اُنکے لئے اِس امر کی ضرورت سمجھی جاتی ہے گذشتہ زمانہ مین ایک اور طریقہ تھا اور اب بھی اُسکے پرتو کا کہین کہین اثر باقی ہے وہ یہ کہ اگر بادشاہ سے کسی ایسے وقت ملاقات ہو جاتی تھی کہ درباری پوشاک نہ پہنے ہو تو تعظیماً سر سے ٹوپی اُتار لیتے تھے۔

تو ویب صاحب فرماتے ہین "کہ وہ تعظیماً کو اُٹھیگا اور تو کریگا یا ہاتھ ملائیگا۔ لیکن یاد رکھو کبھی تم پہلے ہاتھ ملانے مین سبقت نہ کرو (کیونکہ بڑے درجہ کے لوگ پہلے ہاتھ بڑھاتے ہین) اگر تمھارا مرتبہ اعلے ہے تو تمھین فوراً ہاتھ بڑھانا چاہئے ورنہ جب وہ بڑھائین تو تمھین کچھ جھک کر ہاتھ پیش کرنا چاہئے۔ اگر صاحب اور میم صاحبہ دونون موجود ہون تو پہلے لیڈی کو سلام کرو اور کسی حالت مین خواہ تم کسی درجہ کے ہو تا وقتیکہ لیڈی خود پہلے ہاتھ نہ بڑھائے تم ہرگز پیشدستی نہ کرو۔ (کیونکہ لیڈیان کسی درجہ کی ہون اعلے درجہ مین شمار کیجاتی ہین)۔

نوٹ ہندوستان مین تمام مہذب سوسائٹی کے لوگ تعظیم دینا اپنا فرض سمجھتے ہین۔ جب کوئی آتا ہے اٹھکے تعظیم دیتے ہین اور رخصت کے وقت بھی تعظیم دیتے ہین لیس تہذیب کا اسقدر رواج ہے کہ تکلف کی صحبت مین آپسمین ہر مرتبہ اٹھنے یا بیٹھنے مین تعظیم دیجاتی ہے۔ ایک چھوٹی صحبت مین جسوقت کوئی معزز شخص آتا ہے سب لوگ اٹھ کھڑے ہوتے ہین لیکن بڑے بڑے جلسون مین صرف وہ لوگ تعظیم دیتے ہین جو قریب ہوتے ہین بیٹھنے پر پھر لوگ سلام کرتے ہین اور وہ اکثر سروقد کھڑے ہو کر سلام کا جواب دیتا ہے۔ عموماً بڑے شہرون مین اور خصوصاً لکھنؤ کے شرفا مین ایک اور دستور ہے یعنی جسوقت تم کسی سے ملنے جاؤگے وہ تمھاری تعظیم اور تکریم کرنے کے بعد جبکہ تم بیٹھ جاؤگے بسم اللہ کہیگا تمھین اسکے جواب مین کھڑے ہو کر سلام کرنا چاہئے۔ بعد اسکے مزاج پوچھیگا۔ مزاج پرسی کے جواب مین لوگ کھڑے ہو کر سلام کرتے ہین لیکن عموماً ہاتھ جوڑ کر اسکا جواب ان الفاظ دیا جاتا ہے کہ "دعا عرض کرتا ہون" یا صرف "شکر ہے" لیکن دعا عرض کرتا ہون کہنا زیادہ مہذب ہے جب کسی جلسہ وغیرہ مین جاؤ تو وسط جلسہ مین کھڑے ہو کر سب کو سلام کرنے کا دستور نہین ہے البتہ جو سامنے ہون اُنھین سلام کر لو اور بیٹھ جاؤ پھر جسے سلام کرنا منظور ہو اٹھ کر سلام کرو۔ دوسرے اشخاص بھی تمھین تب ہی سلام کرینگے۔ جواب مین موافق درجہ کے تعظیم کے ساتھ سلام کرو۔ واضح رہے کہ ایسی سوسائٹیون مین مُنھ سے جواب دینے کا طریقہ نہین صرف ہاتھ سے سلام کافی ہے۔

ہاتھ ملانے کا طریقہ ہاتھ آہستگی سے ملانا چاہیئے - پورا پنجہ ہاتھ مین لو انگلیان نہین - ہاتھ اوپر کو نہ اٹھاؤ - نہ کئی بار حرکت دو نہ ایسی نزاکت و کمزوری دکھلاؤ جو ہاتھ سے ہاتھ دفعتاً چھوٹ جائے نہ اس گاؤ زوری سے جھٹکا دو کہ بقول عزیز الدین صاحب کے ڈاکٹر کی ضرورت ہو - ہاتھ ملانے کے لئے دور ہی سے ہاتھ بڑھائے ہوئے نہ جاؤ - ہاتھ ملاتے وقت ہمیشہ نظر اُسکی طرف رکھو جس سے تم ہاتھ ملا رہے ہو -

جب تمسے بیٹھنے کی درخواست کیجائے مؤدب اپنے میزبان کے پاس بیٹھو لیکن ہندوستانی خیال کے مطابق تعظیم ظاہر کرنے کو کرسی کے بالکل کونے پر نہ بیٹھو بلکہ

نوٹ ہندوستان مین ملاقات کے وقت عموماً مغربی تعلیم یافتہ لوگون مین انگریزی طریقہ پر ہاتھ ملانے کا دستور بڑھتا جاتا ہے لیکن علما اور فضلا مین مصافحہ کا رواج ہے - اسلئے اُنسے ایک ہاتھ انگریزی طریقہ پر ملانا نہایت معیوب ہے - جب لوگ ایک عرصہ کے بعد ملتے ہین تو ایک دوسرے سے بغلگیر ہوتے ہین اور یہ منظر نہایت خوشگوار معلوم ہوتا ہے -

بغلگیر ہونے کا طریقہ دونون صاحب جو آپسمین بغلگیر ہونا چاہتے ہین ایک دوسرے کو دیکھ کر کچھ مسکراتے ہوئے جس سے کہ اُنکے دل کی بشاشت چہرہ سے نمایان ہوتی ہے آگے بڑھ کر جھک جاتے ہین - خرد سلام کرکے اسقدر جھکتا ہے کہ اسکا سر بزرگ کی کمر کے کچھ ہی اوپر ہوتا ہے اور جب بغلگیر ہو چکے تو پھر ایک مرتبہ سلام کرتا ہے اور مزاج پرسی کے بعد گفتگو شروع ہوتی ہے - دونون سے ہاتھ پھیلائے اور جھکے ہوئے نہ بڑھنا چاہیئے - خردون کے لئے ایک اور مہذب طریقہ بغلگیر ہونے کا یہ ہے کہ خرد بغیر ہاتھ پھیلائے ہوئے بڑون کے سامنے جھک جاتے ہین اور درخواست پر سر اٹھا کے ملتے ہین - بعض مقامات مین مثل پٹنہ وغیرہ کے دوبار گلے ملنے کا دستور ہے یعنے ایک کندھے پر سر رکھا پھر دوسرے کندھے پر - یہ طریقہ اس طرف بھی بعض دیہات مین رائج ہے لیکن اصل مین یہ ہندوستانی لیڈیون کے آپسمین ملنے کا طریقہ ہے - کابل مین بھی عموماً یونہین بغلگیر ہوتے ہین - لیکن ہندوستانی مہذب سوسائٹی کا وہی طریقہ ہے جو اوپر بیان ہوا -

اچھی طرح آرام سے بیٹھو۔کیونکہ انگریزی تہذیب سہولیت اور آرام کو زیادہ پسند کرتی ہے لیکن کرسی پہ تکیہ لگانا پاؤن[نوٹ] ہلانا یا پھیلانا یا ایک دوسرے پر چڑھانا بہت ممنوع ہے۔اُنگلیان چٹخانا بھی بہت ہی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اگر بیٹھنے کو نہ کہین تو ہرگز نہ بیٹھو۔تمھاری عزت کچھ گھٹ نہ جائیگی۔تم تو اُسوقت بمنزلہ مہمان ہو اور تمھارے آرام و آسائش۔عزت و بزرگی کا خیال رکھنا صاحب خانہ کا فرض ہے نہ کہ تمھارا۔جتنے شریف دوست اور تہذیب پسند انگریز ہین ادنی آدمی کی بھی جو اُنسے ملنے جائے اپنے گھر پر بڑی عزت کرتے ہین۔

اگر وہ کسی کام مین مشغول ہون تو اُسمین دخل نہ دو۔نہ اُسکے بارے مین کوئی سوال کرو نہ اپنی کچھ رائے ظاہر کرو۔اور اگر وہ کام بند کردین تو شکریہ ادا کرو اور یہ ضرور کہدو کہ تمھاری موجودگی کی وجہ سے وہ اپنا ہرج نہ کرین۔یہ بھی یاد رکھو کہ ملاقات کے وقت تم خود ابتداءِ کلام نہ کرو۔جب باتین شروع ہون تو آہستہ بولو لیکن اسقدر صاف کہ سننے والے کو تمسے دوبارہ پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے اگر وہ اردو زبان مین باتین کرین تو تم بھی اُردو ہی مین جواب دو۔ایسی حالت مین انگریزی بولنا بالکل غیر مناسب ہے۔

نوٹ: ہندوستان کی تہذیب مین پاؤن پھیلانا یا پاؤن پر پاؤن رکھنا صرف خلاف تہذیب ہے بلکہ منحوس سمجھا جاتا ہے۔چنانچہ ہندوستانی قصہ کہانی مین تیمور لنگ کے لنگڑے ہونے کی یہی وجہ بیان کیجاتی ہے کہ ایک مرتبہ وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھا پاؤن پر پاؤن رکھے ہلا رہا تھا ایک فقیر نے آکر تیمور کے پیر پر ڈنڈا مارا جس سے اُسکا پاؤن ٹوٹ گیا اور یہ کہا کہ آج تک تیرے عروج اور ترقی کے لئے سدِ راہ تیری یہ عادت تھی ممکن ہے کہ یہ تاریخی واقعہ ہو لیکن لڑکون سے پاؤن ہلانے کی عادت چھڑانے کے لئے ایسے قصے اکثر کہے جاتے ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عادات زبون سمجھے جاتے ہین۔

بات چیت مین بلا وجہ زیادہ خوشامدانہ الفاظ نہ استعمال کرو ویب صاحب اپنی کتاب مین فرماتے ہین کہ "یاد رکھو کہ انگریزون کے کانون کو ظاہر خوشامد ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ اسلئے اگر کسی کی عزت کا اظہار مدنظر ہے تو اپنے اطوار سے ظاہر کرو نہ کہ خالی خولی الفاظ سے" (دیکھو صفحہ ۱۰)

جس انگریز سے کبھی کی جان پہچان نہو اُسے اپنا مربی یا سرپرست نہ کہو نہ ایسے الفاظ خط مین استعمال کرو۔

ملاقات کے وقت کسی انگریز کی تنخواہ۔ آبائی پیشہ۔ کپڑے یا ڈرائنگ روم کی اشیا کی قیمت وغیرہ نہ دریافت کرو (آپسمین بھی اِسکا خیال رکھو)۔ کسی چیز کو متعجب ہوکر نہ اُٹھاؤ نہ تصویرون وغیرہ کو متحیر ہوکر دیکھو۔ غرض ایسا کوئی فعل نکرو جس سے ظاہر ہو کہ گویا تمنے کبھی کوئی چیز آنکھون سے نہین دیکھی۔

اپنی آپ خودستائی یا اپنے عزیزون کی بڑائی ہرگز مت کرو البتہ اگر تمسے کوئی بات دریافت کیجائے تو مناسب طور پہ بیان کردو۔ مزاج پُرسی کے وقت انگریز سے یہ کبھی نہ کہنا چاہیئے کہ "آپ دُبلے معلوم ہوتے ہین چہرہ اُترا ہوا ہے یا زرد پڑگیا ہے" گو یہ ہندوستانی تہذیب کے موافق اخلاق ظاہر کرتا ہے لیکن انگریزی تہذیب مین گویا شگون بد ہے۔ اگر التفات ظاہر کرنا ہو تو اس قسم کا کوئی جملہ کہہ سکتے ہو کہ "آپ بہت تندرست معلوم ہوتے ہین۔ یا مین آپ کو اسقدر تندرست دیکھکر بہت خوش ہوا" لیکن کسی بیمار سے ایسا نہ کہہ بیٹھنا۔ موقع و محل کا ہر وقت لحاظ رکھنا چاہیئے۔

گفتگو بات چیت کرنا آداب مجلس کا ایک بہت بڑا جزو ہے۔ اسکا بیان

تشریح کے ساتھ "طریقہ گفتگو" کے بیان مین درج ہے۔(دیکھو باب ۱۷) لیکن چونکہ بعض صاحبون کو یہ دقت اکثر پیش آتی ہے کہ اگر کسی انگریز سے شوقیہ ملنے جائین تو کیا باتین کرین۔ اِس نظر سے یہان بھی کچھ اس بارے مین کہنا شاید غیر مناسب نہوگا۔ ایک انگریز مصنف کا قول ہے کہ "موسم کا ذکر چند منٹ کی گفتگو کے لئے بہت مناسب مضمون ہے۔ لیکن اسی پر بالکل دارومدار کلام نہو بلکہ مختلف قسم کے ذکر واذکار ہون ہان ایسی گفتگو کرنا جسمین متواتر سوالات پیدا ہوتے ہون غیر مناسب ہے۔" کچھ شہر کا ذکر کچھ وہان کے رسم ورواج کا تذکرہ اگر موقع سے ہو تو اکثر اوقات دلچسپ ہوتا ہے۔ لیکن کسی کے خانگی حالات کا کبھی ذکر نہ کرو۔ سرکاری معاملات یا پولیٹیکل امور مین تاوقتیکہ وہ خود کچھ ذکر نہ کرین تم پیشقدمی نہ کرو۔ اگر کوئی قصہ یا نقل کسی موقع پر کہنی ہو تو مختصر طور پر بیان کرو۔ اگر کسی ضرورت سے ملاقات کے لئے گئے ہو تو چنین چنان اور تمہید کی مطلق ضرورت نہین۔ اپنا مطلب صاف الفاظ مین بیان کردو۔ یہ تو اُنھین بخوبی معلوم ہی ہوجائیگا کہ تم کس غرض سے آئے تھے پھر گھما کے ایک بات کہنا اُسکا وقت ضائع کرنا ہے۔ ویب صاحب کی رائے ہے کہ جناب لفٹننٹ گورنر بہادر یا حضور وایسرائے بہادر وغیرہ سے اثنائے گفتگو مین اُنکے خطاب کا بار بار نہ اعادہ کرنا چاہیئے ابتدائے کلام مین ایک آدھ مرتبہ زبان پر لانا کافی ہے۔ انگریز آپسمین سوشل طور پر ملنے مین الفاظ سر یا میڈم استعمال نہین کرتے۔ لیکن ہندوستانی تہذیب ہمین تمھین اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ انگریز اور لیڈیون سے باتین کرنے مین سر یا میڈم بعض بعض موقع پر استعمال کرین۔ صرف بے تکلفی یا برابری کی ملاقات مین اِن الفاظ کا کہنا بیکار ہے۔ اگر صاحب خانہ کے یہان اُسوقت کچھ اور لوگ

موجود ہون تو اُنسے بلا ضرورت ملنے کی خواہش نکرو اور اگر وہ تمھین اُنسے نہ ملائے تو بُرا ماننے کی بات نہین ہے کیونکہ ایسے موقع پر انگریزون مین انٹروڈیوس کرنے کا طریقہ بہت کم ہے۔ تم یونہین بلا انٹروڈکشن کسی موقع پر اُنھین اپنی جانب مخاطب کر سکتے ہو۔

اگر آشناے ملاقات مین دوسرے ملاقاتی آئین یا جائین تو اُنکے مرتبہ کے موافق تعظیم کرو۔ اور اگر کوئی انگریز یا لیڈی ہو تو تمھین ضرور کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور اگر کچھ اور انگریز وہان آجائین یا کسی اور شخص کا باہر سے کارڈ آئے تو ذرا عقل سے کام لینا چاہیئے۔ اگر دیکھو کہ صاحب خانہ تمھاری موجودگی مین اُنسے اچھی طرح نہ مل سکیگا تو ذرا ٹھہر کر اور چند ایسے کلمے تہذیب کے کہکر رخصت ہو جنسے یہ نہ ترشح ہو کہ "آب آمد وتیمم برخاست"۔ اگر تمھین کوئی ضروری بات یا پیغام کہنا ہو تو اُسے پورا کر لو اور اگر فرصت وموقع نہ دیکھو تو ہال مین جاکر کارڈ پر لکھ کے بیرا کو دیتے جاؤ اور اگر کوئی پوشیدہ بات ہو تو مختصر طور پر لکھ بھیجو۔ اِس بات کو خوب ذہن نشین کر لو کہ ملاقات مین ضرورت سے زیادہ وقت نہ صرف کرو۔ ویب صاحب کہتے ہین کہ "انگریزون کا وقت[لہ] ہندوستان مین بڑا قیمتی ہے"۔ شوقیہ ملاقات دس منٹ سے زیادہ نہونی چاہیئے۔ اگر کوئی کار ضروری ہے تو دو چار منٹ اور سہی۔ اگر اسکا خیال

نوٹ[لہ] آجکل ہندوستانی عہدہ دار بھی اپنے کارہاے منصبی مین بہت مشغول رہتے ہین۔ ادھر اُدھر کی بیکار باتون سے اُنکا وقت نہ ضائع کرو۔ اور جو لوگ بیکار رہتے ہون اور خوش گپیون مین اپنی تضیع اوقات کرتے ہون اُنکے پاس جانا بھی اچھا نہین اور نہ اُنکی صحبت اختیار کرنی بہتر ہے۔ اگر کسی رئیس یا راجہ یا نواب کے یہان جاؤ تو موقع دیکھکر شائستہ الفاظ مین اپنا مطلب ادا کرو لیکن گھنٹہ آدھ گھنٹہ سے زیادہ بلا ضرورت نہ بیٹھو۔

نہ رکھوگے تو "اچھا رخصت"، یا "سلام" تمسے کہا جائیگا۔پس خود ہی ایسا کام کیون کرو جو پشیمان ہونا پڑے۔بہت سے مہذب انگریز ان الفاظ کو کہنا پسند نہین کرتے اسلئے جب وہ گھبرا جاتے ہین تو کوئی اخبار دیکھنے لگتے ہین یا کسی اور کام مین مشغول ہوجانا چاہتے ہین۔مقتضائے تہذیب یہ ہے کہ اس بات کا بھی موقع نہ دو اسلئے جسوقت گفتگو کا سلسلہ ختم ہونے لگے بہتر ہے رخصت ہو لیکن ایکبارگی نہ اُٹھ کھڑے ہو۔بلکہ چلتے وقت کوئی ایسا جملہ جیسے کہ "اب آپ کو بہت سے کام ہونگے مین رخصت ہوتا ہون" یا "مین نے بہت تکلیف دی معاف فرمائیے گا" یا "مین خیال کرتا ہون کہ آپ کا وقت ضائع ہوتا ہے"، یا کوئی اور اس قسم کا کلمہ ضرور کہنا چاہئے۔اگر کوئی انگریز تہذیب کی وجہ سے یہ کہدے کہ "نہین نہین آپ بیٹھئے" تو ایسے اخلاقی الفاظ کو صرف مروت کا برتاؤ سمجھو تا وقتیکہ تمھین کامل یقین نہو کہ وہ واقعی تمھارا بیٹھنا کچھ دیر اور پسند کرتے ہین۔ایک انگریز مصنف کہتا ہے کہ ایسی حالت مین یہ کہکر کہ "مین پھر حاضر ہونگا" اُٹھ آنا مناسب ہے۔ہر ایک انگریز سے رخصت ہوتے وقت اجازت[1] لینے کی ضرورت نہین لیکن بڑے عہدہ دارون سے اجازت لے لینا ضروری ہے۔رخصت کے وقت قریب آکر سلام کرو اگر وہ ہاتھ بڑھائین تو ہاتھ ملا لو۔ایسے موقع پر اگر

نوٹ[1] ہندوستان مین رخصت کے وقت اجازت لینے کا عام طریقہ ہے۔سوائے بے تکلف احباب کے جب کسی سے رخصت ہوتے ہین تو بایں الفاظ کہ "اب اجازت ہے" رخصت کی درخواست کرتے ہین۔لیکن بڑی سرکارون مین یعنے راجاؤن اور نوابون سے عوام الناس رخصت کی اجازت نہین لیتے۔گروہ لوگ جنپر نظر عنایت ہوتی ہے اجازت لیکر رخصت ہوتے ہین خاصکر تنہائی کے اوقات مین۔

بیم صاحبہ موجود ہونگی تو عموماً بیٹھی رہینگی اور صاحب کا اگر تمسے دوستانہ برتاؤ ہے تو دروازہ تک پہونچانے آئینگے۔ دروازہ پہ جھک کر سلام کرو لیکن پھر دوبارہ ہاتھ ملانے کا ارادہ نہ کرو۔ جب باہر آؤ تو چپراسیون کو ضرور بلا طلب بھی کچھ دیدینا چاہئے تہذیب اس بات کو روا نہین رکھتی کہ تم کچھ بھی کام کسی غیر سے مفت لو۔ علاوہ برین اگر نہ دوگے تو دوسری بار صاحب سے ملاقات ہونا معلوم۔ یا تو تمسے کہدیا جائیگا کہ صاحب اسوقت کام مین ہین کسی سے نہ ملینگے یا تمھارا کارڈ ہی نہ پہونچا یا جائیگا ایسی حقیر باتون کی کبھی کسی انگریز سے شکایت کرنے کا ارادہ نہ کرنا۔ اُنسے یہ بات پوشیدہ نہین۔ اسکا نتیجہ سوائے اِسکے کہ تمھین وہ حقیر سمجھین کچھ اور نہو گا۔ اگر تمھاری آمدورفت حکام کے پاس اکثر رہا کرتی ہو تو اُنکے چپراسیون کا کچھ سالانہ انعام مقرر کردو پھر بار بار دینے کی ضرورت نہین۔ اگر کسی انگریز سے کھڑے کھڑے باہر

نوٹ ۱ جیسا کہ پیشتر بیان ہوچکاہے کہ ہندوستانی تہذیب ہر شخص کو مجبور کرتی ہے کہ جو اس سے ملنے آوے اُسے دروازہ تک پہونچانے جائے لیکن صرف تکلف کی ملاقات کے لیئے یہ مخصوص ہے۔ البتہ جلسون مین جسطرح میزبان کو استقبال کرنا فرض ہے اُسیطرح رخصت کرنے مین مہمان کے ساتھ دروازہ تک آنا بھی لازمی ہے۔

۵۳ ہندوستان مین احباب کے ملازمین کو عید بقرعید مین انعام دینے کا دستور ہے۔ علاوہ برین اگر تم کسی کے یہان بطور مہمان مقیم ہو تو رخصت کے وقت نوکرونکو خدمت کے عوض مین کچھ نہ کچھ بطور انعام کے ضرور دیدو لیکن اسطرح دینا ضرور نہین کہ اُنکے مالک کو معلوم ہو۔ ریاستون مین یہ دستور ہے کہ جسوقت راجہ یا نواب کے یہان سے کوئی شے بطور تحفہ آئی ہو تو لانے والے کو انعاماً کچھ دینا لازمی ہوتا ہے۔ حیدرآباد مین تو جسوقت اعلےٰحضرت حضور نظام الملک بہ مزید عنایت جب کبھی اپنے دسترخوان پر سے کوئی کھانا (جسے لوگ اولش کے نام سے منسوب کرتے ہین) کسی رئیس کو بھیجدیتے ہین تو وہ رئیس بہ وفور مسرت ہزارون روپیہ لانے والے کو انعام دیدیتا ہے۔

ملنے کا اتفاق ہو تو کسی کرسی یا تپائی پر پاؤن رکھکر کھڑے ہونا یا چھتری یا چھڑی کا سہارا لگانا نہایت معیوب ہے۔

فصل دوم
مختلف قسم کی ملاقاتین
رخصتی ملاقات

جب کوئی تمھارا ملاقاتی جنٹلمین کہین ایک عرصہ کے لئے جاتا ہو تو تمھین اُس سے مل آنا چاہئے اور اگر غیر مناسب نہو تو اسٹیشن پر رخصت کرنے ضرور جاؤ۔ اور اگر تم خود کہین دوسری جگہ عرصۂ دراز کے لئے جاتے ہو تو اپنے ملاقاتی انگریزون سے رخصت ہو لو۔ اِس قسم کی ملاقات کے وقت جب کارڈ اندر بھیجو تو اُسکے داہنے کونے پر نام کے نیچے حروف۔ "P. P. C." لکھدو جسکے معنے فرانسیسی زبان مین رخصت ہونے کے لئے ہین۔ اگر تم کسی وجہ سے نہ مل سکو تو صرف اس قسم کے کارڈ بذریعۂ ڈاک بھیج سکتے ہو۔ اور تمام دوسری حالتون مین جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کارڈ خود لیجانا چاہئے بجز شکریہ کے کارڈ کے اور کارڈ بذریعۂ ڈاک وغیرہ نہین بھیجے جاتے۔ دیکھو صفحہ ۶۹ و ۸۳

واپسی جب تمھارا کوئی ملاقاتی جنٹلمین کہین دور سے عرصہ کے بعد آوے تو اعلیٰ درجہ کا اخلاق فوراً ملنے مین ثابت ہوتا ہے۔ بشرط فرصت اسٹیشن پر لینے جاؤ یا پھر اُسی روز بنگلہ پر مل آؤ اور اگر فرصت نہو تو کارڈ پر کچھ کلمات خوشی کے لکھکر بنگلہ پر چھوڑ آؤ یا بھیجدو۔ اور یہ ظاہر کردو کہ میری تمنا یہ تھی کہ سب سے پہلے مین ملتا۔

ملاقات بازدید بازدید کی ملاقات کے لئے ایک ہفتہ کے اندر ہی اندر ضرور جانا چاہئے لیکن اُسی دن جسدن کوئی ملنے آئے بجز خاص خاص حالتون کے ملاقات بازدید کے لئے جانا مناسب نہین

ملاقات دورہ کی حالت مین دورہ پر بڑے افسرون سے ملنے کے بارہ مین

ویب صاحب کہتے ہین کہ "جب گورنر یا لفٹنٹ گورنر وغیرہ دورے پر
ہوتے ہین تو حاکم ضلع پیشتر سے اُنسے ملنے کا وقت معین کر دیتا ہے تم اُس وقت
اُنسے ملنے جا سکتے ہو۔ لیکن اس سے بہتر یہ ہے کہ اُنکے پرائیویٹ سکرٹری کو لکھ کر
وقت مقرر کرا لو۔ اگر کمشنر صاحب دورہ پر ہون اور تم اُنسے ملنا چاہو تو حاکم ضلع
کو لکھ کر وقت ملنے کا دریافت کر لو"۔ لیکن اس بات کا بہت خیال رکھو کہ جب
دورہ پر کسی سے ملنا ہو تو کبھی دو چار منٹ سے زیادہ نہ بیٹھنا چاہیئے جو کہنا ہو بغیر کسی
تمہید کے بیان کر دو اور اُنکا زیادہ وقت ضائع نہ کرو کیونکہ دورہ پر انگریزونکا وقت
اور بھی زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔

ہوٹل کی ملاقات اگر ہوٹل مین کسی سے ملنے جاؤ تو اِدھر اُدھر اُنھین تلاش کرنا
بیکار ہے۔ بورڈ پر جا کر اُنکا نام دیکھ لو اور جس نمبر کے کمرہ مین وہ ٹھہرے ہون وہ
کمرہ دریافت کر او تب کارڈ پر اپنے نام کے اوپر اُن صاحب کا نام لکھ کر بیرا کو
دے دو اُسے صاحب کا نام اور کمرہ کا نمبر بتا دو اور جس جگہ کارڈ دو اُسی جگہ اُسکا
انتظار کرو یا اُس سے کہدو کہ تم کہان ملوگے۔

ملاقات[1] تہنیت و مبارکباد جسوقت تمھارے کسی دوست کے یہان کوئی

نوٹ[1] ہندوستان مین خوشی کے موقعون پر مسرت ظاہر کرنے کے مختلف طریقے ہین۔ کبھی بذریعۂ تحریر مبارکباد دیجاتی ہے
اور کبھی خود جا کر خوشی ظاہر کرتے ہین اور خاصکر تولد فرزند کی مبارکباد دینے اور خوشی کا اظہار کرنے کے لیے
نہایت بے تکلف دوستون کا کہین کہین یہ دستور ہے کہ جا کر نید وقین بھی چھوڑتے ہین۔ لیکن یہ کسیقدر خاص
اشخاص کے لئے رسم ہے۔ اسموقع پر یہ کہدینا بہت ضروری ہے کہ عموماً ہر قسم کی ملاقات مین اور خاصکر تہنیت
کے وقت کسی ایسے شخص کے یہان بہت قیمتی اور زرق برق کپڑے پہنکر جانا جو اُسکی حیثیت سے بہت زیادہ ہون
اور وہ اُسکے موافق تمھاری نشست و برخاست کے لئے سامان مہیا نہ کر سکے نہایت ناپسندیدہ ہے ایسے مقام
پر لوگ طعنہ زن ہوتے ہین اور "دارم چرا پنوشم" کا جملہ زبان پر لاتے ہین۔

خوشی ہو ترقی ہو یا اُسے کوئی خطاب ملے اگر تم اُسی شہر مین ہو تو مبارکباد دینے اور خوشی ظاہر کرنے ضرور جاؤ لیکن واضح رہے کہ اس قسم کی ملاقات بہت ہی مختصر ہوتی ہے۔ اگر اُس مقام سے دور ہو تو بذریعہ تار یا خط خوشنودی ظاہر کرو لیکن زیادہ عرصہ نہ گذرنے پائے۔

ملاقات عیادت کسی ملاقاتی یا دوست یا اُسکے رشتہ دار قریب کی علالت کی خبر سنکر تمھین عیادت کے لئے ضرور جانا چاہئے لیکن مریض کے پاس جانے کا ارادہ نہ کرو۔ طریقہ یہ ہے کہ اپنے کارڈ پر بائین جانب "To enquire" - یعنے "بغرض دریافت حال" لکھکر اندر بھیجدو۔ جسوقت مریض صحت پائیگا تمھاری مزاج پُرسی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اپنے کارڈ مین اپنے نام کے اوپر "To return thanks for kind enquiries" یعنے "ہمدردی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے" لکھکر تمھارے پاس بھیجدیگا۔ یہ ہمیشہ ڈاک پر بھیجا جاتا ہے (دیکھو صفحہ ۶۹)

ملاقات تعزیت تعزیت کے لیئے انگریزی تہذیب مین جسقدر جلدی ممکن ہو خود

نوٹ ہندوستانی تہذیب مین عیادت کے لئے جانا احباب کے لئے فرض ہے کیونکہ دلی تعلقات صرف علالت مین ہمدرد ہونے سے ظاہر ہوتے ہین۔ اگر زیادہ رسم وراہ ہو تو بیمار کے پاس بیٹھنا اُسکا دل بہلانا اُسکی کوئی خدمت کرنا عین انسانیت اور نہایت درجہ کی تہذیب ہے۔ لیکن بیمار کے روبرو زیادہ کلام کرنا۔ بھیڑ لگانا اور اُسکے آرام مین خلل ڈالنا بالکل خلاف مصلحت ہے۔ مریض کے سامنے اُس مرض کے مہلک ہونے کا ذکر کرنا جسمین وہ مبتلا ہو منع ہے۔ عیادت کے لئے اول وقت جانا مناسب ہے کیونکہ شب کے وقت بیمار کو دیکھنے جانا نہایت مذموم خیال کیا جاتا ہے۔

نوٹ ہندوستان مین تعزیت کے لئے اُسی روز جانا انسب ہے جسدن کوئی غمی ہو جائے ورنہ بحالت مجبوری ایک ہفتہ کے اندر ضرور جانا چاہئے۔ اگر تمھارے کسی دوست کے یہان خدانخواستہ کوئی غمی ہو جائے

دوست کے بنگلہ پر جانا چاہیئے - بیرا سے کچھ ہمدردی کا پیام کہدو اور اُسکے پاس اپنا
ایک کارڈ چھوڑ دو - پھر ملاقات کرنے کے لئے اس سانحہ سے ایک ہفتہ کے بعد
جانا لازم ہے اور اگر زیادہ راہ و رسم ہو تو اُسی دن کارڈ اندر بھجوا دو - اگر بلائین تو
جاکر وقت اور حالت کے موافق گفت گو کرو - ایسے اوقات مین سیاہ کنارے
کے کارڈ بھیجنا زیادہ مناسب ہین - اگر کوئی حادثہ دوسرے شہر مین ہوا ہو تو
ہمدردی ظاہر کرنے کے لئے تار یا خط موافق درجہ اور مراسم باہمی کے بھیجا جاتا ہے
لیکن زیادہ دیر ہو جانے پر تعزیت کا خط نہ بھیجنا چاہیئے - کیونکہ گذشتہ رنج و مصیبت کا
یاد دلانا اچھا نہین سمجھا جاتا - اور اگر کسی انگریز سے اور تمسے زیادہ مراسم ہون جب
اُسکے یہان کوئی غمی ہو جائے اور اطلاعی کارڈ تمھارے پاس آئے تو تمھین ضرور
تجہیز و تکفین مین شریک ہونا چاہیئے وقت مقررہ پر متوفی کے مکان پر پہونچ جاؤ
لیکن سیاہ پوشاک پہنکر جاؤ خواہ ہندوستانی ہو یا انگریزی - اگر انگریزی پوشاک
ہو تو نکٹائی اور دستانے سیاہ ہون - جب جنازہ روانہ ہو تو اپنی گاڑی رشتہ دارونکی
گاڑیون کے پیچھے رکھو - کھلی ہوئی گاڑی نہو تو بہتر ہے - پہلے جنازہ کو گرجے مین لیجاتے ہین

(نوٹ بقیہ صفحہ ما قبل) ہمیشہ تجہیز و تکفین مین شرکت واجب و لازم ہے - جنازہ کے ہمراہ ہونے
کے وقت سیاہ پوشاک پہننا زیادہ مناسب ہے - موافق رواج کے عزیز و اقارب دوست و احباب جنازہ
کو دوش بردوش لیجانا اچھا سمجھتے ہین اور شرعاً بھی مسنون ہے - مذہب اسلام مین بلا قید ملاقات و
راہ و رسم ہر شخص کو جسے جنازہ راہ مین ملے کم از کم چالیس قدم ساتھ جانا واجب قرار دیا گیا ہے
بعد تجہیز و تکفین لوگ اپنے گھر واپس آتے ہین - ہندوستان مین یہ ایک اور رسم ہے
کہ جس گھر مین غمی ہو جاتی ہے اُس روز وہان کھانا نہین پکتا بلکہ کسی عزیز یا دوست کے یہان سے
کھانا آتا ہے -

اور تابوت آتار کے اندر لایا جاتا ہے جسوقت مذہبی رسومات ہوتے ہین سب لوگ سکوت کی حالت مین بیٹھے رہتے ہین بعدہٗ قبرستان کو روانہ ہوتے ہین اور بعد دفن گھر کو سب ساتھ واپس آتے ہین - اگر تم کسی وجہ سے نہ جاسکو یا تمھارے نام اطلاعی کارڈ نہ آوے تو یہ دستور ہے کہ خالی گاڑی (از قسم بروہم وغیرہ) متوفی کے مکان پر بھیجدو اور کوچبان کو یہ سمجھا دو کہ خالی گاڑیان سب کے پیچھے رہتی ہین - بعد اسکے تمھین خود ماتم پرسی کے لئے جانا چاہیے جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے غم یا ہمدردی ظاہر کرنیکے لئے بائین ہاتھ کے بازو پر سیاہ کپڑا جسے کریپ کہتے ہین باندھا جاتا ہے

بے تکلفی کی ملاقات یہانتک تو تکلف کی ملاقاتون کا ذکر کیا گیا لیکن جہان بے تکلفی کی ملاقاتین ہون وہان ادائے مراسم کے واسطے کوئی سخت قواعد مقرر نہین ہین - ایک انگریز مصنف کہتا ہے " کہ دوست باہمی تہذیب کے قواعد خود ہی بنا لیتے ہین کسی خاص لکھے ہوئے قاعدے کی پابندی نہین کرسکتے " باانیمہ بے تکلفی کی دوستی مین بھی تہذیب کا خیال رکھنا واجب و لازم ہے -

انگلستان[1] کے بڑے بڑے خاندانون مین ملاقات کے لئے دو قسم کی کتابین ہوتی ہین ایک مین تو اُن لوگون کا نام مع پتہ کے مندرج ہوتا ہے جنسے راہ و رسم زیادہ ہوتی ہے اور دوسری مین صرف ملاقاتیون کے نام ہوتے ہین جو ملنے آتے ہین یا کارڈ چھوڑ جاتے ہین اور اُسی کے مطابق ملاقات بازدید کیجاتی ہے -

---

نوٹ[1] ہندوستان مین بھی نامون کی دو فہرستین رکھنے کا طریقہ ہے - ایک پر اُن لوگونکے نام ہوتے ہین جنکے یہان سے فقط حصہ وغیرہ آتا جاتا ہے اور دوسرے پر اُن لوگون کے نام جنکے یہان شادیون مین آمد و رفت اور نیوتہ دئے جانے کا دستور ہے -

باب ششم

راستہ کی تہذیب

فصل اول
پا پیادہ چلنا

راستہ چلنے مین زور سے باتین کرنا - سیٹی بجانا قہقہہ لگانا - کسی کو پکارنا یا پیچھے پھر پھر کر دیکھنا آداب تہذیب کے بالکل خلاف ہے - چلنے مین خلاف فطرتِ ہاتھون کو حرکت دینا یا اسقدر تیزی سے چلنا کہ گویا بھاگ پڑی ہے نہایت نازیبا ہے - چھتری یا چھڑی کو گھماتے ہوئے چلنا یا بغل مین دبا کر کھڑے ہونا غیر مناسب ہے - جب کوئی شخص سامنے سے آتا ہو تو تمھین اپنے داہنی جانب ہٹ جانا چاہئے اگر تمھارا[1] کوئی ہندوستانی یا انگریزی دوست تمھارے ساتھ ہو اور راستہ مین کسی اور شخص سے ملاقات ہو تو اُنھین ایک دوسرے سے نہ ملاؤ تاوقتیکہ تمھین اس امر کا یقین کامل نہو کہ اس ملاقات سے دونون خوش ہونگے - ایسی حالت مین ٹھہر کر باتین کرنا نہایت بدتہذیبی ہے صرف چلتے چلتے صاحب سلامت کافی ہے - اگر تمھارا کوئی دوست کسی اجنبی کے ساتھ ہو تو کبھی ہرگز اُسے روک کر اُس سے باتین کرنا نہ چاہو

نوٹ[1] راستہ مین ٹھہر کر ملاقاتیون سے باتین کرنا اچھا نہین سمجھا جاتا - ہان اگر تمھارا کوئی دوست ملجائے تو کچھ تبسم کے ساتھ بڑھ کر ہاتھ ملانے مین کچھ ہرج نہین - اگر ٹھہرنا منظور نہو تو صرف ہاتھ ملانا کافی ہے - اور جو ٹھہر و اور وہان لوگون کی بہت آمد و رفت ہو تو ایک کنارہ ہٹ کر کھڑے ہو لکثر اس حالت مین ہاتھ ملائے کھڑے رہتے ہین - جب کسی دوست کو ایسے موقع پر روکو تو چلتے وقت ضرور معافی مانگ لو - اگر تم تنہا نہ ہو بلکہ کوئی اور تمھارے ساتھ ہو تو ہرگز ہرگز ٹھہر کر راستہ مین کسی شخص سے باتین نہ کرنی چاہیئے تاوقتیکہ وہ خود اس امر کو جائز نہ رکھے - اور نہ کسی دوست کو جب وہ کسی غیر شخص کے ساتھ ہو روکو نہ اُسکے رُکنے کی امید رکھو - افسوس ہے کہ ہندوستان کے نوجوانون کو اس تہذیب کا خیال بہت کم ہے وہ اکثر راہ مین ٹھہر کر باتین کرنے لگتے ہین یا دوسرے کو روک لیتے ہین یہ بات تہذیب کے بالکل خلاف ہے - ایسی گلیون اور راستون مین جہان بہت بھیڑ ہو (مثل چوک وغیرہ کے) جانا اچھا نہین سمجھا جاتا - اگر ضرور جانیکا اتفاق ہو تو سامنے دیکھنا چاہئے - سر اُٹھائے ہوئے ایک ایک کمرہ کی طرف دیکھتے ہوئے چلنا شریفون کی وضع کے خلاف ہے -

اگر وہ تمھین خود روکے تو مضائقہ نہین - اور جو کوئی لیڈی اُسکے ساتھ ہو تو پہلے تمھین اُس لیڈی کو سلام کرنا چاہیئے - اگر وہ ہاتھ ملانے کے لیئے بڑھائے تو مع واستانہ بھی راستہ مین ہاتھ ملانا جائز ہے - اور اگر کوئی تمھاری ملاقاتی لیڈی کسی جنٹلمین کے ساتھ جاتی ہو جسے تم نہ جانتے ہو تو تمھین کیا کرنا چاہیئے دیکھو لیڈیون کے بیان مین (باب - ۱۳) اگر تمھارا گذر ایسی جگہ ہو جہان بہت سے انگریز اور لیڈیان جا رہی ہون تو لوگون کو ہٹاتے ہوئے آگے جانا نہ چاہو اور اگر کوئی ایسا ہی ضروری کام ہو تو اجازت با این الفاظ لیلو کہ "کیا آپ مجھے تھوڑی جگہ مہربانی فرما کے دینگے" ایک انگریز نے اپنی تہذیب کی کتاب مین لکھا ہے کہ "جب کوئی نوکر یا تمسے کم درجہ کا آدمی جسے تم جانتے ہو راستہ مین ملے تو اُسکی طرف متوجہ نہونا کمظرفی ہے - تمھین چاہیئے کہ تم ایک مہربانی کے لہجہ مین اُسے سلام کرلو - ٹوپی اُتارنے یا جھکنے کی ضرورت نہین" لیکن ہندوستان مین انگریز عموماً ہندوستانیون سے اسکے برعکس برتاؤ کو پسند کرتے ہین - اور ہندوستانی عام رواج کے موافق چاہیئے بھی ایسا ہی - یعنے جو ملاقاتی انگریز تمھین راستہ مین ملے اُسے سلام کرنے مین تمھین سبقت کرنی چاہیے - مفصل کیفیت اسکی اس باب کی آخر فصل مین درج ہے -

فصل دوم
سواری

سواری رکھنے کا اگر شوق ہے اور مقدور بھی ہے تو اچھی سواری رکھو بُری سواری سے تو سواری نہ رکھنا بہتر ہے گاڑی عمدہ ہو اور کیل کانٹے سے درست ہو - گھوڑے کا ساز و سامان ٹھیک ہو یہ نہین کہ اگر راس ٹوٹ گئی تو رسّی کا جوڑ

نوٹ[۱] ہندوستانیون مین قریب قریب ہر ملت و مذہب کے لوگون مین اپنے بزرگ کو سلام کرنا واجب سمجھا جاتا ہے - اور جو لوگ کہ اعلےٰ اصول تہذیب کے پابند ہین وہ اپنے سے کم رتبہ والے سے بھی اکثر سلام مین سبقت کرتے ہین - اگر راستہ مین تمھارا کوئی آشنا سا ملازم ملے تو کبھی اُسکی طرف کم توجہی نہ ظاہر کرو کیونکہ یہ طریقہ مغرورا و رکمظرفون کا ہے بلکہ تمھین چاہیئے کہ یا تو اُسے سلام کرو یا اُسکا مزاج ان الفاظ مین پوچھو کہ "تم اچھے تو رہے" یا "تمھارا مزاج تو اچھا ہے" - جو لوگ انہین تہذیب سے واقف ہین وہ ایسی باتون کا بہت خیال رکھتے ہین -

لگا دیا۔ اس قسم کی کم توجہی بہت معیوب سمجھی جاتی ہے۔ ایک انگریز نے لکھا ہے کہ "جب کبھی گاڑی پر سوار ہونے لگو پہلے اُسے دیکھ لو کوئی نقص تو نہیں ہے"۔

گاڑی پر سوار ہونیکا طریقہ بادی النظر مین معلوم ہوتا ہے کہ گاڑی پر سوار ہونے کے لیئے کوئی خاص طریقہ نہوگا لیکن چونکہ انگریزی تہذیب آسانی اور سہولیت کو بہت چاہتی ہے اسلئے گاڑی پر سوار ہونے کے لئے بھی طریقے مقرر ہین مثلاً "اگر صدر کی جگہ بیٹھنا ہے اور گاڑی مین ایک ہی پائیدان ہو تو بایان پاؤن اُسپر رکھنا چاہئے اور اگر دوسرا پائیدان ہو تو داہنا پیر نیچے کے پائیدان پر اور بایان اوپر کے اور پھر داہنا گاڑی کے اندر۔ اور اگر سامنے کی سیٹ پر بیٹھنا ہو تو جو طریقہ اوپر بیان ہوا ہے اُسکے خلاف عمل کرنا چاہئے"۔ یہ طریقہ ہندوستانی پوشاک پہننے والون کے لئے زیادہ مفید ہوسکتا ہے

گاڑی ہانکنا گاڑی ہانکنے مین بے خبر ہوکر کبھی نہ بیٹھو۔ جہان آمد و رفت زیادہ ہو کبھی گاڑی تیز نہ ہانکنا چاہئے۔ گاڑی ہانکنے مین ہمیشہ دو باتون کو یاد رکھو۔ ایک تو کبھی بے تحاشا گاڑی نہ دوڑاؤ۔ دوسرے بائین پٹری پر گاڑی رکھو۔ اگر آگے نکالنا منظور ہو تو داہنی جانب سے نکال لیجاؤ۔ اگر ہانکنا اچھی طرح نہ جانتے ہو تو راسین ہاتھ مین بھی نہ لو۔ اگر فٹن یا پالکی گاڑی پر اپنے ہمراہ کسی جنٹلمین یا لیڈی کو لیجانا ہو تو اپنے مہمان کو صدر کی جگہ دو اور خود اُنکے مقابل بیٹھو اگر اپنے پاس بٹھنے کو کہین تو سلام کرکے بیٹھ جاؤ۔ لیڈیون کے ساتھ سوار ہونے مین کیا کیا امور ملحوظ رکھنے چاہیئے باب ۱۳ سیزدہم مین درج ہین۔

بائیسکل بائیسکل کی سواری کے لئے بھی راستہ کے وہی طریقہ ہین جو اوپر بیان ہوے۔ تھوڑ ہال

نوٹ بائیسکل کی سواری سیکھنا بائیسکل کی سواری سیکھنے کے عموماً دو طریقہ ہین۔ (۱) کسی دوسرے کی مدد سے کاٹھی پر بیٹھکے دو آدمیون کے سہارے سے چلاتے ہین۔ یہ صرف موٹے آدمیون کے لئے یا لیڈیون کے لئے مناسب طریقہ ہے۔ صرف نقص اسمین یہ ہے کہ چلانا تو آجاتا ہے لیکن چڑھنا اُترنا نہین آتا اور چونکہ جسوقت چلانا آگیا اتنا صبر کرنا مشکل ہے کہ اُترنا چڑھنا سیکھ لین تب سیر کو جائین اور اسلئے اکثر اس طرح کے سیکھے ہوئے لوگ

کی بائیسکل اور سخت کاٹھی پر سوار ہونا مضر ہے - برسات کے لئے یہ سواری زیادہ مناسب نہین کیچڑ مین اکثر پھسل جاتی ہے خاص کر جب تیز چلائی جاے - بائیسکل پر سوار ہونے والون کو عموماً دو شکایتین ہوتی ہین ایک تو مخالف ہوا کی دوسرے اکثر شہرون مین کتّون کی - خیر باد مخالف کی تو کوئی دوا نہین لیکن کتون سے بچنے کے لئے بہت سی ترکیبین ایجاد ہوئی ہین - کہین ربر کے بگل استعمال کئے جاتے ہین اور کہین امونیا اُنکے مُنھ پر چھڑکا جاتا ہے لیکن ہر وقت ہر شخص کے پاس ان چیزون کا موجود ہونا دشوار ہے اسلیے تمھین چاہئے کہ اگر کتے دوڑین تو اس ارادہ سے کہ بائیسکل نکال لیجائین ہرگز بہت تیز نہ کرو ورنہ یا تو کسی کے اوپر مع بائیسکل گروگے یا کتے کے اوپر پہیہ چڑھ جائیگا اور تم الگ پڑے ہوگے اور بائیسکل الگ - ایسی حالت مین آہستہ چلو اور کتّون کو نہ ڈانٹو نہ رومال یا چھڑی وغیرہ سے دھمکاؤ کیونکہ اس حرکت سے وہ اور شیر ہونگے بلکہ خاموش چلے جاؤ وہ خود چپ ہو رہینگے - ایک صاحب کی راے ہے کہ سب سے بڑھکر یہ سہل ترکیب ہے کہ جب کتّا پیچھا کرے اگر کوئی آدمی راستہ مین ملے تو اُس سے کہدو کہ کتے کو للکار دے اور یقین مانو اُسکے للکارنے سے کتا ضرور بھاگ جائیگا - بائیسکل کے سوار ہونے والے کو بائیسکل کے کیل کانٹے سے ضرور واقف ہونا چاہئے - یہ بھی ملحوظ رہے کہ بائیسکل کا بہت تیز لیجانا یا بڑی چڑھائی پر چڑھنا پھیپھڑے کے لیے مضر ہے - کبھی شاہراہ پر دونون ہاتھ چھوڑ کر بلا ضرورت نہ چلاو - اول تو لوگ سمجھینگے کہ تم دکھانے کے لئے یون جا رہے ہو - دوسرے کہین اگر پتھر وغیرہ پہئے کے نیچے آگیا تو سمجھ لو

بقیہ صفحہ ماقبل راستہ مین موقع بے موقع گر پڑتے ہین اور چوٹ کھاتے ہین (۲) بلا امداد غیرے جسطرح ہر کام مین اپنے اوپر بھروسہ کرنا کامیابی پر دلالت کرتا ہے اسی طرح پر بائیسکل پر بھی خود سواری سیکھنا ہمت و استقلال کی نشانی ہے - پہلے اسٹیپ پر پیر رکھکر آگے بڑھاؤ تو رفتہ رفتہ اسپر بائین پیر سے کھڑے ہونے لگوگے - جب اپنا وزن یون سنبھالنے لگو تو کاٹھی پر بیٹھ جاؤ تب داہنے پیر سے چلانے کی مشق کرو اور بایان پیر ابھی اسٹیپ ہی پر رہنے دو - جب ایک پیر سے بخوبی چلانے لگو تو دوسرا پیر بھی کام مین لاؤ - اترتے وقت بہتر ہے کہ بایان پیر اسٹیپ پر رکھکر اُترو - بریک کا بہت کم استعمال کرو - پیر سے روکنے کی عادت ڈالو اسلئے کہ بائیسکل چلانے والے بہت جلد روک سکتے ہین

کہ خیریت نہین ہے - سنگ آمد و سخت آمد کا مضمون ہوگا اور بعض جگہون مین تو ہاتھ چھوڑکے بائیسکل چلانا قانوناً بھی منع کر دیا گیا ہے -

اگر ممکن ہو تو اچکن وغیرہ پہنکر بائیسکل پر سوار نہو کیونکہ اکثر دامن تیلیون مین اُلجھ جاتا ہے - یا تو بائسکل کی سواری کا سوٹ پہنو یا معمولی کوٹ پتلون لیکن پتلون مین بغیر کلپ لگائے کبھی نہ سوار ہو کیونکہ بارہا پتلون کی مُہری زنجیر مین اٹک گئی ہے اور لوگ گر پڑے ہین - شب کے وقت بغیر روشنی کے چلنا خطرناک ہے اور شاہراہون پر جانا منع ہے - اگر راستہ مین کوئی دوست پاپیادہ ملجائے اور اُس سے تم بات کرنا چاہو تو تمھین چاہئے کہ اُترکے ساتھ ہولو یہ بالکل خلاف تہذیب ہے کہ تم خود تو بائیسکل پر سوار رہو اور دوست تمھارا پیدل ہو - گھوڑے کی سواری مین اس تہذیب کی ضرورت نہین -

گھوڑا بجز ہندوستان کے بہت کم ملکون مین گھوڑے کے ساتھ سائیس کو دوڑاتے ہوئے لیجانیکا طریقہ ہے - بعض ملکون مین سائیس ایک دوسرے گھوڑے پر مالک کے ساتھ ہوتا ہے - یہان یہ طریقہ ہوتا تو غیر ممکن معلوم ہوتا ہے لیکن سائیس کو ساتھ دوڑانے کا رواج شہرون مین قریب قریب معدوم کے ہوگیا ہے - بجائے ساتھ لیجانے کے اگر ممکن ہو تو جہان جانا ہو پیشتر سے سائیس کو بھیجدینا چاہئے - گھوڑے کی سواری کے مختصر طریقے نوٹ مین درج ہین - لیکن ایسے گھوڑے

نوٹ: سواری کے کل طریقے اس رسالہ مین لکھنا غیر ممکن ہین جو بہت ضروری ہین کچھ اُن مین سے لکھے جاتے ہین - (۱) شہسوار ہونے کے لئے جسقدر کم سنی سے سواری سیکھے بہتر ہے - (۲) سوار کا فرض ہے کہ گھوڑے کو خود کسنا اور لگام وغیرہ چڑھانا بخوبی سیکھے - (۳) پہلے بغیر رکاب کے سوار ہونا سیکھے کیونکہ سوار کو کبھی رکاب پر پورا بھروسہ نکرنا چاہیئے - (۴) جب سوار ہو اس طرح گھوڑے کو قابو مین رکھو کہ گویا وہ تمھارا ایک عضو ہے - (۵) ہمیشہ ہوشیار بیٹھو تاکہ اگر ناگہان وہ بھڑکے یا ٹھوکر کھائے تو تم نیچے نہ آرہو - اس بات پر ہمیشہ مستعد رہو کہ اگر کوئی حادثہ پیش آئے تو رکاب سے پیر نکال کر کود سکو (۶) اگر منھ زور گھوڑا لیکر بھاگے تو کبھی بدحواس نہو گھبرائے اور گرے - اس بات کا خیال رکھو

پیر جو شریر ہو کبھی شاہراہ مین سوار ہو کر نہ نکلنا چاہیئے خواہ تم کیسے ہی شہسوار کیون نہو - لیڈیون کے ہمراہ گھوڑون کی سواری کی تہذیب باب سیزدہم مین درج ہے -

فصل سوم
راستہ مین سلام کرنا [1]

راستہ مین با پیادہ ہون یا سواری پر کن کن انگریزا ورسیمون کو سلام کرنا چاہیئے ہندوستانیون کے لئے ایک ادق مسئلہ ہے - کیونکہ بعض انگریز تو سلام بہت تہذیب سے لیتے ہین اور خوش ہوتے ہین اور بعض گردن تک نہین ہلانے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اجنبی کے سلام [2] کا جواب دینا ضروری نہین سمجھتے اور بعض اگر انھین سلام

بقیہ حاشیہ ماقبل بھاگنے مین گھوڑا کسی درخت وغیرہ سے نہ رگڑ دے - جسوقت تیزی سے وہ کسی جانب مڑے تو کاٹھی پر جھک جاؤ تاکہ جھونکے سے گر نہ پڑو - اس امر کا بھی خیال رکھو کہ اگر وہ ایک ہی ایکا کسی وجہ سے رُک جاے تو گردن پر نہ آرہو - اگر تم یہ سمجھو کہ تمھاری بڑی جمنا مشکل ہے تو رکابون سے پیر نکال لو مبادا رکاب مین پیر پھنس جاے تو مشکل ہو - اور جہان نرم زمین دیکھو فوراً کود پڑو - جو گھوڑا منھ زور ہوتا ہے ایسی حالت مین صرف لگام کھینچنے سے رک نہین سکتا بلکہ اکثر تیز ہو جاتا ہے - اُسکے روکنے کی بہت سی ترکیبین ہین لیکن دو ایک بہت کارآمد ہین - ایک تو یہ کہ لگام کچھ ڈھیلی کر کے ایکبارگی جھٹکا دے کے کھینچ لو - اگر اس سے نہ رُکے تو دونون باگین علحدہ علحدہ ہاتھون مین پکڑ کر گھسیٹنا شروع کرو یقیناً رُک جائیگا - اگر یہ بھی کارآمد نہو اور میدان ہو تو گھوڑے کو کاوے پر ڈالدو خستہ ہو کر کچھ عرصہ کے بعد رُک جائیگا -

[1] کو کلکتہ ہائی کورٹ نے یہ امر طے کر دیا کہ انگریزون کو سلام نہ کرنا کوئی قانونی جرم نہین - لیکن مین ضرور کہونگا کہ ہندوستان کی تہذیب اس امر پر ہمین مجبور کرتی ہے کہ ہم ضرور معزز صاحبان انگریز کو سلام کرین -

[2] ہندوستان مین سلام کا جواب ندینا (خواہ سلام کرنیوالا کیسا ہی حقیر کیون نہو) بدترین عیوب مین داخل ہے - مذہب اسلام مین یہانتک تنبیہ ہے کہ شرعی سلام کا جواب نماز پڑھنے مین بھی دینا فرض ہے - [illegible] مین سلام کے جواب مین صرف گردن ہلانا شریفون کا دستور نہین ہے - اور جو انگریز ہندوستانی تہذیب سے واقف ہین سلام کے جواب مین ہاتھ نہ اُٹھانے کو برا سمجھتے ہین - چنانچہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک ریزیڈنٹ صاحب جسوقت بندیل کھنڈ کے ایک والی ریاست کو انکی کمسنی کے زمانہ مین اپنے ساتھ ہوا خوری کو لیجاتے تھے انھون نے مہاراجہ صاحب ممدوح سے تذکرتا کہا کہ رعایا کے سلام کے جواب مین ہاتھ اُٹھانا چاہیئے گردن ہلانا یا اشارہ سے جواب دینا معیوب سمجھا جاتا ہے - معززین کو ان باتون کا بہت خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ ظاہری برتاؤ بھی طبیعت کی خاصیت کو ظاہر کرتا ہے -

نہ کیا جائے تو بُرا مانتے ہین - اس لئے مین نے اپنے ایک مہربان انگریز جنٹلمین سے اس بارے مین رائے لی - اُنھون نے فرمایا کہ وہ کوئی انگریز ہر کس و ناکس سے جسے وہ نہ جانتا ہو نہ سلام کی خواہش رکھتا ہے اور نہ امید" اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ ہر انگریز کو جو راستہ مین ملے سلام کرتے جانا بیکار ہے - ہان جب کوئی انگریز یا میم تمھارے کسی دوست کے ساتھ ہو تو ضرور سلام کرلو (دیکھو اسکول کی تہذیب (صفحہ ۲۷) اسی طرح پر جب کسی انگریز کے قریب تمھین بیٹھنا ہو خواہ پارٹی مین ہو یا ریل کے سفر وغیرہ مین سلام کرلینا نہایت اچھی بات ہے یہ بات صرف یاددہانی کی نظر سے کہی گئی تاکہ تم اپنی ہندوستانی تہذیب کو نہ بھولو یہ بھی یاد رکھو کہ جو حکام ضلع ہون خواہ وہ تمسے واقف ہون یا نہون اگر تم اُنھین پہچانتے ہو تو ضرور بالضرور جب وہ ملین اُنھین سلام کرلو اور چونکہ وہ بہت کچھ ہندوستانی تہذیب سے آگاہ ہوتے ہین یقین ہے تمھین جواب سے محروم نہ رکھینگے -

جو لوگ انگریزی ٹوپی پہنتے ہین سلام کے لیے یا تو ٹوکرتے ہین یا ٹوپی اُتار لیتے ہین لیکن ٹوپی اُتارنا بہتر ہے - کسی لیڈی کو سلام کرنے کے لئے ہمیشہ ٹوپی اُتارنا چاہیے (دیکھو صفحہ ۱۵۲) لیکن یاد رکھو یہ بات انگریزی ٹوپی کے لیے ہے کبھی ہندوستانی ٹوپی سلام کرنے کے لیئے نہ اُتارنا چاہیئے -

تمّت

باب ہفتم

بال - ایوننگ پارٹی اور گارڈن پارٹی وغیرہ

نیوتہ | بال اور ایوننگ پارٹی کے کارڈ عموماً تین ہفتہ پیشتر بھیجے جاتے ہین (دیکھو نمونہ کارڈ (مندرجہ تتمہ) اگر اُسپر حروف R.S.V.P. چھپے ہون جسکے معنی فرانسیسی زبان مین "Answer if you please" یعنی "مہربانی فرما کر جواب سے سرفراز کیجئے" ہین - تو فوراً شکریہ کے ساتھ اپنا ارادہ لکھ بھیجو - اگر یہ حروف نہون تو جواب دینا بیکار ہے ہان اگر جانے سے معذور ہو تو فوراً عذر معقول لکھ بھیجو - دعوت کے بارے مین اس بات کا بہت خیال رکھنا چاہیئے ورنہ میزبان کے انتظام مین فرق آئیگا - ناچ پارٹی وغیرہ کے لئے نہ زبانی طلب کا دستور ہے نہ زبانی جواب کا -

فصل اول

بال یعنے ناچ پارٹی

ناچ پارٹی | ناچ پارٹی کے بارے مین زیادہ تشریح کی ضرورت نہین کیونکہ تاوقتیکہ انگریزی طرز

نوٹ - بجز بے تکلف احباب کے کسی غیر شخص کو دعوتون مین زبانی پیام سے مدعو کرو - استدعاے شرکت کے آجکل دو طریقے ہندوستان مین رائج ہین ایک تو فہرست اسمار لکھکر لوگون کے پاس بھیجنا اور دستخط کرانا یہ طریقہ اہل تہذیب مین شاید عموماً پسندیدہ نہو - دوسرے چھپے ہوے یا لکھے ہوے خطوط دستی یا ڈاک پر علیحدہ علیحدہ بھیجنا - تقریبات مین عام اس سے کہ جلسہ شرعی ہو یا عرفی اکثر خطوط سرخ کاغذ پر سنہلے حرفون مین چھپوالے جاتے ہین - روشنائی کے سوا عبارت بھی رنگین ہوتی ہے -

جلسۂ رقص و سرود | ہندوستان مین ناچ رنگ کے بڑے جلسہ جو شادی وغیرہ کی تقریب مین ہوتے ہین انمین

معاشرت کسی ہندوستانی نے اختیار نہ کر لیا ہو بال مین بہت کم شریک کیا جاتا ہے لیکن چونکہ صاحبان انگریز اپنے بعض ہندوستانی دوستون کو بھی ناچ پارٹی مین مدعو کرتے ہین اس لحاظ سے چند ضروری باتین لکھی جاتی ہین - ناچ پارٹی مین بھی مثل ایوننگ پارٹی وغیرہ کے ہندوستانی یا انگریزی

(بقیہ صفحہ ماقبل) اکثر نشست فرش پر ہوتی ہے - تین طرف قالین کا فرش ہوتا ہے اور جابجا گاؤ تکیہ رکھے ہوتے ہین - حیدرآباد کے جلسون مین بالعموم ہر شخص گاؤ تکیہ لگا کر بیٹھتا ہے (میرے ایک دوست سید رائح الحسن صاحب مقیم حال لندن کی رائے ہے کہ شاید یہ رواج ایران سے لیا گیا ہے جہان عموماً نشست کا یہی طریقہ ہے -) ایسے جلسون مین متعلق محفل کے جسقدر ظروف ہوتے ہین مثل خاصدان چنگیر دان عطردان وغیرہ اکثر چاندی یا سونے کے ملمع کے رکھے جاتے ہین بڑے بڑے پیچوان نقرئی طلائی یا بدری جنکے نیچے کارچوبی زیر انداز بچھا دیے جاتے ہین پانچ سات آدمیون کے درمیان مین لگا دیے جاتے ہین اور مسند دستے حاضرین جلسہ کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہین گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے وقفہ سے گلوریان بھی پیشکش کیجاتی ہین لیکن ہر تازہ وارد کے سامنے پان اور عطر فوراً لایا جاتا ہے - پان ایک یا دو سے زیادہ ہرگز نہ لینا چاہیئے - عطر ہاتھون اور ڈاڑھی یا کپڑون مین ملنا بھی خلاف تہذیب ہے باوضع لوگ اکثر صرف رومال مین عطر لگا لینا پسند کرتے ہین - عطر و پان تقسیم کرنے والے اشخاص معزز و باسلیقہ ہونا چاہیے - ملازمین کو یہ خدمت کم سپرد کیجاتی ہے کیونکہ انکا امتیاز رتبہ رائی عقل کے ہے اکثر میزبان کے اقربا و اعزا اس خدمت کو اپنے ذمہ لیتے ہین چونکہ بعض جلسے اکثر دو تین دن تک شبانہ روز جلسہ رہتا ہے لہذا نہ پابندی وقت کی ایسے جلسون مین ضرورت ہے اور نہ کسی وقت معینہ تک بیٹھنے کی حاجت ہے - لیکن معززین اکثر تھوڑی دیر بیٹھکر چلے آتے ہین اور اگر زیادہ دیر تک بیٹھنا چاہین تو بھی کچھ حرج نہین - جن لوگون سے خاص مراسم ہون انھین میزبان کی خوشنودی کے لیے اپنے اوپر تکلیف گوارا کرکے کچھ زیادہ وقت اُس صحبت مین صرف کرنا چاہیئے - واپسی کے وقت میزبان سے رخصت ہو لینا ضروری ہے -

بڑے جلسون مین ہر شخص کو تعظیم نہین دیجاتی لیکن صرف وہ لوگ جہان کوئی آکر بیٹھتا ہے جگہ کرتے وقت تعظیم دیتے ہین - جس وقت ناچ گانا ہو رہا ہو بلند آواز سے باتین کرنا معیوب ہے کیونکہ حاضرین جلسہ کی پریشان خاطری سے جلسہ کا رنگ بگڑ جاتا ہے تاوقتیکہ بالکل بے تکلف صحبت نہو مغنیہ سے کسی خاص چیز کے گانے کے لیے فرمایش نہ کرنا چاہیے کیونکہ باوضع لوگ ایسے خلاف شان امور کو بہت برا سمجھتے ہین -

خاص دعوتون کے ضمن مین بھی احباب کی دلچسپی کے لیے کبھی ناچ گانے کا سامان کیا جاتا ہے اور انمین نشست کے مختلف طریقے ہین کہین زمین پر فرش ہوتا ہے کہین تخت یا چوکی کہین کرسیان انمین بھی مسند صدر بالا کا لحاظ رکھنا ضرور ہے اور ایسے دعوت عام ہو یا خاص ہر موقع پر ہر مہمان کی تواضع و مدارات کا یکسان خیال رکھنا چاہیے کسی مہمان کیطرف کم توجہی کرنا بالکل خلاف تہذیب ہے - گو ہندوستان مین عام طور پر اس امر کا اسقدر خیال نہین ہے لیکن جو لوگ تہذیب کے قواعد سے بخوبی واقف ہین وہ مہمانون کے درجے کے لحاظ سے تفریق نہین کرتے اور سمجھتے ہین کہ کسی مہمان کی خاطر شکنی سے بڑھکر کوئی زیادہ عیب نہین کیونکہ وہ ایسے فعل کے مرتکب نہین ہوتے جس سے کم درجہ کے مہمان کو اپنی حالت کا خیال پیدا ہو - (دیکھو آداب مہمان نوازی صفحہ ۱۱۷ و ۱۱۸)

پوری پوشاک پہننا چاہیے (دیکھو صفحہ ۵۶ و ۱۰۶) ہندوستانی پوشاک کے ساتھ دستانہ پہنکر جانے کی ضرورت نہین لیکن ناچنے والون کے لئے ضروریات سے ہے بال نو یا ساڑھے نو بجے شب کو شروع ہوجاتا ہے گو پابندی وقت کی قید نہین تاہم وقت پر پہونچنا انسب ہے کیونکہ میزبان صاحبہ سے (ملحوظ رہے کہ بال عموماً لیڈی کی طرف سے دیا جاتا ہے) وقت معینہ پر ملنا چاہئے - اگر کسی قدر تاخیر ہوگئی ہے تو پہلے میزبان صاحبہ سے مل لو تب شریک جلسہ ہو - نیوتہ کا کارڈ کسی جلسہ مین ساتھ لیجانے کی ضرورت نہین تاوقتیکہ اسپر کچھ ہدایت نہ لکھی ہو البتہ ناچ پارٹی مین وہ کارڈ جو دروازہ پر دیا جاتا ہے ضرور ساتھ لیجانا چاہیے شال - اوورکوٹ اور مفلر وغیرہ ناچ کے کمرہ مین جانے کے پیشتر ایک دوسرے کمرہ مین جو خاص ان چیزون کے رکھنے کے لیئے مخصوص ہوتا ہے چھوڑ جاؤ - لیڈیون کے ساتھ ناچ کا انتظام عموماً پہلے سے ہوجاتا ہے اور اس لئے کسی لیڈی سے ناچنے کے لیئے کبھی ہرگز خود درخواست نہ کرنا چاہیے - اگر تمکو ناچنے مین مداخلت نہ ہو تو ہرگز وجد مین آکر اُٹھ نہ کھڑے ہونا علیحدہ کھڑے ہوکر یا کسی کرسی پر بیٹھکر ناچ دیکھو لیکن ہر حالت مین خاموشی اور سکوت سے کام لینا چاہئے اِدھر اُدھر ٹہلنا یا کسی کا راستہ روکنا نہایت معیوب ہے - ہان اپنے دوستون سے آہستگی کے ساتھ بقدر ضرورت باتین کرنے مین ہرج نہین مگر خانگی امور کے متعلق وہ اذکار نہون بلکہ وقت اور موقع کے مذاق کے موافق ہون (دیکھو طریقہ گفتگو باب ۱ ہفتدہم فصل ۲)

سپر اگر سپر کا وقت آگیا ہو تو سب کے پہلے تم کمرہ مین نہ جاؤ بلکہ پیشتر میزبان کو مع خاص مہمان کے اندر داخل ہونا چاہئے - جب سپر کے کمرہ مین پہونچو اگر دستانہ پہنے ہو تو اُتار ڈالو بعد اختتام پھر پہن لو اور اگر وہان کوئی اعلیٰ حاکم بھی موجود ہو تو جب تک وہ نہ بیٹھے تمھین بیٹھنا زیبا نہین اور جس وقت وہ اُٹھے تمھین بھی اٹھ کھڑا ہونا چاہئے -

فصل دوم
ایوننگ پارٹی وغیرہ

اگر کوئی پارٹی کسی معزز شخص کے لیئے دی گئی ہو تو بعد میزبان سے ملنے کے اس معزز مہمان کے پاس جاکر سلام کرو پھر شریک جلسہ ہو - اگر نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یا حضور وایسرائے صاحب بہادر وغیرہ وہان موجود ہون تو دید و دادید کے شوق مین لوگون کو ہٹاتے ہوے کبھی اُنکے پہلو مین یا سامنے نہ جا کھڑے ہو اور نہ اُنکی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھو نہ انکی جانب ہاتھ یا آنکھ سے کچھ اشارہ کرکے باتین کرو - اگر کسی معزز انگریز یا بڑے عہدہ دار سے تمسے مراسم ہون اور وہ تمکو ایسے بڑے جلسہ مین دکھائی دین تو جبتک وہ خود تمسے بات چیت نہ کرین تم بھی پیش قدمی نہ کرو کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اس جلسہ مین تمسے بات کرنا پسند نہ کرتے ہون - ویب صاحب فرماتے ہین کہ انگریزی تہذیب مین بڑے درجہ والون کو پہلے کلام کرنا چاہیے لیکن ساتھ ہی اسکے یہ بھی ہے کہ ایسی پارٹیون مین تم کسی انگریز سے جو تمھارے نزدیک ہو بلا انتظار انٹروڈکشن (تعارف) بات چیت کرسکتے ہو کیونکہ ایک مکان مین ایک ہی شخص کا مہمان ہونا ہی انٹروڈکشن ہے اسلیئے باتین کرنا خلاف تہذیب نہین بلکہ نہایت خوش آیند شائستگی ہے کہ اپنے پاس کے لوگون سے بات چیت کرکے دل بہلاؤ - اس سے یہ مطلب نہین ہے کہ تم بلاضرورت بھی باتین کرنے کو مستعد ہو جاؤ اور دوسرے کی خواہش نہو - ایک اور انگریز مصنف کہتا ہے کہ ایوننگ پارٹی مین انٹروڈکشن کا کم رواج ہے مہمان آپس مین یون ہی باتین کرسکتے ہین - با اینہمہ اگر تم کسی انگریز سے ملنا چاہو تو اپنے میزبان سے اپنی خواہش ظاہر کرو اگر خلاف محل و موقع نہوگا تو وہ ضرور ملا دیگا - اس بات کا تم بھی بہت خیال رکھو کہ آپس مین دو شخصون کو اُسوقت تک نہ ملاؤ جبتک تمھین یہ کامل یقین نہو جاے کہ دونون صاحب آپس مین ملکر خوش ہونگے انٹروڈکشن کا طریقہ گو بہت آسان ہے اور اُسکی تہذیب بھی کچھ مشکل نہین تاہم اکثر غلطی ہو جایا کرتی ہے اس لئے انٹروڈکشن کا طریقہ اور تہذیب جو صفحہ مابعد مین درج ہے بخوبی سمجھ لو اور

بر وقت ضرورت اُسپر عمل کرو-

انٹروڈکشن (تعارف) انٹروڈکشن مین سن کا زیادہ لحاظ نہین بلکہ چھوٹے درجہ والے کو بڑے درجے والے سے انٹروڈیوس کرتے ہین (یعنے ملاتے ہین) اورچونکہ لیڈی ہمیشہ عزت کے خیال سے درجہ مین بڑی سمجھی جاتی ہے اسلئے لیڈی کبھی انٹروڈیوس نہین کیجاتی بلکہ اور لوگ خواہ وہ کسی درجہ کے ہون انٹروڈیوس کئے جاتے ہین - انٹروڈیوس کرنے کے وقت جسے ملاتے ہین اُسکا پہلے نام لیتے ہین بعد کو اُس شخص کا جس سے ملاتے ہین - اگر کسی ہندوستانی کو ملانا ہو تو اُسکے نام کے ساتھ اُسکا عہدہ یا پیشہ بھی بیان کردینے مین کچھ ہرج نہین - مثلاً تمھین ڈپٹی محمد حسین صاحب کو کمشنر آگرہ یا اُنکی میم صاحبہ سے ملانا ہے تو یون کہو جناب (یا میم صاحبہ) مجھے اجازت دیجیے کہ سید محمد حسین صاحب کو پیش کرون - یہ کہکر نام لو- ڈپٹی محمد حسین صاحب - مسٹر اہبی صاحب - انگریز جب گھر کے باہر کہین کسی پارٹی مین آپسمین انٹروڈیوس کئے جاتے ہین تو جھک کر ہاتھ ملاتے وقت ٹوپی اُتار لیتے ہین - اگر تم کسی انگریز سے

نوٹ ہندوستانی انٹروڈکشن ہندوستان مین آپسمین ملنے کے ایسے سخت قیود نہین ہین جیسے کہ انگریزون مین اگر تم کسی اجنبی ہندوستانی رئیس سے کسی ایسی جگہ ملو جہان تمھارا اُسکا عرصہ تک ساتھ رہے تو تم بلا انٹروڈکشن اُس سے بات کرسکتے ہو لیکن ہان اگر وہ کسی کام مین مشغول ہو تو تاوقتیکہ وہ خود تمسے مخاطب نہو ہرگز مخل نہو سایک تو آپسمین شناسائی کا یہ طریقہ ہے کہ اگر تم کسی اپنے معزز دوست سے کہین ملو اور کوئی ملاقاتی تمھارے ساتھ ہو تو عموماً وہ تمھارے ملاقاتی کی طرف اشارہ کرکے تمسے پوچھے گا کہ "آپکی تعریف کیجیے" اُسوقت تمھین اپنے ملاقاتی کا حال مختصر طور پر بیان کردینا چاہیے - دوسرا طریقہ آپسمین ملانے کا یہ ہے کہ جن صاحبون کو ملانا منظور ہو پہلے کم درجہ والے شخص کا نام لو پھر دوسرے کا پھر کچھ مختصر طور پر دونون کا حال بیان کرو لیکن یہ طریقہ صرف اُسوقت کے لیے ہے جب دونون صاحب ایک دوسرے سے ناواقف ہون اور اتفاقیہ تمھین تعارف کرانا ہو - اور اگر کوئی کم درجہ والا کسی بڑے شخص سے ملنا چاہے تو صرف تمھین اس کم درجہ والے کا نام ونشان اور کچھ اُسکے اوصاف بیان کردینا چاہیے بڑے درجہ والے کا اُسوقت نام لینا ضرور نہین بعد تعارف آپس مین ایک دوسرے سے مخاطب ضرور ہونا چاہیے-

ملائے جاؤ تو اسکا خیال رکھو کہ ہاتھ ملانے مین سبقت نہ کرو - بعد ملنے کے مزاج پرسی کا دستور ہے
اور اکثر کچھ کلمات اظہار مسرت کے کہدئے جاتے ہین - مثلاً "مین آپ سے ملکر بہت خوش
ہوا" یا "مجھے آپ سے ملازمت حاصل کرنے کی ازحد تمنا تھی" بعد اسکے دوستانہ گفتگو شروع
ہوجاتی ہے - لیکن بعد انٹروڈکشن اپنے نئے ملاقاتی کی طرف متوجہ نہوتا اور دوسرون
سے باتین کرنے لگنا نہایت بدتہذیبی ہے - افسوس کہ ہندوستانی رؤسا کو اس بات کا خیال
کم ہے -

شرکت ایوننگ پارٹی وغیرہ مین کبھی اپنے دوستون کے ساتھ دور جاکر یا کسی گوشہ
مین الگ کھڑے ہوکر باتین کرنا خلاف ہے - ایسے موقعون پر تمھین چاہیے کہ انگریزون سے
اختلاط پیدا کرو اور آزادی سے ملو (لیکن تہذیب کو لیے ہوئے) جو کھیل ہو رہا ہو تم شوق سے
اُسمین شریک ہوسکتے ہو - ان پارٹیون سے کچھ فائدہ اٹھاؤ اور دیکھو کہ صاحبان انگریز سوشل
طور پر (اگر تم انکی تہذیب کے خلاف کوئی بات نہ کرو) کس خلوص اور محبت سے تمسے پیش آوینگے
ویب صاحب فرماتے ہین "جب تک کہ تم اُنکی عادات سے واقف نہوگے اُنکے ساتھ
رابطہ محبت و ہمدردی نہین پیدا ہوسکتا جب تمسے وہ بے تکلف ہوجائینگے تمھین معلوم ہوگا کہ
اُن لوگون کے درمیان مین موجو تمسے دوستانہ اور محبانہ برتاؤ کرنا چاہتے ہین تمھین بھی چاہیے
کہ اس اتحاد کے رشتہ کو مضبوط کرنے کی کوشش کرو دل مین اُنکی سچی عزت اور محبت رکھو"
بڑی ایوننگ پارٹیون مین کچھ میوہ جات وغیرہ ہوتے ہین اگر تمھارا مذہب مانع نہو تو جیسے اور
لوگ کھڑے کھڑے[1] کھاتے ہین تم بھی شوق سے بلا تکلف اُس مین شریک ہو - لیکن یاد رکھو کہ

نوٹ[1] ہندوستانی تہذیب مین کھڑے کھڑے کھانا یا پانی پینا ناجائز نہین اس لیے کسی ہندوستانی صحبت مین جہان بالکل پرانے
فیشن کے لوگ ہون کبھی کوئی چیز کھڑے کھڑے یا برہنہ سر نہ کھاؤ نہ پیو - اپنے گھرون مین بھی ان باتون کا خیال رکھنا
چاہیے -

بہت نہ کھانا چاہیئے - اگر اور لوگ وہان نہون توتم خود میز کے قریب نہ چلے جاؤ اِس بات کا انتظار کرو
کہ آدمی تمھارے سامنے لائے یا تمسے اُسکی شرکت کی درخواست کیجاے - اگر تم کسی چیز کے
استعمال سے پرہیز کرتے ہو تو تہذیب کے ساتھ انکار کر دینے مین کوئی ہرج نہین تمھارے
مہمان نواز کبھی تمھاری مرضی یا خواہش کے خلاف کوئی بات نہ چاہینگے - یاد رکھو انگریزی سوسائٹیون
مین لیڈیون کا بہت پاس اور لحاظ ہونا چاہیئے خواہ تم اُنسے ملاے گئے ہو یا نہین اگر کوئی خدمت
تمھارے لائق ہو تو اُٹھا نہ رکھو (دیکھو لیڈیون کا بیان صفحہ ۱۵۲) ایوننگ پارٹی عموماً
گیارہ بجے کے بعد ختم ہو جاتی ہے لیکن جب تک معزز مہمان نہ روانہ ہو جائین تمھین رخصت نہ ہونا
چاہیئے جب وہ چلین اور لوگ جانا شروع کرین تمھین چاہیئے کہ میزبان کے قریب آکر ہاتھ ملاؤ اور کہو
گڈ نائٹ سر یا مسٹر فلان - ایک آدھ کلمہ جلسہ کے بارے مین تعریفاً بیان کر دینا
خلاف نہوگا - لیکن ویب صاحب کہتے ہین کہ اثنا ے خور و نوش مین شکریہ کے کلمہ[ف] وغیرہ نہ کہنا
چاہیئے کیونکہ یہ ملحوظ رہے کہ بعد ہر قسم کی دعوت یا جلسہ کے میزبان اور میزبان صاحبہ کا شکریہ ادا
کرنے کے لیئے جانیکا دستور ہے - ایک ہفتہ کی اندر ہی اندر جانا چاہیئے خواہ نیوتہ منظور کیا ہو یا
نہین - جہان بہت سے مہمان ہون فقط میزبان سے ہاتھ ملانا کافی ہے - سب مہمانون سے
ہاتھ ملانے کی خواہش نہ کرو ہان اُن لوگون سے جو تمھارے قریب ہون اور ہاتھ ملانا چاہین تو
ہاتھ ملاؤ ورنہ سلام کافی ہے - کمرہ کے باہر سہولیت اور سنجیدگی کے ساتھ آنا چاہیئے باہر
نکلتے ہی کوئی رائے پارٹی کے بارے مین نہ ظاہر کرو - میزبان کا فرض ہے کہ دروازہ پر
آکے لوگون کو رخصت کرے - اوورکوٹ و شال وغیرہ جو باہر کے کمرہ مین چھوڑ دئے جاتے ہین

نوٹ ہندوستان مین چونکہ انگریزون کی طرح مکان پر شکریہ ادا کرنے کے لیئے بعد دعوت کے جانیکا دستور نہین اسلیئے تمھین چاہیئے کہ
کسی ہندوستانی جلسہ کی برخاستگی پر مہمان نواز سے جب رخصت ہونے لگو کچھ اُسکے انتظام کی تعریف اور اُسکی توجہ کا شکریہ ادا کرو -

دیکھیے کہ سب کو مل گئے۔

فصل سوم گارڈن پارٹی

گارڈن پارٹی ہمیشہ دن کے آخر وقت ہوتی ہے اسمین اور سب امور کا مثل ایوننگ پارٹی کے لحاظ رکھنا چاہیے۔ ان دونون کے آداب مین کچھ فرق نہین ہے۔ البتہ بجاے ایوننگ درلیس کے اسمین مارننگ ڈرس پہنی جاتی ہے۔ وسعت وقت مین نیوتہ کے کارڈ عموماً پندرہ بیس روز پیشتر بھیجے جاتے ہین اگر اُسپر حروف (R.S.V.P.) ہون توجواب فوراً دینا چاہیے پیشوائی کا طریقہ ایوننگ پارٹی سے ملتا جلتا ہے آمد و رفت کے راستہ کے قریب لان (یعنے سبزہ زار) کے جہان گارڈن پارٹی قرار پاتی ہے قالین یا دری بچھی ہوتی ہے جسپر میزبان مہمانون کی پیشوائی کے لیئے کھڑے رہتے ہین وقت کی کچھ قید نہین لیکن حتی الامکان زیادہ دیر نہ کرو۔ جسوقت پہونچو میزبان سے ہاتھ ملاؤ اور سلام کرتے ہوئے دوسرے مہمانون سے جا ملو۔

گورنمنٹ ہوس گارڈن پارٹی

جو گارڈن پارٹی حضور وایسراے صاحب بہادر کی طرف سے دیجاتی ہے جناب لیڈی صاحبہ شامیانہ کے نیچے اپنے مہمانون کی پیشوائی کے لئے کھڑی رہتی ہین۔ ایڈی کمپ (مصاحب) تمھین میزبان ممدوحہ کے حضور مین جسوقت پیش کرے بہت ادب سے سلام کرو (ایسی حالت مین نذرانہ نہین دیا جاتا) ہاتھ ملانے مین ہرگز پیش دستی نہ کرو اور نہ منھ سے کچھ بات کرو اگر وہ ہاتھ ملائین تو قبضہ

نوٹ - **ہندوستانی پکنک اور گارڈن پارٹی** - ہندوستان مین بھی ایک قسم کی گارڈن پارٹی ہوتی ہے۔ کچھ دوست احباب اکثر ابر وغیرہ کی فصل مین کسی باغ مین جاتے ہین۔ کھانے اکثر وہین پکتے ہین یا مکان سے ساتھ جاتے ہین دن بھر تفریح کرکے سر شام واپس آتے ہین۔ ایک اور قسم کی گارڈن پارٹی خاص کرکے ساون کے مہینے مین ہوتی ہے۔ جس مین جھولے ڈالے جاتے ہین لیکن یہ جلسے اچھی نظرون سے نہین دیکھے جاتے اور مہذب سوسائٹی کے لوگ بہت کم بلکہ شریک نہین ہوتے۔

ورنہ مودبانہ سلام کرتے ہوے رخصت ہو - واپسی مین اُنکی طرف ایکبارگی پیٹھ نہ کردینا چاہئیے - ایسی پارٹی مین ضرور ٹھیک وقت پر پہونچو تاکہ تعارف کی عزت سے محروم نہ رہجاؤ - گارڈن پارٹی مین اکثر لوگ اِدھر اُدھر ٹہل ٹہل کے باتین کرتے پھرتے ہین یا کسی کھیل مین مثل ٹینس یا بیڈمنٹن کے مشغول ہوجاتے ہین - شام ہوتے ہی عموماً چین کی کاغذی لالٹینین روشن کردیجاتی ہین - بعض اوقات آتشبازی وغیرہ کا اہتمام مہمانون کی تفریح طبع کے لئے کیا جاتا ہے - شامیانہ کے نیچے چاء - میوہ و برف وغیرہ کا انتظام ہوتا ہے اور توس مکھن - بسکٹ - کیک - اور کچھ مٹھائیان میز پر چنی ہوتی ہین - لیڈیون کے لئے میز کے گرد کرسیان پڑی ہوتی ہین تاکہ وہ بیٹھکر کچھ کھائین اور سب لوگ ٹہل ٹہل کے کھاتے ہین اور جس چیز کی لیڈیون کو ضرورت ہو خود دیتی ہین یاد رکھو کہ یہ چیزین پیٹ بھرنے کے لئے نہین ہوتین بیاس خاطر میزبان کوئی شئے چکھ لو کسی ایک پلیٹون مین سے جا جا کے چیزین لینا معیوب ہے - کبھی کسی چیز کو جسکو تم کھانا نہین چاہتے ہاتھ نہ لگاؤ اور بھولے سے بھی کہین جیب مین رکھنے کا ارادہ نہ کرنا - اگر پارٹی کے اختتام تک رہو تو میزبان صاحبہ (اور میزبان صاحب) سے رخصت ہو لو (طریقہ صفحہ ۹۹ مین بیان ہوچکا ہے) اگر پیشتر چلا جانا منظور ہو تو انگریزی تہذیب کی روسے رخصت ہونا یا ہاتھ ملانا نازیبا ہے - اگر تم انگریزی پوشاک پہنتے ہو تو جیسا اوپر بیان ہوچکا ہے صبح کی پوشاک پہنکر جانا چاہئیے - دستانون کا پہننا ضروری نہین ہے اگر تمھارے ہاتھ مین چھڑی ہو تو عمدہ ہو - جوتا سیاہ وارنش کا ولایتی ہو یا دامی نہونا چاہئیے - اگر کوئی لیڈی تمھاری ملاقاتی ایسے مقام پر ملے تو جو طریقے لیڈیون کے بیان مین لکھے گئے ہین تمھین اُنپر عمل کرنا چاہئیے - (دیکھو باب سیزدہم) اگر کوئی ملاقاتی انگریز پارٹی مین ملے جیسا کہ ایوننگ پارٹی مین بیان ہوچکا ہے تو اُسکے پاس فوراً ہی نہ چلے جاؤ بہتر ہے کہ اپنے مقام پر کھڑے

رہو اور اگر اتفاقاً تمھارا اسکے قریب ہو کر گذر ہو اور تمسے اُس سے آنکھین چار ہو جائین تو صرف سلام کرلو۔ہاتھ بڑھانا یا بات کرنا جب تک وہ خود سبقت نکرے نہایت معیوب ہے اگر تمھارا رتبہ کسی یورپین سے بڑا ہے تو تمھین بہت خلق سے جب وہ تمھارے پاس آوے ہاتھ ملانا اور اُسکا مزاج پوچھنا چاہیئے۔ ملحوظ رہے کہ ریاستہاے خودمختار کے والیان ملک کا مرتبہ چونکہ بمنزلہ ملکہ معظمہ قیصر ہند دامت سلطنتہا کے دوست کے ہے اور حضور وائسراے بہادر جو کہ قائم مقام ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے ہین انھین دوست کے خطاب سے مخاطب کرتے ہین لہذا انکو چاہیئے کہ صاحبان انگریز سے ملتے وقت ہمیشہ موافق اپنے درجہ کے ہاتھ ملانے اور مزاج پرسی مین سبقت کرین۔لیکن لیڈی صاحبان سے ہاتھ ملانے مین پیشدستی کرنا انگریزی تہذیب کے خلاف ہے (دیکھو آداب معاشرت با لیڈی صاحبان۔ صفحہ ۱۵۰)

باب ہشتم

ڈنر پارٹی دعوت وغیرہ

فصل اول
فرائض مہمان

ڈنر پارٹی[1] کے لئے اکثر بذریعہ تحریر مدعو کرتے ہین (دیکھو نمونہ خط مندرجۂ تتمہ) اگر پارٹی بہت بڑی ہو تو چھپے ہوئے کارڈ استعمال کئے جاتے ہین - ہندوستانیون کے لئے بھی مطابق ویب صاحب کی رائے کے یہی طریقہ بہتر ہے - (دیکھو نمونہ کارڈ مندرجۂ تتمہ) نیوتہ دعوت کا انگریزون مین ہمیشہ میم کی طرف سے ہوتا ہے اور میم صاحبہ ہی کو اُسکا جواب لکھا جاتا ہے اگر کوئی بڑا جلسہ دعوت کا ہے تو نیوتہ کے کارڈ پندرہ روز پیشتر بھیجنے چاہیئے ورنہ آٹھ دس دن کافی ہین دو دن پیشتر بھی بھیجا جا سکتا ہے دعوت کے نیوتہ کا جواب ہر حالت مین بھیجنا چاہیئے یہ نہایت بدتہذیبی ہے کہ کسی انگریز یا میم کو انتظار مین رکھو کہ خدا جانے تم دعوت منظور کروگے یا نہین جواب مذبذب نہونا چاہیئے یا صاف اقرار ہو یا انکار - دعوت کا رد کرنا انگریزی اخلاق کی رو سے بھی سخت ممنوع ہے اسواسطے جب تک کوئی ایسی ہی وجہ مانع نہو دعوت مین شرکت سے انکار نہ کرنا چاہیئے لیکن ایسے شخصون کی دعوت نہ منظور کرو جنسے تمھین نفرت ہو یا اُنکے عادات تم ناپسند کرتے ہو مگر انکار نہایت تہذیب سے کرو - جواب نیوتہ کا دستی ہو یا بذریعۂ ڈاک - اگر دعوت منظور کرنے پر کوئی حادثہ پیش آجائے تو فوراً میزبان کو اطلاع اور اپنی مجبوری پر افسوس ظاہر کرو ایک انگریزی مصنف کہتا ہے

نوٹ[1] ہندوستانی دعوتون مین جیسا کہ اوپر نوٹ مین بیان ہو چکا ہے سوائے خاص خاص دوستون کے زبانی مدعو کرنا جائز نہین - نیوتہ دو ایک روز پیشتر بھیجنا چاہیئے - عین وقت پر بلانا بالکل خلاف تہذیب ہے ہان بے تکلف دوستون مین کبھی ایسے قواعد کی زیادہ پابندی نہین ہوتی اگر کوئی تمھارا ملاقاتی تازہ وارد ہو اور تمھین اُسی وقت خبر ہو تو بلا لینا خلاف تہذیب نہین

کہ یہ عموماً سمجھ لیا جاتا ہے کہ جو وقت[1] کھانے کا لکھا ہے اُس سے دس پانچ منٹ بعد مہمان آئینگے لیکن ہمیشہ بیشتر پہونچنا دیر کے پہونچنے سے کہین بہتر ہے کیونکہ میزبان اور دوسرے مہمانون کو اپنا انتظار کرانا بڑی بدتمیزی سمجھی جاتی ہے۔

علاوہ اسکے دیر ہونے سے کھانا خراب ہوجاتا ہے۔ کسی مہمان کا پندرہ منٹ سے زیادہ انتظار نہین کیا جاتا کھانا شروع کردیا جاتا ہے دعوت مین انگریزی یا ہندوستانی پوری پوشاک پہننا چاہیئے (دیکھو صفحہ ۵۶ و ۵۸) لیکن داستانہ کھانے کے جلسہ مین کسی پوشاک کے ساتھ کبھی پہنکر مت جاؤ انگریزی ٹوپی اور کوٹ وغیرہ جیسا کہ ایٹ ہوم پارٹی کے بیان مین ذکر کیا گیا ہے باہر کے کمرہ مین چھوڑ جانا چاہیئے۔ مین سمجھتا ہون تمھین یاد ہوگا کہ ایسے موقع پر ہاتھ یا ناخنون کا میلا ہونا بدترین آداب سمجھا جاتا ہے اس لیئے دوبارہ اسکا ذکر کرنا بیکار ہے (دیکھو صفحہ ۱۴۱) جب ڈرائنگ روم مین پہونچو تمھین سب سے پہلے میزبان صاحب یا میم صاحبہ سے جو استقبال کے لیئے دروازہ پر ہونگے ہاتھ ملانا چاہیئے بعد اُسکے اپنے ملاقاتیون سے بات چیت کرسکتے ہو اگر کوئی لیڈی تمھاری ملاقاتی ہو اور وہ پہلے تمھاری طرف مخاطب ہو۔ یعنے بو کرے (سر کو جنبش دے) تو تمھین اُسکے پاس بیٹھکر باتین کرنا چاہیئے لیکن جب دوسرے مہمان تمھارے

نوٹ [1] وقت کی ہندوستان مین پھر اب زیادہ قدر ہوتی جاتی ہے۔ ایک زمانہ تھا یہان وقت کی اسدرجہ قدر تھی کہ اکثر لوگون کے کارخانون مین یہ لکھا لگا رہا کرتا تھا (کار امروزہ را بہ فردا مگذار) لیکن پھر وہ زمانہ آیا کہ اگر کوئی کہے ہمارے یہان آج سیج آٹھ بجے کوئی صحبت یا مجلس ہے تو بالعموم یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ اسکا مطلب گیارہ بجے دن سے ہے۔ ہان قریب آدھ گھنٹہ کے تو ولایت مین بھی فرق ہوتا ہے لیکن نہ اسقدر۔ مگر اب عموماً تمام انگریزی تعلیم یافتہ لوگ وقت کا بہت خیال کرتے ہین اسلیئے تمھین چاہیئے کہ اگر خود میزبان ہو تو ٹھیک وقت سے اطلاع دو اور صاف صاف لکھدو کہ وقت کی پابندی ضرور ہے لیکن شاید تمھارے خاص مہمانون کو آنے مین دیر ہو تو بغیر اُنکے کبھی کھانا شروع نہ کردینا اگر تم مہمان ہو جو وقت لکھا ہو اُسکی پابندی کرو۔ اپنا انتظار کرانا اب نیک عادتون مین نہین گنا جاتا۔

پاس ہوکر نکلیں تمھیں کھڑے ہو جانا چاہیئے۔ بیٹھے رہنا نہ صرف انگریزی تہذیب کے خلاف ہے بلکہ ہندوستانی تہذیب کا خون کرنا ہے اگر تم وہان کسیکو نہین جانتے تو میزبان کچھ لوگون سے تمھین ملا دیگا لیکن سب مہمانون کو آپس مین ایک دوسرے سے ملانا دستور نہین جبتک لیڈیان نہ بیٹھین تم کھانے پر نہ بیٹھو جو مہمان تمھارے نزدیک ہو خواہ جنٹلمین ہو یا لیڈی (خصوصاً داہنی طرف جو لیڈی ہو) اُس سے بلا انٹروڈکشن باتین کرسکتے ہو یہ بات تہذیب کے خلاف نہین ایک دوست کے یہان ایک ٹیبل پر ساتھ بیٹھکر کھانا کھانا ہی انٹروڈکشن کا کام دیتا ہے لیکن یہ ملاقات عارضی سمجھی جاتی ہے اور باہر نکلکر کسی قسم کا تعلق باقی نہین رہتا۔ ویب صاحب کہتے ہین کہ ہندوستان مین اپنے[۱] نوکر ساتھ لیجانے کا دستور ہے تاکہ وہ کھانے پر حاضر رہین لیکن بعض دعوتون مین یہ طریقہ نہین۔ مہمان نواز کے نوکر جاکر کھانا کھلانے کو موجود رہتے ہین اس لئے بہتر ہے کہ تم اپنا نوکر پیشتر سے جہان دعوت ہے بھیجدو وہ دریافت کرلیگا کہ آیا اُسکی ضرورت ہے یا نہین۔ لیکن یہ بخوبی سمجھ لو کہ اگر تمھارا نوکر انگریزی کھانا کھلانے کے آداب سے واقف نہین تو ہرگز نہ بھیجو۔ نوکرون کی پوشاک بہت صاف ہو۔ زرق برق پوشاک ملازمین کو پہناکر انگریزی دعوت مین لیجانا بُرا سمجھا جاتا ہے۔

کھانے کی میز پر کی تہذیب انگریزی کھانے مین دستور ہے کہ ایک لیڈی اور ایک جنٹلمین کا ضرور ساتھ ہوتا ہے جس لیڈی کا تمھارا ساتھ قرار پایا ہوگا عموماً اس سے تم ملا دیے جاؤگے

نوٹ [۱] اگر تم کسی ہندوستانی کے یہان دعوت مین جاؤ اپنے نوکر کو ضرور ہمراہ لیجاؤ بلکہ دو نوکر ہون تو اور بھی بہتر ہے ایک کے سپرد جوتا کرو اور ایک کہین نزدیک حقہ لیا لیے کھڑا رہے اگر ہوشیار نوکر ہو تو اُسے چاہیئے چھوٹے چھوٹے کامون مین مدد دے لیکن بار بار کوئی چیز تمھارے سامنے نہ رکھے اسیطرح اگر کوئی نوکر کسی غیر شخص کی موجودگی مین پان یا حقہ وغیرہ لا دے تو کبھی اپنے مالک کے سامنے نہ رکھے بلکہ مہمان کے سامنے رکھنا یا درمیان مین رکھدینا چاہیئے اگر وہ اجنبی شخص ہو تو درمیان ہی مین رکھنا مناسب ہے چونکہ ہندوستان مین بہت کم نوکر خواندہ ہوتے ہین تمھین چاہیئے یہ باتین انھین سکھا دو ورنہ تمھارے اوپر حرف آئیگا۔

پھر جب تک کھانے پر نہ بیٹھو کچھ نہ کچھ باتین کرتے رہو۔ کھاتے وقت بھی اُسی سے باتین کرو اگر کسی وقت وہ اپنے داہنی طرف کسی سے مخاطب ہو تم بائین جانب والی لیڈی سے باتین کرسکتے ہو۔ مختصر یہ کہ داہنی جانب والی لیڈی سے بہت مخاطب رہو اور بائین جانب والی لیڈی کو جس چیز کی ضرورت ہو مہیا کرو۔ جو لیڈی تمھارے ساتھ ہو اُسے اپنے داہنے ہاتھ کیطرف بٹھاؤ اُسی سے باتین کرو اُسی کی خوشی سب پر مقدم سمجھو۔ نمک وغیرہ دیکھو کہ سامنے ہے یا نہین اگر ضرورت ہو تو نوکر سے منگوالو۔

انگریزی کھانا کھانا واقعی ہندوستانیون کے لیئے ایک مشکل چیز ہے تاوقتیکہ وہ اُسکے عادی نہون کبھی اچھی طرح نہین کھاسکتے اس لیئے تمھین چاہیئے کہ اگر تمسے اور انگریزون سے مراسم ہین اور تمھین اکثر دعوتون مین شریک ہونا پڑتا ہے تو اُسکے طریقون کو اچھی طرح سیکھ لو۔ سب بتانا تو دشوار ہین لیکن جو نہایت ضروری امور ہین درج کیئے جاتے ہین۔

جب میز پر بیٹھو اور کھانا شروع ہونے کو ہو دستپاک جو ہر شخص کے سامنے میز پر تہ کیئے رکھے ہونگے یا گلاس مین ایک خوشنما طریقہ پر لگے ہونگے کھول کر اپنے گھٹنون پر ڈال لو اگر اُسپر روٹی رکھی ہو تو روٹی اُٹھا کر بائین جانب پلیٹ مین رکھ لو۔ انگریزی[1] تہذیب کے موافق جسوقت تمھارے سامنے کچھ پلیٹ مین آوے بلا اس انتظار کے کہ دوسرے کھانا شروع کرین یا اُنکے

[1] نوٹ ہندوستانیون بلا انتظار کھانا شروع کردینا عیب مین داخل ہے کبھی کسی ہندوستانی دستر خوان پر تمھین سب سے پہلے کھانا کھانا شروع نہ کرنا چاہیے۔ اس بات کا انتظار کرو کہ میزبان بسم اللہ کہے یا اور لوگ شروع کرین اور جب تک کھاتے رہین تم بھی ساتھ دو چاہے تمھارا پیٹ بھر گیا ہو اور اگر لوگ ہاتھ اُٹھالین تو تم بھی کھانا موقوف کردو خواہ بھوکے ہو۔ ایک چیز مین بہت سی چیزین ملا کر نہ کھاؤ۔ بالکل سر جھکائے نہ رہو لیکن کسی کے کھانے کی طرف باربار نہ دیکھو جہانتک ممکن ہو کھانے کے درمیان مین پانی نہ پیو یہ کچھ تہذیب کے خلاف نہین مگر حفظا مفید نہین اگر پیاس معلوم ہو اور پانی سامنے موجود نہو تو اشارے سے پانی مانگوا و رجسوقت مُنھ مین لقمہ ہو کبھی پانی نہ پیو جسطرح ہر کام کے

سامنے رکھا جاوے تم بسم اللہ کرو - اگر تمھارے سامنے کوئی پلیٹ آوے جسمین صرف تھوڑا سا کھانا باقی ہو یا کوئی ایک ہی چیز رکھی ہو اور ابھی اور لوگ باقی ہون تو تمھین پس وپیش نہ کرنا چاہیئے - بلکہ اُسے لے لو پس وپیش کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ شاید تم سمجھتے ہو کہ میزبان نے کافی انتظام نہین کیا۔ دوبارہ کسی چیز کو مانگنا بالکل خلاف تہذیب ہے - اگر تمھین کوئی کھانا پسند نہ ہو اور تم غلطی سے پلیٹ مین لیلو تو واپس نہ کرو بلکہ ایک آدھ لقمہ کھا لو یا صرف یہ ظاہر کرو کہ کھا رہے ہو جتنک کسی عمدہ طریقہ سے اپنی پلیٹ اُٹھوا نہ دو - کھانا کھاتے وقت جب نوکر کوئی چیز لائے اُسکا شکریہ ادا کرو - مہذب لوگون کے مُنھ سے ذراسی خدمت کے بدلے مین بھی شکریہ نکل جاتا ہے - ایک جنٹلمین کی رائے ہے کہ دنیا مین جسقدر رکھانے پر کسی شخص کے آداب و اخلاق کا احاطہ ہوسکتا ہے کسی اور موقع پر ممکن نہین - چاہے وہ کتنا ہی خوش پوشاک خوش وضع اور خوش تقریر کیون نہ ہو اگر میز پر کوئی بات اُس سے خلاف تہذیب سرزد ہوئی تو پوشاک یا خوشنمائی اُسکے عیب کو نہ چھپا سکے گی کیونکہ وہ امور جو اور موقع پر گو قابل اعتراض نہون کھانے کے وقت بہت ناگوار معلوم ہوتے ہین - اسلیئے تمھین چاہیئے علاوہ کھانا کھانے کے صحیح طریقون کے شائستگی اور تہذیب کا بہت خیال رکھو میز

(نوٹ بقیہ صفحہ ماقبل) شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا متبرک ہے اُسی طرح کھانے مین لقمہ اُٹھانے کے پیشتر لا یلاف پڑھو - بسم اللہ کہکر کھانا شروع کرو - اور الحمد پر اختتام کرو یہ سب اس طرح پڑھنا چاہیے کہ کوئی آواز نہ سنے نہ لبون کو جنبش دو کہ کچھ پڑھنا معلوم ہو - اگر کوئی چیز دور رکھی ہو تو اُسے خود نہ اُٹھاؤ اور تا وقتیکہ صاحب خانہ خود فرمایش نہ کرے کسی نوکر سے بھی نہ مانگو - دسترخوان پر اکڑو نہ بیٹھو - نہ کھانا کھانے مین ادھر اُدھر دیکھو - اگر تم کسی کے یہان ایسے وقت پہونچو جبکہ کھانا ہو رہا ہو تو شرکت کے اصرار پر بے تکلفی سے نہ بیٹھ جاؤ بلکہ معقول الفاظ مین عذر کردو - بے تکلف دوستون مین ان قیود کی پابندی نہین - اگر کوئی معزز ملاقاتی کھانے کے وقت آجاوے تو اُس سے زیادہ مصر نہو تا وقتیکہ تم اُسکی ایک مرتبہ دعوت نہ کردو اور باہمی دوستانہ برتاؤ نہ ہوجاوے -

پر تہذیب سے بیٹھو ایک جانب جھکے ہوئے نہ بیٹھنا چاہیئے کہنیوں کو میز پر رکھکر نہ بیٹھو اور کسی دوسرے کی کرسی پر ہاتھ رکھو سیدھے بیٹھو لیکن بالکل تصویر یا بت نہ ہو جاؤ بالکل خاموش رہنا بیوقوفی کی دلیل ہے اور خاموشی سے میزبان کی فکر بڑھجاتی ہے جو تمھارے پاس ہو اُس سے کچھ نہ کچھ باتیں کرتے رہو (دیکھو طریقہ گفتگو صفحہ ۱۷۲)

کھانا کھانے کے آداب کھانا اس طرح کھاؤ کہ منھ سے آواز نہ پیدا ہو جلدی جلدی منھ نہ چلانا چاہیئے ہونٹھ یا انگلیاں چاٹنا سخت ممنوع ہے۔ چھوٹا لقمہ منھ بند کرکے چباؤ جب کانٹا منھ کے قریب آئے تب منھ کھولنا چاہیئے یہ نہیں کہ ابھی لقمہ پلیٹ ہی میں ہے اور منھ پہلے سے کھولدیا۔ جب منھ میں نوالہ ہو نہ بات کرو اور نہ کوئی چیز پیو پلیٹ میں کچھ تھوڑا سا چھوڑدو بالکل صاف کردینا تہذیب کی رو سے اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ گلاس کچھ نیچے سے پکڑکر اُٹھانا چاہیئے اور بالکل پانی نہ پی جاؤ کیونکہ گلاس کا زیادہ جھکانا عیب میں داخل ہے تکلف کی دعوتوں میں کھانے کی فہرست ہر شخص کے سامنے یا میز پر رکھی رہتی ہے اور اُسی ترتیب سے کھانا آتا ہے اُسے دیکھ لو اور پہلے سے دل میں طے کرلو کہ کیا کیا کھاؤگے کیا نہیں تاکہ جب وہ سامنے آوے تمھیں کچھ پس و پیش نہ ہو۔ جو چیز تمھیں نہ لینا ہو شکریہ کے ساتھ انکار کردو یہ لازمی نہیں کہ ہر دور میں کچھ نہ کچھ ضرور ہی لینا چاہیئے

نوٹ ؎ ان تمام آداب کو ہندوستانی دعوتوں میں بھی تمھیں ضرور نگاہ رکھنا چاہیئے لیکن بجائے چھری کانٹے کے تمھاری انگلیاں ہیں۔ نوالہ بہت بڑا نہ لو نوالہ اس طرح بناؤ کہ منھ بہت پھیلانا نہ پڑے بعض لوگ انگوٹھے کے ساتھ دو انگلیاں اور بعض تین استعمال کرتے ہیں لیکن ہر حالت میں باقی انگلیوں کا بالکل علٰحدہ رہنا ممنوع ہے انھیں ملا ہوا رہنا چاہیئے اس طرح کھانا کھاؤ کہ انگلیاں نہ بھریں ورنہ بدتمیز کہلاؤگے ان چاول کھاتے وقت مجبوری ہے لیکن انگلیاں کبھی نہ چاٹنا چاہیئے۔ بغیر ہاتھ دھوئے کھانا نہ کھاؤ کہیں یہ دستور ہے کہ ہاتھ علٰحدہ دُھلائے جاتے ہیں اور کہیں ہر شخص کے سامنے طشت یا سیلابچی آتی ہے ہاتھ اچھی طرح دھو صرف انگلیاں دھونا یا تو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ تم ہاتھ دھونے کے عادی نہیں یا یہ کہ تمھیں کھانے کی عجلت ہے

کھانے کی ترتیب

ڈنر - یعنی شب کے کھانے کی ترتیب عموماً حسب ذیل ہوتی ہے:-

(۱) پوٹیجیز = جملہ اقسام کے سوپ یعنی شوربا یا یخنی - (۲) ریلیو یا پوسینز = مختلف اقسام کی مچھلی - (۳) اینٹریز یا سائید ڈشیز = مختلف قسم کے گوشت - مثلاً - مٹن - بیف - وینزن (ہرن کا گوشت) وغیرہ وغیرہ - (۴) روٹس = گوشت از قسم کباب - کباب مرغ وطاؤس وبط وغیرہ وغیرہ - [نمبر ۴ - کبھی کبھی نمبر ۳ - کے پیشتر بھی ہوجاتا ہے] - (۵) ویجیٹبلز ترکاریان - (۶) سیکنڈ کورس یا سکنڑ اسے سیکنڈ سروس یا صرف سیکنڈز بھی کہتے ہین یعنے دوسرا دور - اسمین مختلف قسم کی چڑیان مثل ٹیبر وغیرہ کے ہوتی ہین (۷) انٹرمیٹس = مختلف اقسام کے پڈنگ - (پٹیٹن) یا مٹھائیان - (۸) چیز یعنے پنیر - (۹) آئیسز = مختلف قسم کی برف (۱۰) ڈیزرٹ = میوہ جات - (۱۱) کافی = چا قہوہ وغیرہ -

Potages.
Releve or
Poissons
Entrees or
Side-dishes.
Rots.
Vegetables
2nd Course
r Service :
conds or
kkins.
Entremets
Cheese.
Ices.
Dessert.
Cafe.

چھری کانٹے اور چمچے کا استعمال اور کھانا کھانے کے طریقے

جب چھری اور کانٹا دونون استعمال کرو چھری داہنے ہاتھ مین لو اور کانٹا بائین مین جہان صرف کانٹا کام دے سکے چھری ہرگز نہ استعمال کرو - کیونکہ کانٹے سے کھانا زیادہ تہذیب مین داخل ہے - چھری صرف اُسوقت استعمال کیجاتی ہے جبکہ کسی شے کو کاٹنا منظور ہوتا ہے - خواہ وہ گوشت ہو یا پنیر یا گوشت کو ہڈی سے جدا کرنا ہو - چھری کسی حالت مین مُنھ تک نہین لیجاتے - جب صرف کانٹا استعمال کرو تو اُسے ضرور داہنے ہاتھ مین لو - چمچہ یخنی پینے یا برف وغیرہ کھانے مین استعمال ہوتا ہے چمچہ پکڑنے مین نیچے انگلیان اوپر انگوٹھا ہونا چاہیئے - چھری کانٹے کے استعمال مین زیادہ کھٹ پٹ ہونا نہایت معیوب ہے - کھا چکنے کے بعد جو چیز پلیٹ مین رہ جاتی ہے اُسے بیچ مین کھسکا دیتے ہین اور چھری کانٹے کو اُٹھا کر کے برابر پلیٹ مین رکھدیتے ہین سوپ (یخنی) جو عموماً پہلے سے میز پر رکھدی جاتی ہے ٹیبل اسپون یعنے بڑے چمچے سے جو پلیٹ کے سامنے رکھا ہوتا ہے پی جاتی ہے

لیکن یہ بخوبی خیال رہے کہ چمچے کے کنارے کی جانب سے نوک کیطرف سے ہرگز نہیں۔ سوپ پینے میں پلیٹ کسیقدر جھکا سکتے ہیں لیکن بجائے اپنی طرف جھکانیکے اپنی طرف سے ذرا اٹھاکے دوسری طرف جھکاتے ہیں۔ پلیٹ بالکل صاف نہ کردینی چاہیئے۔ مچھلی چاندی کے چھری کانٹے سے کھائی جاتی ہے اگر شاید یہ نہو تو دو کانٹوں سے کھاؤ کیونکہ دوسری چھری یا چمچے مچھلی کھانیمیں ہرگز استعمال نہیں کیے جاتے انٹریز اور روسٹس میں بہت سی چیزیں چھری اور کانٹے دونوں سے کھائی جاتی ہیں لیکن جس چیز کو بلا چھری کے کھاسکو اس میں صرف کانٹا استعمال کرو۔

ترکاریاں۔ بعض تو صرف کانٹے سے کھائی جاتی ہیں بعض چھری کانٹے دونوں سے اور بعض صرف ہاتھ سے۔ اگر نمک لینا ہو تو نمک کے چمچے سے لو چھری سے نہ نکالو۔ اگر نمک کا چمچہ نہو تو کانٹے کے دستہ سے نکال سکتے ہو۔ پیز (مٹر) کانٹے سے کھائے جاتے ہیں چمچے سے ہرگز نہیں چھری صرف سہارا دینے کے لئے استعمال کیجاسکتی ہے۔ سلاد۔ چھری اور کانٹے دونوں سے کھایا جاتا ہے۔ اسپرگس چٹنی وغیرہ میں ڈبو کر ہاتھ سے کھاتے ہیں۔ اسٹیوڈ فروٹس (پکے ہوئے پھل) کانٹے اور چمچے سے گٹھلیاں علیحدہ کرکے کھاتے ہیں کیونکہ مع گٹھلیوں کے کھانا اور پھر گٹھلیاں تھوکنا معیوب ہے۔ پہلے گٹھلیاں پلیٹ کے کنارے رکھدی جاتی ہیں لیکن بعد کھا چکنے کے بیچمیں کھسکا دینا چاہیے۔ سکنڈ میں بہت سی چیزیں صرف کانٹے سے کھائی جاسکتی ہیں اسلیئے تاوقتیکہ پنیر وغیرہ کھانیکے لیے ضرورت نہو چھری استعمال نکرو۔ کبھی کسی چڑیا کی ہڈی ہاتھ میں لیکر منھ تک لیجاؤ گوشت کو ہڈی سے جدا کرکے کانٹے سے کھانا چاہیئے۔ پڈنگ ہمیشہ صرف کانٹے سے کھانا چاہئے اگر بہت ملائم ہو تو میوہ کھانیکے چمچے سے سہارا دیسکتے ہو لیکن چھری ہرگز استعمال نکرنی چاہئے۔

چیز (پنیر) کے چھری سے ٹکڑے کرکے (مکھن لگی ہوئی) روٹی یا بسکٹ پر رکھکر بائیں ہاتھ سے بلا چھری کانٹے کی مدد کے کھاتے ہیں۔ روٹی ہاتھ سے توڑی جاتی ہے چھری یا دانت سے کاٹنا یا کانٹے سے کھانا نہایت معیوب ہے آئس پڈنگ اور برف ایک چھوٹے چمچے سے کھائی جاتی ہے۔

جبکہ کھانا ہوچکتا ہے اور جنبیر (پنیر) کی پلیٹیں اُٹھائی جاتی ہین تب پھل رکھنے کی پلیٹیں رومال سے ڈھکی ہوئی لائی جاتی ہین جس کے اوپر برف کھانے کی پلیٹیں رکھی ہوتی ہین جنبیر چنگلی[1] دھونے کے گلاس ہوتے ہین ان مین عموماً گرم پانی ہوتا ہے اور کہین کہین گلاب کی پتیان یا لیمون کا ایک ٹکڑا پڑا ہوتا ہے - ویب صاحب کہتے ہین یہ گلاس اور رومال اُٹھا کر اپنے بائین جانب رکھ لو لیکن ایک اور دوسرے انگریز مصنف کی رائے ہے کہ بجائے بائین جانب رکھنے کے پلیٹ کے سامنے رکھو تاکہ قریب کے مہمانون کو کسی قسم کی تکلیف نہو - تب نوکر آئس پڈنگ لائیگا بعض اوقات آئس پڈنگ تھوڑی تھوڑی ہر پلیٹ مین رکھ دیجاتی ہے اور یہی بہتر طریقہ ہے کیونکہ اپنے ہاتھ سے آئس پڈنگ نکالنا ذرا بدنما معلوم ہوتا ہے (اگر تم میزبان ہو تو اسکا خیال رکھنا) -

فواکہات پھل جو پلیٹ مین میز پر رکھے ہوتے ہین جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے خود اپنے ہاتھ سے نہ اُٹھاؤ بلکہ جب نوکر سامنے لائے ایک آدھ لے لو -

چنگلی دھونے کے گلاس مین صرف چنگلی دھوؤ تھوڑا پانی ہونٹون مین لگا کر اُنگلیان اور مُنھ رومال سے صاف کرلو - یہ بھی دستور ہے کہ [illegible] کا ایک کونہ ڈبو کر مُنھ صاف کر لیتے ہین - بہت سے لوگ چنگلی اُنگلیان کھانے مین [illegible] بھر تین نہین دھوتے -

ممنوعات شرعی سے پرہیز اگر تمھارے مذہب مین شراب پینا منع ہے تو یہ خیال رکھو کہ دوسرے مہمان نہین تو تم پر بھی فرض ہو جائے نہین ہرگز نہین تم سے کوئی مہذب شخص

نوٹ [1] ہندوستان مین ہاتھ دھلانے کے لیے بیسن یا کھلی خوشبودار بیسن دانی مین رکھی ہوتی ہے لیکن اب جابجا صابون بھی استعمال کیا جاتا ہے بعد کھانے [illegible] کی ہاتھ خوب ملکے دھوؤ کلی کرنے اور دانت صاف کرنے مین آواز نہو کھکارنا تو بہت ہی معیوب ہے اگرچہ اور لوگ منتظر [illegible] نے کے بعد [illegible] ت دھونا چاہیے جو لوگ تم سے رتبہ یا عمر مین بڑے ہون اُن سے سبقت نہ کرو بعد ہاتھ دھونے کے [illegible] تھ صاف کرو لیکن کبھی ہرگز ہرگز اُس مین رطوبات دماغ نہ صاف کرو -

کنایتاً بھی نہ کہیگا اور نہ امید رکھیگا - یاد رکھو ہندوستان مین انگریزون کے سامنے ایسا فعل
کرنا جو تمھارے مذہب کے صریحاً خلاف ہو اُنکی آنکھون مین ضرور حقیر کر دیگا گو بظاہر وہ تمھارے
سوشل برتاؤ سے خوش ہون - کیونکہ جس شخص کو اپنے مذہب کا پاس نہو اُسکے سامنے کسی
شخص کو دھوکا دینا یا کوئی اور فعل زبون کرنا کچھ بڑی بات نہین لیکن اُن لوگون کے سامنے
جو شراب کو اچھا سمجھتے ہین کبھی اُسکی بُرائی نہ کرنا چاہیے - وہ لیڈی جو تمھارے بائین جانب
بیٹھی ہو اگر ایک ساغر کی تمنا کرے تو وہ اپنے ہاتھ سے نہین لے گی امید کہ تم بخوشی ساقی
بننا چاہوگے - اور اس لیڈی کے گلاس مین دیدوگے - شیری یا کلارٹ کا دور داہنی طرف
سے بائین طرف کو چلتا ہے اسوقت جبکہ فواکہات کھائے جاتے ہین -

عادات بد سے پرہیز

یاد رکھو کھانا کھاتے مین یا کھانے کے بعد ڈکار لینا[1] بہت معیوب
ہے کبھی انگریزون کے ساتھ کھانا کھانے کے قابل وہ شخص نہین سمجھا جاتا جو اس فعل کا عادی
ہو - جماہی بھی کبھی نہ لو نادانستہ جماہی آئے تو ہاتھ منہ پر رکھ لو اور جو تمھارے پاس مہمان بیٹھا ہو
اُس سے معافی مانگ لو ان باتون کا خاص کر کھانے کے وقت تو خیال رکھو ہی لیکن ہر سوسائٹی
مین بھی یاد رکھنا چاہیے انگریزی تہذیب کے بموجب [illegible] کھاتے وقت کھانے کی تعریف کرنا

نوٹ[1] ڈکار لینا ہندوستانی دسترخوان پر بھی معیوب ہے گو عام طور پر ہندوستانیون کو اسکا زیادہ خیال نہین -
لیکن تمام مہذب لوگ ڈکار لینا تو درکنار نام بھی ڈکار کا نہین لیتے (چنانچہ بعض شہرون [illegible] ایسے موقع پر بجائے ڈکار کے آروغ
کہتے ہین چونکہ اس لفظ سے کان زیادہ آشنا نہین اسقدر کریہ اور ناگوار نہین معلوم ہوتا) - ایسی چیزون کا نام نہ لو جنکے
سننے سے کراہت معلوم ہوتی ہے - اگر چھینک آوے تو الحمد للہ آہستہ سے کہو - اب بھی کہین کہین اسکا رواج ہے کہ
اگر کسی شخص کو چھینک آئے تو اور لوگ یرحمک اللہ کہتے ہین - مگر چھوٹون کے لیے سلامت [illegible] یا عمر کرے اللہ اور اس
قسم کے دعائیہ جملے استعمال کرتے ہین - کھانا کھاتے وقت کسی کو تعظیم دینا ضرور نہین ہان اگر [illegible] تمھارے برابر جگہ
خالی ہو تو اُسکے بیٹھتے وقت سیلو سبل لینا چاہیے اور آئیے تشریف لائیے یا بسم اللہ [illegible] -

معیوب ہے اور بُرائی کرنا تو ہر مذہب وملت کی رو سے خارج از انسانیت ہے - اگر کوئی کھانا
پسند نہو اور اُسے نہ لینا چاہو تو کوئی کلمہ اس قسم کا مُنھ سے نہ نکالو کہ شاید مجھے نقصان کرے - سینہ [illegible]
سوءِ ہضمی یا قبض وغیرہ کی شکایت یا ذکر کرنا نہایت بدتہذیبی ہے -

آداب ختم طعام جب کھانا برخاست ہو گھٹنون پر سے رومال (نیپکن) اُٹھا کر بغیر تہ
کیے ہوئے میز پر پلیٹ کے بائین جانب رکھدینا چاہیئے - جب لیڈیان اُٹھتی ہین سب کرسیان
کھسکا کر کھڑے ہو جاتے ہین اور اُنکے لئے راستہ کر دیتے ہین - اور جبتک وہ کمرہ سے چلی نہین
جاتی ہین جنٹلمین کرسیون کے قریب کھڑے رہتے ہین اور جب وہ چلی گیٔن پھر بیٹھ جاتے ہین -
جو شخص دروازے کے قریب ہو اُسے فوراً لیڈیون کے لئے پردہ اُٹھا دینا چاہیئے - اگر تمھین
خلال کرنے کی عادت ہو تو جسوقت لیڈیان چلی جائین خلال کر سکتے ہو لیکن لیڈیون کے روبرو
اسکا استعمال کرنا معیوب ہے میری تو رائے ہے کہ جہان تک ممکن ہو انگریزون کے سامنے
کبھی خلال نہ کرو - اُنگلی ہرگز مُنھ مین دانت سے ریشہ وغیرہ نکالنے کے لئے نہ لیجاؤ اور نہ زبان
کو اس طرح استعمال کرو کہ اوپر سے نمایان ہو - جب لیڈیان چلی جاتی ہین اکثر سب مہمان کرسیان
کھسکا کر میزبان کے قریب آجاتے ہین - اور اگر کسی سے باتین کرنا ہو جو میز کے دوسری جانب بیٹھا ہو
تو اُسکے قریب جا کر بیٹھ جاؤ -

اُسوقت پھر ساغر و مینا گردش مین آتے ہین - لیکن یاد رکھو جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اگر تمھارے
مذہب کے خلاف ہو تو کبھی نہ پیو ورنہ میزبانون کی نظرون مین حقیر ہو جاؤ گے -

چرٹ [۱۵] بعد فراغت طعام چرٹ اور چاے اور قہوہ کا شغل ہوتا ہے - چرٹ کو دانت سے

نوٹ ۱۵ جو باتین تہذیب کی بابت اوپر بیان ہو چکی ہین اُنکا ہندوستانی دسترخوان پر بھی بہت لحاظ رکھنا چاہیئے
ہندوستان مین کھانے کے بعد حقہ اور پان آتے ہین - خود اُٹھکے پان دینا زیادہ تہذیب مین داخل ہے پنجاب

نہ کاٹنا چاہیئے بلکہ دیکھہ لو کہ پلیٹ مین ایک چھری رکھی ہوگی - بعض لوگ اُنگی نوک کاٹ ڈالتے ہین - اور بعض نوک پر ایک شگاف دیدیتے ہین - اگر کوئی دیا سلائی مانگے تو اُسے جلا کر دینا یا قریب لیجانا کہ وہ چرٹ سلگا لے آداب نیک سے ہے - لیڈیون کے سامنے کبھی چرٹ نہ پینا چاہیئے - بعض وضعدار انگریز شاہراہ پر چرٹ پیتے جانا بُرا سمجھتے ہین -

چاء اور قہوہ پینے کے آداب چاء یا قہوہ پینے مین آواز نہو اگر بہت گرم ہو اور اُسکے پینے کا کوئی عادی نہو تو توقف اس سے بہتر ہے کہ مُنھہ جلجائے پیالی ہاتھہ سے چھوٹ پڑے یا آنسو نکل آئین - شکر بہت ڈالنا معیوب ہے - چمچہ صرف شکر حلانے یا چاء کی پتی وغیرہ دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے - کبھی چمچہ سے چاء نہ پینا چاہیے - ایرانی وغیرہ تو اس فعل کو نہایت قبیح سمجھتے ہین - کبھی تشتری مین اُنڈیل کر نہ پیو اگر بہت گرم ہو تو تھوڑا توقف کرو تشتری مین گری ہوئی چاء پینا یا پیالی کو بالکل صاف کر دینا نہایت معیوب ہے بلکہ تھوڑی چاء ہمیشہ باقی رہنے دینا چاہیئے بعد چاء نوشی چمچہ تشتری مین رکھا جاتا ہے پیالی مین رکھنا نہایت بدتہذیبی ہے اب بھی انگلستان مین بعض جگہ یہ رواج ہے کہ اگر چاء کی پیالی مین چمچہ رکھا ہو تو اُس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ ہری چاء سادہ ہے -

بعد طعام ڈرائنگ روم کی نشست تھوڑی دیر کے بعد میزبان اپنے مہمانون سے ڈرائنگ روم مین چلنے کی درخواست کریگا اور جو رتبہ مین سب سے بڑا ہوگا آگے بڑھے گا اور اُسکے بعد اور لوگ جائینگے تمھین سب کے آگے دروازے سے نکلنے کی کوشش

بقیہ صفحہ ماقبل کی طرف پانون کے ساتھہ ڈلیان ترشی ہوئی الگ رہتی ہین - اودھ مین گلوریان نہایت نفیس ہوتی ہین لکھنؤ مین سفید پان کی گلوریان ہونی چاہیئے سبز پان کی گلوریان دینا معزز مہمان کے لئے معیوب ہے - جہان بالکل ہندوستانیون کی سوسائٹی ہو چرٹ نہ پیو حقہ پینے مین اُسے ترک نہ سمجھو جو نزدیک ہون اُنکا خیال رکھو - حقہ پینے مین پہلے دریافت کر لو کہ آپ کو اس سے شوق ہے اگر وہ صاف انکار کر دین تو معافی مانگ لو -

یا دوسرون کو ہٹا کے آگے بڑھنے کا ارادہ نکرنا چاہیئے اگر کوئی تمسے آگے بڑھنے کی خواہش کرے تو ردو کد کرنا بھی ایسے موقع پر انگریزی تہذیب کے خلاف ہے تمھین چاہیئے کہ سلام کرتے ہوے آگے بڑھ جاؤ۔ یاد رکھو کسی کی درخواست کو رد نہ کرنا اور دوسرون کی خواہشون کو تسلیم کرنا ہی نیک خصائل اور اعلےٰ درجہ کی تہذیب ہے۔

ڈرائنگ روم مین پہونچکر لیڈیون کے ساتھ ملجاتے ہین یا توسب ایک ہی جگہ بیٹھکر باتین کرتے ہین یا علحدہ علحدہ لیڈیون کے ساتھ عموماً کچھ مہمان کسی کھیل یا گانے مین مشغول ہوجاتے ہین جب گانا ہو حاضرین کو چاہیئے کہ باتین کرنا موقوف کرین اور گانا سنین۔ گانے کے وقت باتین کرنا تہذیب کے خلاف ہے خاص کر اُسوقت جبکہ کوئی لیڈی گا رہی ہو اگر صرف باجہ بج رہا ہو تو آہستہ باتین کرنا ممنوع نہین لیکن خاموش رہنا اچھا ہے جیسے ملاقات کے وقت گفتگو کے پہلو پر خیال رکھنا چاہیئے اُسیطرح کھانا کھاتے وقت اور کھانے کے بعد مختلف مضامین پر گفتگو کرنا چاہیئے (دیکھو باب ۱۷) میز پر کسی بات پر بحث کرنا اور ردّ و قدح کرنا بالکل ناجائز ہے کسی کی بات کاٹ کر کبھی بات نہ کرنا چاہیئے جو شخص تمسے باتین کرتا ہو یا جس سے تم باتین کرتے ہو اُسی کی طرف دیکھو یہ بہت غیر مناسب ہے کہ کوئی تمسے باتین کرے اور تم متوجہ نہو اگر کوئی شخص میز کی دوسری جانب بیٹھا ہو تمھین اُسے مخاطب نہ کرنا چاہیئے جو تمھارے پاس ہون انھین سے

نوٹ ۱۵ ہندوستان مین اپنے مہمان یا بزرگون کے آگے چلنا بڑا عیب ہے یہ قصے مشہور ہین کہ آگے بڑھنے کی حجت بحث مین ریلین چھوٹ گئین گو یہ باتین بادی النظر مین مضحکہ کے قابل معلوم ہوتی ہین لیکن ذرا غور کیا جاے تو ایک بڑا نتیجہ نکلتا ہے قاعدہ ہے کہ عجلت مین تہذیب و اخلاق کا کم خیال رہتا ہے لیکن ایسے وقت مین جبکہ صریحاً نقصان متصور ہو اسقدر تہذیب کا خیال رکھنا خالی از عبرت نہین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے صاحب شرافت تہذیب و اصول آداب کے کس قدر پابند تھے اور اب بھی ہین اور نئی روشنی کے نوجوان اپنے یہان کی تہذیب سے کوسون دور ہوتے جاتے ہین اور طرہ اسپر یہ کہ اُسکی جگہ مغربی آداب بھی نہین سیکھتے۔

باتین کرو اور کوشش کرو کہ وہ تمھاری باتون سے محظوظ ہون کسی اپنے ملاقاتی صاحب یا میم صاحب سے جو کسی شخص کے بعد بیٹھے ہون جسے تم نہ جانتے ہو کبھی ہرگز بات نہ کرو یہ انگریزی تہذیب کے سخت خلاف ہے اگر کوئی بات سمجھ مین نہ آئے تو کیا؟ کیا کہا نہ کہنا چاہیئے۔ اگر انگریزی مین گفتگو ہوتی ہے تو کہو (I beg your pardon.) اور اُردو مین باتین کرتے ہو تو کہو جی کیا فرمایا وغیرہ دوبارہ اگر ایسا ہی اتفاق ہو تو جی کہنا اور کچھ جھک کر متوجہ ہوجانا کافی ہے۔

اختتام دعوت اور رخصت گیارہ بجے تک کھانے کے جلسے ختم ہوجاتے ہین جب تک سب سے معزز درجہ کی لیڈی رخصت نہو تم نہ جاؤ اور جب رخصت ہو تو اپنی میزبان صاحبہ اور صاحب سے ہاتھ ملاؤ اُسوقت اُنکی مہمانداری کا شکریہ نہ ادا کرو بلکہ انگریزی تہذیب کے موافق یہ دستور ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے کہ دو ایک روز کے بعد میزبان کے گھر پر جاکر شکریہ ادا کیا جاتا ہے سب کے پاس جا جاکر سلام نہ کرنا چاہیئے صرف اپنے دوستون سے جو قریب ہون ہاتھ ملاؤ اور باقی لوگون سے صاحب سلامت کافی ہے نوکرون کو بطور انعام اُسوقت کچھ مت دو اگر وہ تمھارے مکان پر آئین تو اُنھین خالی ہاتھ بھی نہ پھیرو۔

فصل دوم
آداب مہمانی بخانۂ احباب

اگر تم کسی دوست کے مکان مین مہمانون کی طرح مقیم ہو تو کسی موقع سے اپنا یہ منشا ظاہر کردو کہ تمھارا کب تک قیام رہیگا اور جب وہ زمانہ گذر جاے تو تمکو فوراً رخصت ہوجانا چاہیئے لیکن اگر میزبان سچے دل سے تمھارے اور زیادہ ٹھہرنے کے لئے اصرار کرے اُسوقت قیام کرنا بے محل نہوگا لیکن کسی دوست کو اس تمنا مین چھوڑنا کہ کاش تم اور رہتے ہزار درجہ اس سے بہتر ہے کہ وہ چاہے کہ اب تم چلے جاؤ۔ اگر کسی انگریز کے یہان مقیم ہو تو اُسکے اوقات کا انضباط دریافت کرلو تاکہ اُن پر عمل کرنے مین تمھین سہولیت ہو۔ ہر شخص کو سفر مین ہو یا حضر مین علی الصباح اپنی

تمام ضروریات سے فارغ ہوجانا لازم ہے مگر جب کسی کے گھر مہمانی کا اتفاق ہو تو اور بھی زیادہ پابندی درکار ہے - اگر تم سے کہا جائے کہ اس گھر کو خانۂ بے تکلف بلکہ اپنا گھر سمجھو تو بھی کبھی ان شائستہ اور مہذب الفاظ کے لغوی معنون پر عمل نکرنا چاہیئے اور نہ بیجا فائدہ اُٹھانا لازم ہے جہانتک ممکن ہو اپنے میزبان اور اُنکے نوکرون کو بیکار کسی امر کی تکلیف ندینا - سب سے زیادہ اپنے دوست کی تضیع اوقات کا تمھین خیال رکھنا چاہیئے - اور جب تک وہ تمھارے ساتھ نہو بہت وقت احباب سے ملنے مین صرف نہ کرو اور کبھی کسی ایسے شخص سے ملنے نجاؤ جس سے تمھارے میزبان سے نااتفاقی ہو گو وہ تمھارا کیسا ہی بڑا دوست کیون نہو - جبکہ تم کسی کے یہان مہمان ہو تمھین ہرگز زیبا نہین ہے کہ اپنے کسی اور دوست کو بھی اپنے ساتھ ٹھہراؤ - بلا ضرورت تمھین کوئی کھانے کی چیز اپنے داموں سے منگا کے کھانا نہ چاہیئے - البتہ اگر زیادہ عرصہ تک ٹھہرنے کا اتفاق ہو تو اپنے اور مصارف ضروری اپنے پاس سے کرو - چند ضروری چیزین مثل کنگھا برش لکھنے کا بکس ڈاک کے ٹکٹ وغیرہ ساتھ رکھو کیونکہ بعض اوقات چھوٹی چھوٹی چیزون کے لیئے تکلیف دینا خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے کم از کم ایک نوکر ضرور ہمراہ رکھو - اور جب رخصت ہو تو میزبان کی عنایتون کا شکریہ ادا کرو اور اُسکے نوکرون کو کچھ انعام دیدو اور جب اپنے گھر پہونچو تو فوراً اپنی خیریت مع حالات سفر کے اپنے میزبان کو لکھو اور اُسی خط مین اپنے میزبان کی عنایتون کا شکریہ بھی مختصر طور پر تحریر کردو -

فصل سوم
فرائض میزبان

انگریزی دعوتون مین ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ لیڈیان انگریزون کا ایک جزو اعظم ہین صاحبونکے ساتھ اُنکی میمون کو بھی بلانا واجب ہے

طریق سلوک با مہمان

اگر صاحبان انگریز کے ساتھ ہندوستانی معززین کو بھی مدعو کرو تو

نوٹ - اگر ہندوستانی دعوت کسی شادی کی تقریب مین ہو تو میزبان کو چاہیئے کہ ایسا انتظام کرے کہ حتی المقدور

اُنکی خاطر داری مثل اپنے انگریز مہمانون کے کرو اگر دیکھو کہ یہ ممکن نہین ہے تو اُنھین ہر گز نہ شریک کرو کیونکہ مہمانون مین امتیاز و تفریق کرنا ہندوستانیون کے لئے باعث خجالت ہوگا۔ اور نتیجہ دعوت عداوت۔

علاوہ اسکے صاحبان انگریز یا تھین خوشامدی اور زمانہ ساز سمجھینگے یا یہ خیال کرینگے کہ تم آئین مہمان نوازی سے واقف نہین ہو۔ ملحوظ خاطر رہے کہ انگریزون مین اس بات کا بہت پاس اور لحاظ ہے چنانچہ ایک انگریزی مصنف لکھتا ہے کہ "اپنے تمام مہمانون کے ساتھ اسطرح پیش آؤ کہ حالت موجودہ مین وہ یہ سمجھین کہ ہم سب برابر ہین کیونکہ ہر شخص بحیثیت مہمان ہے اور تمھاری توجہ اور خاطر داری کا یکسان مستحق ہے اگر کوئی بالکل کم مرتبہ کا بھی مہمان ہو تو اُسکے ساتھ بھی وہی برتاؤ فرض ہے جو معززین کے ساتھ تاکہ اُسکا دل نہ دکھنے اور اُسے اپنے کم درجہ ہونے کا خیال نہ آئے" ما بعد کی مثالون سے تھین معلوم ہوگا کہ اصل تہذیب کیا ہے اور اُسکے کسقدر قواعد وسیع ہین جو لکھے نہین جا سکتے۔ کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مسنیز میلا پراپ (ولایت کی ایک معزز لیڈی) نے انگلستان کے ایک قصبہ مین کچھ لیڈیون کو چاے کی صحبت مین مدعو کیا۔ جب وہ آکر بیٹھین اُس وقت اُنھون نے اپنی پوشاک بچانے کے لئے زانوؤن پر اپنے رومال ڈال لئے ہرچند یہ امر خلاف دستور تھا لیکن مسنیز میلا پراپ نے بھی یہی کیا تاکہ مہمانون کی دلشکنی نہو۔ اسی طرح ایک مرتبہ ایک نسولین نے ایک اپنے ملاقاتی گورے کو کھانے پر بلایا جو کہ لڑائی پر جانے والا تھا اُس گورے کو کبھی کسی بڑی دعوت مین شریک ہونے کا اتفاق

بقیہ صفحہ ماقبل | سب کو کھانا یکسان اور وقت پر پہونچے تاکہ کھانے سے جلد فرصت ہو اگر جلسے مین سے لوگون کو کھانا کھلانے لیجانا ہو تو ایسا انتظام ہونا چاہیے کہ جلسہ کا رنگ نہ بگڑے بہتر تو یہ ہے کہ کھانا سر شام کر دیا جاوے تاکہ جلسہ شروع ہونے کے پیشتر لوگ کھانے سے فارغ ہو جاوین تب جلسہ مین نشست ہو۔

نہوا تھا اور نہ وہ تمام آداب سے واقف تھا جسوقت میز پر بیٹھا اور یخنی پینے لگا خانساماں برف کے ٹکڑے پانی مین ڈالنے کے لئے لایا گورا یہ سمجھا کہ یہ یخنی کے واسطے ہین اور دو ایک ٹکڑے اُٹھا کر اُس مین ڈال لئے اور چونکہ شرمندہ و خجل کرنا یا اُسکا دل دکھانا مروّت کے خلاف تھا اس وجہ سے ہر شخص نے وہی کیا تاکہ وہ ناواقف مہمان اپنی غلطی ثابت ہونے سے پشیمان نہو۔ اسی طرح ایک مرتبہ ایک انگریز بیرسٹر نے کچھ انگریزون کی دعوت کی اور ایک اپنے دوست ہندوستانی وکیل کو بھی مدعو کیا وکیل صاحب نے صاف صاف کہدیا کہ بھائی مین چھری کانٹے سے کھانے کا عادی نہین اور نہ اُنکے استعمال سے واقف ہون مین اپنے کو ہنسوانا نہین چاہتا لیکن بیرسٹر صاحب نے کوئی عذر نہ سنا اور بمجبوری وکیل صاحب کو جانا ہی پڑا جسوقت میز پر بیٹھے اور کھانا شروع ہونے کو تھا کہ میزبان بیرسٹر نے اُٹھکر نہایت موزون اور عمدہ الفاظ مین کہا کہ ایک زمانہ مین ہم بھی بجائے چھری کانٹے کے ہاتھ سے کھایا کرتے تھے اور ہندوستان کے طرز معاشرت کے موافق ہاتھ سے کھانا بہت مناسب ہے اسلئے مین اپنے معزز دوست وکیل صاحب سے استدعا کرتا ہون کہ وہ بلا تکلف اپنی عادت اور رواج کے موافق کھانا نوش فرماوین - اور یہ کہکر اپنے سامنے سے چھری کانٹا اُٹھوا دیا اور خود بھی ہاتھ سے کھانا کھایا -

انتظام دعوت وطریق مہمان نوازی اگر تم خود دعوت کا انتظام کرنا چاہو تو پہلے کسی تجربہ کار شخص کی رائے لیلو - لیکن زیادہ مناسب یہ ہے کہ دعوت کا انتظام کسی منیجر ہوٹل کو یا اور کسی شخص کو سپرد کردو جو پوری مہارت اس کام کی رکھتا ہو اور پہلے سے اُسکو آگاہ کردو کہ دعوت کس قسم کی ہوگی آیا اعلےٰ درجہ کی یا معمولی کھانون کے اقسام مین اختیار رہے مگر شراب اول درجہ کی ہونا چاہئے یہ امر بھی ملحوظ رہنا چاہئے کہ صاحبان انگریز کی دعوت

بجز خاص خاص موقع وحالت کے بغیر شراب کے نہین ہوسکتی ۔ زیادہ
لوگ دعوت مین بلانا بڑی غلطی ہے ایک مصنف کہتا ہے کہ نو سے زیادہ نہون اور نہ تین
سے کم ہان بڑی بڑی دعوتون مین اتنے مہمان ہونے چاہئے کہ اُنکی تواضع اور مدارات اچھی طرح
ہوسکے انگریزون اور لیڈیون کی تعداد برابر ہونا چاہئے تاکہ کوئی لیڈی تنہا نہ بیٹھے کوئی نہ کوئی
شخص دل بہلانے والا ضرور درکار ہے ۔

آداب استقبال میزبان کو چاہئے کہ جب وقت لوگون کے آنے کا قریب پہونچے
تو دروازے کے پاس جاکر منتظر رہے اور جو آتا جائے اُس سے ہاتھ ملا وے اگر بہت
لوگ ایک ہی ساتھ آئین تو پہلے لیڈیون سے ہاتھ ملاے یا سلام کرے اور بعد کو انگریزون سے
کھانے کی دعوت مین جہان لیڈیان بہت شریک ہون میزبان کو چاہیے کہ اُنکے
اعزاز اور احترام کا بہت خیال رکھے جو لیڈی اُن سب مین بڑے درجے کی ہو اُسے
سب سے آگے ڈرائنگ روم مین لیجائے ۔

ترتیب نشست کھانے سے پیشتر ہی اس امر کو طے کر دینا چاہئے کہ فلان لیڈی
کے ساتھ فلان صاحب بیٹھینگے اگر کوئی صاحب اپنے ساتھ بیٹھنے والی لیڈی سے ناواقف
ہون تو پہلے اُن دونون مین تعارف کرا دینا چاہئے ۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ میزبان ساتھ بیٹھنے والون
کے نام لکھکر اپنے پاس رکھے تاکہ ضرورت کے وقت بھول نہ جائے ۔

انگریزون مین دستور ہے کہ میزبان میز کے ایک سرے پر بیٹھتا ہے اُنکے داہنے جانب وہ لیڈی
ہوتی ہے جو سب سے اونچے درجہ کی ہو اور دوم درجہ کی بائین جانب اور میزبان کے مقابلہ مین
خود اُنکی لیڈی صاحبہ بیٹھتی ہین ۔

میزبان کو ہمیشہ کھانے کے کمرہ مین موجود ہونا چاہئے ۔ خواہ وہ اپنے مذہبی قیود کی وجہ سے

کھانے مین شریک نہ ہو سکے - میزبان کو چاہیئے کہ ہر صاحب اور میم کا نام لکھکر انکی پلیٹ کے روبرو رکھدے اور بڑی دعوتون مین توضرور ایسا کرنا چاہیئے تاکہ مہمانون کو بیٹھنے مین سہولیت ہو - یاد رکھو کہ اُسوقت مہمان میزبان کے ہاتھ مین ہوتے ہین جسطرح وہ بٹھاوے گا اُسی پر عمل کرینگے اسلئے تمھین چاہیئے کہ ساتھ بٹھانے کا طریقہ بخوبی سمجھ لو کبھی کسی انگریز اور اُسکی میم کو ایک ساتھ یا ایک دوسرے کے مقابلہ مین نہ بٹھاو جہانتک ممکن ہو انگریزون اور میمون کو اسطرح بٹھاؤ کہ اُنکا آپس مین باتین کرنے مین دل لگے لیکن رتبہ کے خیال کے ساتھ اسکا بھی خیال رہے کہ کوئی سن رسیدہ انگریز کسی نوجوان مس کا حتے الامکان ہم نشین نہو۔ ‘‘در پہلوے زن جوان تیر نشیند بہ ازانکہ پیر’’

کھانے کا کمرہ اور میز سجنے کا طریقہ کمرہ اور میز سجنے کے لئے اپنے کسی انگریز دوست سے صلاح لیلو آرایش کے طریقے نامحدود ہین اور ہر شخص کے مذاق پر موقوف ہین (دیکھو باب ۱۴) چند ضروری باتین لکھی جاتی ہین - روشنی کھانے کے کمرہ مین صاف و شفاف ہونی چاہیئے چھت مین اگر جھاڑ اور ہانڈیان وغیرہ لٹکا دی جاوین تو نہایت خوب ہے

نوٹ ۱ ہندوستان مین نہایت قدیم طریقہ کھانا کھلانے کا یہ تھا کہ زمین ہی پر بیٹھتے تھے اور زمین ہی پر ظروف طعام رکھے جاتے تھے - اہل اسلام نے فرش اور دسترخوان زیادہ کیا اور عموماً اہل اسلام مین رواج اسی کا ہے ہان جب سے انگریزی تہذیب شایع ہوئی ہے تب سے فی الجملہ لوگون کا خیال بدلا ہے اور اب اکثر لوگ میز پر کھانا کھاتے ہین اور بعضے تربیت یافتہ جو اپنے قدیم دستورون کا ترک نازیبا جانتے اور انگریزی تقلید کا بھی فی الجملہ خیال رکھتے ہین وہ خود فرش پر بیٹھتے ہین اور ایک مختصر سا تخت بچھوا کر اُسپر دسترخوان بچھواتے ہین باینہمہ کھانا بہرحالت مین زیادہ کر کے ہندوستانی ہی ہوتا ہے - کھانا چننے کے بھی تین چار طریقے ہین یا تو انگریزی طرز کا خاکہ ہوتا ہے اور باری باری سے اپنی پلیٹون مین کھانا لیا جاتا ہے اس طریقہ مین کفایت ہے - یا خالی پلیٹین ہر شخص کے سامنے رکھدی جاتی ہین اور بیچ مین کھانون سے قابین اور پیالے بھرے ہوے دسترخوان پر رکھے ہوتے ہین

میز پر جو لمپ رکھو اُسپر کاغذ خواہ ریشم کا بنا ہوا شیڈ (فانوس) ضرور ڈھانپ دو تاکہ روشنی آنکھون کو ناگوار نہ معلوم ہو ۔ میز کی چادر بہت صاف ہو اور کہین اُس مین شکن نہ رہے اگر کلپ زیادہ ہو تو بھی دیگر شکنین دور کر دو ۔ میز بہت بڑی نہو ہر چند کہ بعض انگریزون کی رائے ہے کہ مربع میز بھی جائز ہے لیکن عام طور پر بیضاوی میز استعمال کیجاتی ہے ۔ میز کو پھول پتیون سے بالکل ڈھانپ نہ دینا چاہیئے اگر کچھ بیل بوٹے بنائے جائین تو بہت سبک اور خوشنما ہون ۔ ایک انگریز مصنف کی رائے ہے کہ میز سجنے مین یہ نہ ظاہر ہو کہ بڑی دردسری کی گئی ہے بڑے گلدان یا اونچے گلدستے میز پر نہ رکھو تاکہ دوسری طرف دیکھنے کے لیئے گردن اُٹھانا یا جھکانا نہ پڑے ۔ لیڈیون کی کرسی کے سامنے پیر رکھنے کی تپائیان اکثر رکھدیجاتی ہین ۔ ہر شخص کے روبرو نمک دان اور پلیٹ کی داہنی جانب چھری اور بائین جانب کانٹا اور ایک گلاس ایک رومال رکھا ہونا ضروری ہے ہندوستان مین بجز میوہ جات مٹھائی یا مربون کی اچاریون کے کوئی اور چیز میز پر کھانے کی نہین رکھی جاتی ۔

(بقیہ صفحہ ماقبل) اُنمین سے خواہش کے موافق ہر شخص نکال کے کھاتا ہے اگر پہلے سے دو خالی پلیٹ نہین رکھے گئے تو بعد نمکین کھانے کے میٹھے کے لیے دوسرے پلیٹ بدلدئے جاتے ہین یہ طریقہ خاص کر حیدرآباد مین رائج ہے پٹنہ وغیرہ کی طرف بھی یہی دستور ہے ۔ ممالک مغربی و شمالی اور خاص کر اودھ مین اور بالتخصیص لکھنؤ مین جہان کہ ہمیشہ ہر شئے مین حشم کی علو ہمتی اور غربا پروری پر نظر رہتی ہے دسترخوان کی ترتیب بھی اُسی اُصول پر مبنی ہے ۔ کھانا بلا مبالغہ اسقدر ہر ایک شخص کے سامنے ہوتا ہے کہ بلا تکلف پانچ سات آدمی کھا سکین کیونکہ ہر ایک شخص کے روبرو جملہ اقسام کا کھانا علیحدہ علیحدہ رکھا جاتا ہے ۔ اقسام کھانون کے اسقدر ہین کہ اگر سب لکھے جائین تو ایک کتاب علیحدہ چاہیے جو کھانے ہر جگہ مستعمل ہین اُنکے نام یہ ہین ۔ قورمہ ۔ قلیا ۔ سالن ترکاری دار ۔ دوپیازہ ۔ قیمہ ۔ خاگینہ ۔ کباب خطائی ۔ کباب شامی ۔ کباب سیخ ۔ کباب فتہ ۔ کباب پرسندہ ۔ کباب مرغ مسلم ۔ قورمہ پلاؤ ۔ یخنی پلاؤ ۔ بریانی ۔ مرغ پلاؤ ۔ قبولی ۔ مزعفر ۔ متنجن ۔ فرنی ۔ نان خطائی ۔ باقرخانی ۔ شیرمال ۔ پراٹھے ۔ سنبوسہ وغیرہ وغیرہ ۔

تقسیم طعام کھانون کے پلیٹ ہر ایک کے سامنے خانساماں لیجاتے ہین شروع اُس لیڈی سے کرنا چاہیئے جو میز کے داہنی جانب بیٹھی ہو - اگر دونون طرف سے ابتدا منظور ہو تو ایک ہی ساتھ میز کے دونون جانب سے کھانے کی تقسیم شروع کر دینا چاہیئے باقی امور سے خود کار کردہ خانساماں واقف ہوتے ہین - اسلیئے تمام جزئیات کا لکھنا طوالت سے خالی نہین -

تہذیب جو میزبان کو میز پر نگاہ رکھنا چاہیئے اگر کوئی چیز کسی کو تم خود دو تو نہ بہت ہو نہ کم اور پلیٹ کے وسط مین نہ رکھو - بلکہ پلیٹ کے ایک کونہ پر رکھنا چاہیئے انگریزی تہذیب کی روسے میزبان کو لازم نہین کہ کسی کو کھانے کے لیئے زیادہ مجبور کرے یا یہ کہے کہ آپ کھانا کھانے مین تکلف کرتے ہین مہانون کو اُنکی رائے پر چھوڑ دو یہ بھی کہنا کہ کھانا آپ کے لائق نہین یا شاید آپ کے پسند خاطر نہو انگریزی تہذیب مین خلاف موقع سمجھا جاتا ہے میزبان کو اپنے سامنے سے پلیٹ کبھی نہ اُٹھوانا چاہیئے جبتک کہ تمام مہمان کھانا ختم نہ کرین -

فروعات مہانون کی موجودگی مین نوکرون سے سخت کلامی یا غصہ اور درشتی کے ساتھ بات نہ کرنا چاہیئے کیونکہ ایسے امور مہانون کے لیئے باعث کلفت اور ملازمون کے واسطے سبب ندامت اور خجالت ہوتے ہین اگر کوئی غلطی نوکرون سے ہو جاوے یا کوئی چیز ٹوٹ جاوے تو اُسوقت کچھ پروا نہ کرو اور رنج یا غصہ نہ ظاہر کرو بلکہ مہانون کو باتون مین لگا کر اُنکی توجہ اُدھر سے پھیر لو - کیونکہ تمھارا تنغص اُنکے لیئے بھی باعث انقباض خاطر ہوگا -

---

نوٹ[۱] ہندوستانی رواج مین یہ بات بالکل خلاف ہے کیونکہ مہانون سے اگر ایک آدھ مرتبہ کھانے کو نہ کہا جاوے تو شاید بوجہ تکلف کے وہ سیر ہو کے نہ کھائین - لیکن بار بار کہنا جائز نہین مہمان نواز کو کھانے سے ہاتھ اُس وقت تک نہ اُٹھانا چاہیئے جب تک کہ تمام مہمان نہ کھا چکین اور ہاتھ سب کے بعد دھونا چاہیئے -

فصل چہارم
آداب معاشرت با مہمان

اگر کوئی شخص تمھارے یہان آکر مہمان ہونے والا ہو تو اُسکے مذاق کے موافق ٹھہرنے کے کمرون کو آراستہ کرو جنمین ضروریات کی کل چیزین مہیا ہون جسوقت آنے کی اطلاع دی گئی ہو اُس سے قبل خود اسٹیشن پیر لینے جاؤ یا کسی اور کو سواری لیکر بھیجدو - اور جب مہمان مکان پر آوے تو اسباب کو اُتروا کر اچھی طرح کمرہ مین رکھوا دو اور بعد تھوڑی دیر کے کچھ عرصہ کے لئے اپنے مہمان کو تنہا چھوڑ دو اگر ممکن ہو تو اُن - سے دریافت کرلو کہ کون کھانا اُنھین زیادہ مرغوب ہے اگر ہندوستانی ہون تو اوقات کھانے کے کیا ہین - نہار کے وقت کیا کھاتے ہین اور سہ پہر کو کیا - اور اُسی کے موافق عمل کرو - مہمان سے باربار کہنا کہ آپ تکلف کرتے ہین یا ہمین غیر سمجھتے ہین انگریزی تہذیب کے موافق عیب مین داخل ہے - مہمان کی جسقدر خاطر کرسکو کم ہے لیکن کسی بے تکلف دوست کی اسقدر خاطر و مدارات نکرو جس سے سراسر تکلف ظاہر ہو - یا ایسے بار خاطر ہو - شہر مین جو چیزین دیکھنے کے قابل ہون اپنے ہمراہ لیجا کر دکھلاؤ - ہندوستانی مہمان کے لئے دعوت کے ساتھ اور سامان بھی دلچسپی کے بہم پہونچائے جاتے ہین -

جب مہمان رخصت ہونے کو ہو سواری کا انتظام کردو اور خود اسٹیشن تک پہونچانے جاؤ - اگر ہندوستانی ہو تو ناشتہ ضرور ساتھ کردو -

نوٹ مسلمانون مین دستور ہے کہ جسوقت کوئی دوست سفر مین جاتا ہے تو امام ضامن کا روپیہ داہنے بازو پر باندھ دیتے ہین - یہ روپیہ منزل مقصود پر پہونچ کر محتاج کو دیدیا جاتا ہے بیشتر یہ بھی رواج تھا اور اب بھی پرانے خاندانون مین ہے کہ مسافر کے ناشتہ کے ساتھ مچھلی کا رکھنا مبارک سمجھا جاتا ہے اور گوشت کا ہمراہ کرنا اچھا نہین خیال کیا جاتا -

باب نہم ۹

لیوی و دربار

فصل اول
لیوی

جب لیوی کے نوٹس اخبار مین شائع ہون تو جو اشخاص اُس مین شرکت کا قصد رکھتے ہون انھین اُپنے نام کا چھپا ہوا یا صاف لکھا ہوا کارڈ لفافہ مین رکھکر بذریعہ ڈاک گورنمنٹ ہوس کے ایڈ ڈی کیمپ کے پاس پہلے سے بھیجدینا چاہیئے - کارڈ اور لفافہ کے بائین جانب اوپر کے کونے پر لفظ لیوی لکھ دینا چاہیئے اور جب لیوی مین جائین تو اس طرح کے دو اور کارڈ اپنے ہمراہ رکھین کیونکہ ایک تو دروازہ پر دیدینا ہوگا اور دوسرا حضور گورنر جنرل یا نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے نزدیک جاتے وقت ایڈ ڈی کیمپ کو دیا جائیگا - جو کوئی شخص اس عزت اور اس درجہ کا ہو کہ لیوی مین شرکت کر سکے لیکن کبھی شریک نہ ہوا ہو تو اُسے کسی کے ہمراہ جانا چاہیئے جسکا نام گورنمنٹ ہوس کی فہرست مین درج ہو - کارڈ مین اُسکا بھی نام لکھکر ایڈ ڈی کیمپ کے پاس بھجدینا چاہیئے - لیوی مین ہندوستانی پوری یا درباری پوشاک یا انگریزی شام کی پوشاک (دیکھو صفحہ ۵۶ و ۵۸) پہننی چاہیئے اوورکوٹ پہنکر یا شال اوڑھکر یا گلوبند وغیرہ گلے مین لپیٹ کر لیوی مین نہ جانا چاہیئے - باہر کے کمرہ مین یہ سب چیزین چھوڑ دیجاتی ہین - جب سامنے تخت کے پہونچین جہان حضور وایسرائے بہادر یا نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بیٹھے ہون اپنا کارڈ تیار رکھین اور جسوقت باری آوے تمین تخت کو جھککر سلام کرین اور کارڈ ایڈ ڈی کیمپ کو دیوین وہ ملیٹری سیکرٹری کو دیگا جو نام پڑھکر عالیجناب وایسرائے صاحب بہادر سے تمھین انٹروڈیوس کریگا - اس صورت مین

اگر تم انگریزی پوشاک پہنے ہو تو ایک قدم آگے بڑھکر بو (BOW) کرو اور اگر ہندوستانی پوشاک پہنے ہو تو جھک کر سلام کرو اور شائستگی کے ساتھ مقررہ راستے سے چلے جاؤ لیکن یکبارگی تخت کی طرف پشت نکرنا چاہیے۔ جسوقت تخت کے کمرہ سے باہر جاؤ اپنے دوست و احباب کے ساتھ بات چیت کر سکتے ہو لیکن جسوقت گاڑی دروازہ پر آجاسے فوڑا سوار ہو کر روانہ ہو۔

قواعد لیوی مندرجہ گزٹ آف انڈیا مورخہ ۹۔ ستمبر ۱۸۹۹ء نمبر ۹۰۵ ایم

(۱) صاحبان مندرجہ ذیل کو عالیجناب نواب وایسرای بہادر کے لیوی میں حاضر ہونے کا استحقاق حاصل ہے۔

کل ایسے صاحبان عام اس سے کہ وہ اہل یورپ ہوں یا ہندوستانی جو پہلے کورٹ آف سینٹ جیمس یا وائسریگل کورٹ مین پیش ہو چکے ہوں۔

(۲) صاحبان مندرجہ ذیل عالیجناب نواب محتشم الیہ کے لیوی مین عام اس سے کہ وہ اہل یورپ یا ہندوستانی ہوں پیش ہونے کے قابل ہیں۔

(الف) کل عہدہ داران مندرجہ گزٹ جو ملازمت گورنمنٹ مین ہوں۔

(ب) کل عہدہ داران کمیشن یافتہ جو نیول (جہازی) اور فوجی اور میرین (بحری) ملازمتوں مین ہوں۔

(ج) کل والیان ملک۔ (د) کل ایسے اصحاب جنکو پیش گاہ عالیہ حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند یا عالیجناب نواب وائسرائے بہادر کے حضور سے خطاب اعزازی ملا ہو۔

(۳) جو صاحب کہ پہلے کورٹ آف سینٹ جیمس وائسریگل کورٹ مین پیش نہو چکے ہوں اور جو عالیجناب نواب وایسرائے بہادر کی لیوی مین پیش کیے جانے کے خواہشمند ہوں انکو لازم ہے کہ اپنی درخواستین بذریعۂ اُن صاحبان کے ارسال کرین جو انکو پیش کرنا

چاہتے ہون - کل عہدہ داران گورنمنٹ کے واسطے پیش کنندہ معمولاً صیغہ متعلقہ کا افسر ہونا
چاہیئے - اگر لیوی کسی لوکل گورنمنٹ کے صدر مقام مین ہونے والی ہو تو یہ درخواستین
چیف سیکرٹری کے پاس بھیجی جاتی ہین اور دوسری صورتون مین اُس قسمت کے کمشنر کے پاس
بھیجی جاتی ہین جسمین لیوی ہونے والی ہو - درخواست ہاے مذکور سیکریٹریٹ مین یا دفتر کمشنر مین
جیسی کہ صورت ہو کم سے کم ایک ہفتہ لیوی کی مقررہ تاریخ سے پہلے پہونچ جانی چاہیئے -
اگر لوکل گورنمنٹ یا کمشنر درخواستون کو منظور کرینگے تو وہ اجازت کے کارڈ جاری کرینگے
اور ایک فہرست اُن صاحبان کی جنکو اجازت دی جائے حضور وائسرائے کے ملٹری
سیکرٹری کے پاس ارسال کی جائیگی -

(۳) جن صاحبان کو نواب گورنر جنرل بہادر کی لیوی مین حاضری کا استحقاق حاصل ہے
اُنکو دوسرون کے پیش کرنے کا بھی استحقاق حاصل ہے اور وہ بذات خود اُسکے ذمہ دار ہین
کہ جنکو وہ پیش کرین وہ لیوی مین حاضر ہونے کے قابل ہون - جو لوگ کہ اورون کو پیش کرنیوالے
ہون اُنکو لازم ہے کہ وہ خود بھی لیوی مین حاضر ہون - پوشاک وغیرہ کے لئے دیکھو دربار کی پوشاک (صفحہ ۵)

فصل دوم
دربار

دربار اور لیوی کے قواعد قریب قریب ایک ہی ہین جو اوپر بیان کیے گئے
صرف فرق یہ ہے کہ دربار خاص کر ہندوستانیون کے لیئے ہوتا ہے
اور اس مین نذر بھی پیش کیجاتی ہے - ہر درباری کا فرض ہے کہ دربار کے قواعد اچھی طرح جان لے

نوٹ - گذشتہ زمانے مین شاہی دربار کے طریقے نہایت ہی سخت تھے - آجکل کے دربار مین اگر کوئی غلطی سرزد
ہو جائے تو ناواقفیت پر محمول کیجاتی ہے لیکن زمانہ گذشتہ مین دربار کے آداب مین ذرا بھی غلطی کرنا مورد عتاب
سلطانی ہوتا تھا - اب بھی ریاستون مین جہان آداب شاہی کا بہت کچھ لحاظ رکھا جاتا ہے ناواقفیت بہت بڑی
ذلت کا باعث ہوتی ہے - اسلیئے اگر کسی ہندوستانی دربار مثل حیدرآباد - میسور - کاشمیر - پٹیالہ - رامپور
وغیرہ مین شریک ہونے کا اتفاق ہو تو تمہین چاہیئے کہ قبل از شرکت آداب دربار بخوبی دریافت کر لو اور اُنپر

اور وہ مین تو اس بات کی تعلقہ داران صاحبان کے لئے بہت ضرورت ہے گذشتہ دسمبر مین حضور وایسرائے صاحب بہادر کے دربار مین جو لکھنؤ مین ہوا تھا بعض تعلقہ داران صاحبان سے وہ غلطیان سرزد ہوئین کہ ناگفتہ بہ -

دربار مین ہرکس و ناکس کے جانے کی اجازت نہین ہوتی جو لوگ درباری ہون یا جنکے نام کارڈ آئے اُنھین کو جانا چاہئے اور جو لوگ بطور وزیٹر کے جانا چاہین تو مجسٹریٹ ضلع کو یا جس شخص کے ذمہ کارڈ کا انتظام ہو اُسکو لکھکر کارڈ منگوالین مختصر یہ کہ جو لوگ دربار مین جاسکتے ہون اُنھین چاہئے کہ وقت مقررہ سے کچھ پہلے پہونچین اور جہان اُنکی جگہ ہو وہان جاکر بیٹھین - اِدھر اُدھر بلا ضرورت نہ پھرین - ہندوستانی روسا کی داہنی جانب کرسیان ہوتی ہین - جب صدر نشین اُٹھے تو سب کو چاہئے کہ اُٹھکر تعظیم دین - یکے بادیگرے مثل لیوی

بقیہ صفحہ ماقبل عمل کرو - اور چونکہ ہر ایک ریاست کے آداب دربار مین کم و بیش اختلاف ہے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ تشریح بیان کرنا طول عمل ہے - لیکن باریابی اور نذر دینے کے طریقے جو عموماً ہر ایک ریاست مین کام آسکین اور انگریزی درباروں مین بھی کام آوین حیدرآباد کے دربارون مین مد نظر رکھے جاتے ہین اسلیے مجملاً اُنکا ذکر ذیل مین درج ہے

حیدرآباد کے دربار معمولی دربار عیدین و نوروز و سالگرہ حضور نظام الملک دام ملکہم کا ہوا کرتا ہے اور غیر معمولی دربار اُسوقت ہوتا ہے جب کسی کو خطاب یا خلعت وغیرہ ملتا ہے - عموماً دربار کے دو طریقے ہین - ایک مغلئی دوسرا انگریزی - انگریزی دربار مین رزیڈنٹ صاحب بہادر وغیرہ اور ریاست ہذا کے چند معززین مثل مدار المہام صاحب وغیرہ کے ہوتے ہین - اسمین نشست کرسیون کی ہوتی ہے اور بیچ مین کرسی اعلی حضرت حضور نظام الملک کی ہوتی ہے - داہنی جانب کرسیان رزیڈنٹ اور دیگر عہدہ داران رزیڈنسی (جو مجاز دربار کی شرکت کے ہوتے ہین) ہوتی ہین اور بائین جانب کرسی مدار المہام صاحب کی ہوتی ہے اُنکے بعد عمائدین کی ہوتی ہین مغلئی طریقہ کا دربار عموماً سہ پہر کو ہوتا ہے جب اعلی حضرت برآمد ہوکر مسند پر رونق افروز ہوتے ہین تو فوراً سلامی کی توپین چھوڑی جاتی ہین بعد کو نذرین گذرنا شروع ہوتی ہین (یہ ملحوظ خاطر رہے کہ ریاستون مین ملازمین اور امرا سلطنت کی نذرین قبول کرلی جاتی ہین اور غیر ملازمین کی نذرون پر صرف ہاتھ رکھدیا جاتا ہے - اگر کسی ایسے شخص کی نذر قبول ہوگئی تو سمجھا جاتا ہے کہ حضور عنایت

کے دربار مین بھی لوگ پیش کئے جاتے ہین - جب قریب پہونچو جھک کر سلام کرو اور تخت کے ایک زینہ پر قدم رکھکر نذر دو -

نذر کے دکھانا نذر دکھانے مین اسقدر قریب جانا چاہئے کہ صدر نشین کو زیادہ جھکنا نہ پڑے - لیکن بہت قریب بھی نہ جانا چاہئے - نذرانہ کے لئے اشرفیان ہونی چاہیین نہ کہ روپئے - ایک سفید صاف شفاف سوتی یا ریشمی رومال چار تہ کرکے داہنے ہاتھ پر رکھو اور جتنی اشرفیان تمھین نذر مین دینی ہون اُسپر رکھدو - اور نذر پیش کرتے وقت بایان ہاتھ داہنے ہاتھ کے نیچے رکھکر دونون ہاتھون کو ساتھ بڑھاؤ اور نذر دیتے وقت صدر نشین کی طرف اپنی نظر رکھو - اور جب نذر پر ہاتھ رکھدیا جائے سلام کرکے دو چار قدم اُلٹے پیرون واپس آؤ اور اپنی جگہ پر جا کر بیٹھو - اکثر نذر دکھانے مین ذراسی کم توجہی کی وجہ سے بڑی فاش غلطیان ہوجاتی ہین - کوئی گھبراہٹ مین اشرفیان ہی رکھنا بھول جاتا ہے اور خالی رومال دکھا دیتا ہے اور کہین جلدی مین رومال کے نیچے اشرفیان ہوجاتی ہین اور کوئی اشرفیون پر ہاتھ رکھکر خالی ہاتھ دکھا دیتا ہے مختصر یہ کہ چھوٹی چھوٹی باتون مین غلطی ہونے سے بڑا مضحکہ ہوتا ہے -

بقیہ صفحہ ماقبل ہے اور پھر اُسکا معاوضہ بصورت خلعت وغیرہ کے کیا جاتا ہے) نذرین درجہ اور رتبہ کے لحاظ سے گذرتی ہین مثلاً پہلے مدار المہام صاحب بہادر نذر کرتے ہین -

۵ نذر کا طریقہ یہ ہے کہ مدار المہام صاحب بہادر آداب گاہ پر جو تخمیناً پندرہ بیس قدم جائے نشست سے ہوتا ہے آکر کھڑے ہوتے ہین اور چوبدار نام لیکر بہ آواز بلند کہتا ہے "آداب بجالاؤ نگاہ روبرو" چوبین چوبدار نے یہ کہا مدار المہام صاحب آداب کو جھکتے ہین اور متواتر کئی آداب (جنکی تعداد دس پانچ تک پہونچ جاتی ہے) کرتے ہین اور کسیقدر جھکے ہوئے حضور کے قریب مقام نذر وہی تک جا کر نذر دیتے ہین اور اُلٹے پاؤن آداب گاہ تک واپس آکر پھر کئی آداب بجالاتے ہین - اور بعدہ عرض بیگی ساتھ جا کر انکی مقررہ جگہ پر جو محاذی حضور کے ہے بٹھا دیتے ہین - اُنکے بعد پیشکار صاحب پھر شاہزادگان

دربار مین کسے سلام کرنا چاہیے اور کسے سلام نکرنا چاہیے

اس موقع پر یہ بات دریافت طلب ہے کہ مثلاً اگر حضور والیسرائے صاحب بہادر کا دربار ہو اور کوئی اور حاکم بالا قریب بیٹھے ہون تو ہمین انھین بھی سلام کرنا چاہیے یا نہین ۔ نہین ہرگز نہین کرنا چاہیے ۔ گو مین کسی کتاب کا حوالہ نہین دے سکتا شاید کسی انگریزی کتاب مین بھی یہ درج ہو لیکن جو لوگ کہ ولایت کی لیویون مین شریک ہوئے ہین اور ہندوستان کے دربارون کے اصول سے بھی واقف ہین انکی بھی یہی رائے ہے کہ سوائے صدر نشین کے کسی کو اسوقت سلام کرنا زیبا نہین ہان بعض جگہ یہ دستور ہے کہ صدر نشین کو سلام کرکے کسی دوسرے معزز شخص کو بجائے جھک کر سلام کرنے کے سینہ پر ہاتھ رکھ لیتے ہین لیکن اس طرف یہ رواج نہین ہے کتنے افسوس کی بات ہے کہ گذشتہ دربار مین چند تعلقہ دار صاحبان نے اسمین بھی غلطی کی تھی ۔ حالانکہ یہ بات ہندوستانی تہذیب کے قواعد سے بھی جائز نہین ۔ کیونکہ دربار مین سوائے مکین تخت کے کسی دوسرے حاکم کو سلام کرنا لازم نہین اگر کسی موقع پر سلام کیا بھی جاتا ہے تو چھپا کر ۔

دربار خطاب بخشی

بعضے اوقات ہندوستانی رؤسا کو خلعت یا تمغہ یا خطاب عطا کرنے

بقیہ صفحۂ ماقبل یعنے اعزاز حضور پر نور ۔ بعدہ سالار جنگ بہادر باری باری سے نذر دیکر اپنی اپنی مقررہ جگہ پر جاکر مودب بیٹھتے ہین ۔ پھر درجہ بدرجہ عام نذرین گذرنے لگتی ہین ۔ لیکن چاہے کیسا ہی عہدہ دار کیون نہو علاوہ مرقومہ صدر لوگون کے جنکی جگہ شہ نشین پر ہے کسی کو بیٹھنے کی اجازت نہین سب کھڑے رہتے ہین ۔ جب نذرین گذر چکتی ہین اور کسی کو خطاب ملنا ہوتا ہے تو ۔

طریقہ خطاب بخشی خطاب بخشی کا یہ طریقہ ہے کہ آداب گاہ کے متوازی ایک علم نصب کیا جاتا ہے اور جسے خطاب دیا جاتا ہے وہ اسکے نیچے آکے کھڑا ہوتا ہے ۔ پھر خطاب کا اعلان کیا جاتا ہے ۔ مثلاً فرض کیجیے کہ مہدی علی خان صاحب کو محسن الملک کا خطاب ملتا ہے تو مہدی علی خان صاحب سرخ کپڑے پہن کر یا کم سے کم

کیلئے بھی دربار منعقد ہوتا ہے اور اُس دربار مین یا تو خود حضور وایسرائے صاحب بہادر یا
نواب لفٹنٹ گورنر یا کمشنر صاحب یا کلکٹر ضلع صدر نشین ہوتے ہین اور ہندوستانی
افسر اور رؤسا قرب وجوار بُلائے جاتے ہین اُس مین بھی پوری درباری پوشاک پہن کر جانا
چاہیئے (دیکھو صفحہ ۵۶) اگر ہندوستانی جوتہ پہنے ہو تو لب فرش اُتار ڈالو اگر انگریزی جوتہ
پہنے ہو تو پہنے رہنا چاہیئے - جب دربار ختم ہوجاتا ہے تو چیف سیکرٹری یا کوئی اور افسر
خلعت یا سند پانے والے کو صدر نشین کے روبرو لیجاتا ہے - ویب صاحب کہتے
ہین کہ خلعت پانے والا جب صدر نشین کے قریب جاتا ہے تو کل حاضرین دربار اُسکی
تعظیم دینے اور بزرگی ظاہر کرنے کے لئے کھڑے ہوجاتے ہین بعد ازان ایک قریب
کے کمرہ مین اُسکو لیجاتے ہین اور وہین خلعت کے کل پارچے پنہائے جاتے ہین صرف موتیون
کا کنٹھا نہین پنہایا جاتا - پھر خلعت پانے والے کو دربار مین واپس لاتے ہین اور صدر نشین
اُٹھکر اپنے ہاتھ سے وہ موتیون کا کنٹھا اُسکے گلے مین باندھتا ہے - اس موقع پر تمام حضار

بقیہ صفحہ ماقبل سرخ پگڑی باندھ کر زیر علم کھڑے ہونگے اور راجہ شیو راج ولی منوہر بہادر ایک پرچہ نکالکر
عزیز الدولہ بہادر کو دینگے جسمین یہ لکھا ہوگا کہ "مہدی علی خان صاحب امروز از خطاب محسن الملک ممتاز و
سرفراز گردید" یا کوئی اور ہم مضمون عبارت درج ہوگی جسے عزیز الدولہ بہادر پڑھینگے اُسپر محسن الملک
چوبدار کی معمولی آواز پر تسلیمین بجا لائینگے اور پھر بقاعدہ متذکرۂ بالا نذر دینے جائینگے اور بعدہ آداب گاہ سے
رخصتی آداب کرکے رخصت ہونگے -

برخاستگی دربار جب سرفرازی وخطاب سے فراغت ہوجاتی ہے تو مدارالمہام صاحب اپنی جگہ سے
اُٹھکر پھر آداب گاہ پر آکر کھڑے ہونگے اور رخصتی آداب بجا لاکر رخصت ہونگے اُنکے بعد سالار جنگ بہادر
پیشکار صاحب وغیرہ یکے بادیگرے باقاعدہ تسلیمین کرتے ہوئے چلے جائینگے - اسکے بعد چوبدار بہ آواز بلند

کھڑے ہو جاتے ہین - بعد ازان پبلک ڈپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحب عطائے
خطاب کی سند پڑھتے ہین - اسکے بعد سند پانے والا اشرفیان نذر دکھا کر اپنی جگہ پر
جا بیٹھتا ہے تھوڑی دیر کے بعد عطر و پان طلب ہوتے ہین اور صدر نشین کھڑے ہو کر
پہلے خلعت پانے والے کو عطر و پان دیتے ہین پھر اور معززین کو جو سامنے پیکے بعد دیگرے
بلائے جاتے ہین اور باقی حاضرین دربار کو کوئی دوسرا افسر اُٹھکر تقسیم کر دیتا ہے -

بقیہ صفحہ ماقبل کہیگا کہ "آداب بجا لاؤ نگہ روبرو" اسپر تمام حضار دربار جھک جائینگے جیسے رکوع مین جھکتے ہین
اور یہی رخصتی آداب ہے - اسی حالت مین اہل دربار کو چھوڑ کر اعلےٰ حضرت بندگان عالی حضور نظام الملک محل
مین داخل ہو جائینگے - زان بعد سلامی کے ساتھ دربار برخاست ہوگا -

بعض ریاستون مین دربار مین ٹیکے کا دستور ہے - معززین کے ماتھون پر جنھین یہ عزت نصیب ہے صندل
اور چاول کا ٹیکا دیا جاتا ہے اور جسکے ٹیکا دیا جاتا ہے وہ اُٹھکر تین تسلیمین بجا لاتا ہے - راجگان و مہاراجگان
کے روبرو یا اُنکے دربارون مین چھینکنا شگون بد تصور کیا جاتا ہے اسلیے بعض لوگون کی رائے ہے کہ اگر ایک بار
چھینک آئے تو دوسری بار بناوٹ سے چھینک لینا چاہیئے - دربار وغیرہ مین سرگوشی کرنا یا مُنھ
ناک - یا مونچھون پر ہاتھ پھیرنا - کھانسنا یا جماہی لینا نہ چاہیئے اگر ضرورت ہو تو مُنھ پھیر لیوے اور اگر زور سے
کھانسی یا چھینکین آتی ہون تو باہر اُٹھ جانا چاہیئے بعض جگہ یہ دستور ہے کہ اگر ایسے مقامات مین شام
ہو جائے اور چراغ روشن کیا جائے تو مالک کو اُٹھکر مجرا کرنا چاہیئے اور اگر چاندنی نکلے تو پھر مجرا کرنا چاہیئے
غرض کہ دربار مین جتنی دیر رہے نہایت مودب بیٹھے اور کوئی کام ایسا نہ کرے کہ جس سے کسی قسم کی
بے ادبی و بد تہذیبی پائی جاوے - نقل ہے کہ عالمگیر بادشاہ کے دربار مین ایک درباری کے پس پشت
عبا کے نیچے سے ایک بچھو نے کئی ایک ڈنک مارے لیکن رعب شاہی ڈنک کے صدمہ پر غالب ہا اور
بپاس آداب دربار وہ مُنھ سے اُف نکر سکا -

باب ۱۰ دہم

گرجا گھر - تھیئٹر اور دوسرے عام جلسے

فصل اول گرجا گھر اگر گرجے مین وعظ سننے جاؤ تو یہ خیال رکھو کہ وہ بھی عبادت خانہ ہے اُسکی عزت اور بزرگی اُسیطرح فرض ہے جیسے کہ تمھین اپنی عبادتگاہون[1] کی۔ وعظ شروع ہونے کے پیشتر پہونچنا چاہئے۔ اگر دیر مین پہونچو تو سبکے پیچھے بیٹھو۔ آگے جانے سے لوگون کے سننے مین ہرج ہوگا اور کچھ عجب نہین وہ سمجھین کہ تم اُنکے مذہب کی عزت نہین کرتے۔ جب اندر جاؤ تو آہستہ قدم رکھو وہ کچھ اسکول و کالج یا عام جگہ نہین ہے۔ ویب صاحب کہتے ہین کہ اگر تم اکثر نہین جایا کرتے ہو اور تمھاری کوئی جگہ مقرر نہین ہے تو مناسب ہے کہ دروازہ پر ٹھہرو جبتک کوئی تمھین بیٹھنے کو جگہ نہ بتا دے۔ بعض گرجون مین کوئی جگہ کسی کے لئے مقرر نہین۔ تم جس کرسی پر جی چاہے جا کر بیٹھ سکتے ہو لیکن پہلے پادری صاحب اور اُنکے حوارئین کو اندر چلے جانے دو تب تم سبکے ساتھ جاؤ۔ گرجے کے اندر ٹوپی اُتار لینا چاہئے گو پروٹسٹنٹ گرجے مین جزئیات پر نظر نہین کرتے تاہم تمھارا فرض

نوٹ[1] جسوقت مسجدون اور مندرون مین جاؤ جو جگہ جوتا اُتارنیکی ہو وہان جوتے چھوڑ دو۔ چھتری یا چھڑی اگر ہاتھ مین ہو تو ساتھ لیتے جاؤ۔ لیکن اُسے کسی جگہ اندر رکھنے مین اُلٹی کر کے رکھو تاکہ اُس کی شام مسجد کے فرش پر نہ چھو جائے۔ بیکار خانۂ خدا مین تفریحاً خوش گپیان کرنے کو نہ بیٹھو۔ حقہ یا چرٹ پینا نہایت بُرا ہے بعض لوگ پان کھانا تک ممنوع سمجھتے ہین گو مسجدون اور مندرون مین انگریزی گفتگو کرنا کچھ شرعاً منع نہین لیکن تہذیب کے بالکل خلاف ہے کیونکہ وہ لوگ جو انگریزی نہین جانتے ایسے فعل کو نام رکھتے ہین۔

ہے کہ عبادت گاہ کی عزت کرو۔ بعض جگہ بنچون مین خانے سنے ہوتے ہین اُن مین
انجیل کی جلدین رکھی ہوتی ہین تم ایک جلد لیکر دیکھ سکتے ہو۔ گرجے مین بیٹھ کر ادھر اُدھر
دیکھنا یا کسی کو اشارہ کرنا بڑی بدتمیزی کی بات ہے کسی حالت مین گرجے مین پان کھانا یا
کھنکارنا روا نہین۔ جہان تم بیٹھے ہو اگر کوئی اُدھر سے جانا چاہے تو راستہ دیدو اور اگر کوئی
لیڈی جانا چاہے تو کھڑے ہو کر راستہ دو یہ تو ظاہر ہے کہ گرجے مین جانے کے لئے
تمھین کوئی مجبور نہین کرتا۔ یا تو جاؤ نہین اور اگر جاؤ تو مصداق انگریزی مثل کے "روم
مین وہی کرو جو روم والے کرتے ہین" جسوقت نماز شروع ہو اُسوقت تمکو بھی اُنکے
افعال کی تقلید لازم ہے اور قیام و قعود مین ساتھ دینا داخل تہذیب ہے اعتقادات
باطنی ظاہری افعال سے ناقص نہین ہو سکتے اہم ارکان عبادت سجدہ ہے اُسمین
اگر شریک نہو تو کچھ ہرج نہین۔ تاوقتیکہ گرجا کا وقت ختم نہو اور دوسرے لوگ روانہ ہونا
شروع نہون تم بھی ہرگز اپنی جگہ نہ چھوڑو۔ ختم ہونے سے پیشتر چلے آنے سے یہ ظاہر
ہوگا کہ تم گھبرا گئے اور تمھارے اس فعل سے کسیقدر پادری صاحب اور سامعین
کی توہین بھی ہوتی ہے جب گرجے سے چلو تو دروازہ پر کھڑے ہو کر ایک ایک کو گھورنا
شرافت سے بعید ہے جسطرح ادب کے ساتھ اندر جانا چاہئے اُسی طرح سنجیدگی کے
ساتھ باہر آنا چاہیئے۔

فصل دوم
تھیئٹر و سرکس وغیرہ

اگر تم انگریزی تھیئٹر۔ سرکس یا ایسے تماشہ مین جاؤ جہان انگریز بھی آتے
ہین تو تمھین چاہئے کہ تمام قواعد تہذیب کو لحاظ رکھو۔ اگر کوئی جلسہ
شب کو انگریزون اور میمون مین گانے بجانیکا ہو تو انگریزی شام کی پوشاک یا ہندوستانی پوری پوشاک
پہننا چاہئے (دیکھو صفحہ ۵۶ و ۵۸) لیکن عام جلسون مین کچھ ضروری نہین۔ دنکے وقت

اگر کوئی جلسہ ہو تو صبح کی پوشاک پہن جاتے ہین۔ اگر تمھاری سیٹ (جگہ) پہلے سے رزرو (محفوظ) ہو تو تھیٹر کے دروازہ پر جو منتظم ہو اُس سے دریافت کرو وہ تمھاری جگہ بتادیگا خود جا کے تلاش نہ کرو۔ جسوقت اپنی جگہ پر جاکر پہونچو دیکھ لو کہ کرسی پر وہی نمبر ہے کہ نہین جو تمھارے ٹکٹ پر تھا۔ اگر کوئی اور شخص تمھاری جگہ پر بیٹھ گیا ہو تو تم خود اُسے اُٹھ جانے کو نہ کہو بلکہ منتظم سے اطلاع کرو اُسکا فرض ہے کہ تمھاری جگہ تمھین دلا دے۔ یہ نہایت مناسب طریقہ ہے کہ تم تماشہ شروع ہونے کے پیشتر اپنی جگہ پر جا بیٹھو تاکہ بعد کو نہ تمھین تکلیف ہو نہ دوسرون کو۔ اگر دیر مین پہونچو تو جو کرسیان نزدیک خالی ہون اُنپر بیٹھو اور اگر پہلے سے کرسی رزرو کرا چکے ہو تو بہت آہستگی کے ساتھ اپنی جگہ تک جاؤ تاکہ دوسرونکے سننے اور دیکھنے مین ہرج نہ واقع ہو۔ جن لوگون کے سامنے ہو کر نکلو ہر ایک شخص سے معافی مانگنا ضروری نہین لیکن اپنے برتاؤ سے یہ ظاہر کردو کہ تم کسی کو تکلیف دینا نہین چاہتے اور اگر دھوکے سے کسی کو ٹھوکر لگجائے تو فوراً معافی مانگ لو تم جسطرف جاتے ہو اگر جگہ نہو اور لوگ تمھاری طرف نہ دیکھتے ہون تو شانہ یا بازو پکڑ کر اُنھین متوجہ نہ کرو بلکہ زبان سے یہ کہو کہ "مجھے معاف کیجیگا" (Excuse me) یا "مہربانی فرما کے مجھے نکلجانے کے لئے راستہ دیجیے" (Would you kindly allow me to pass)

جسوقت وہ جگہ دیدین اُنکا شکریہ ادا کرو۔ اگر تمھارے کچھ دوست دوسرے تماشائیونکے بعد بیٹھے ہون تو اُسوقت دور سے باتین نکرو جبکہ تماشہ مین چند منٹ کا وقفہ ملتا ہے۔ اُسوقت اُنکے قریب جاکر ہنس بول سکتے ہو یا تفریح کے لئے باہر جاسکتے ہو۔ لیکن یاد رکھو کہ بہت لوگ اپنی جگہ چھوڑنا پسند نہین کرتے اسلئے اگر تمھاری کرسی کہین درمیان مین ہو تو ہر مرتبہ باہر نہ جانا چاہیئے۔ اثنائے تماشہ مین دوستون سے باتین نہ کرو

اگر کچھہ تماشہ کے بارے مین کہنا ہو یا رائے ظاہر کرنا ہو تو آہستہ سے کہو۔ ویب صاحب
کہتے ہین ”یہ صحیح ہے کہ بعض انگریز اور یہمین تماشہ کے وقت زور زور باتین کرتے ہین
لیکن یہ بُری عادتین ہین تمھین اُنکی تقلید نہین کرنی چاہیئے“ جب کوئی بات عام پسند
ہوتی ہے لوگ اُسکی تعریف مین تالیان بجاتے ہین اور ایک آدھ لفظ زبان سے
بھی کہہ اُٹھتے ہین تم اس فعل مین شریک ہو سکتے ہو لیکن سب پر سبقت نہ لے جاؤ ۔
جو بات دوبارہ دیکھنا منظور ہوتی ہے تماشائی ونس مور۔ (once more)۔ کے نعرے
کرتے ہین۔ لیکن اصل مین صحیح لفظ انکور (Encore) ہے بار بار اس لفظ کو نہ دُہرانا
چاہیے اور نہ بہت شور و غل مچانا چاہئے۔ تماشہ دیکھنے کی دوربین اپنے ساتھ لیتے
جاؤ۔ اکثر انگریز اُسے یہ دیکھنے کے لئے کہ کون کون اُنکے دوست آشنا وہان موجود ہین
استعمال کرتے ہین لیکن ہرگز تم اُسے اور اغراض سے کام مین نہ لاؤ ورنہ لوگ تمھین
بدچلن سمجھین گے۔ تھیٹر مین پیچھے پھر پھر کر دیکھنا بھی بہت معیوب ہے۔ ان سب باتو نکا
جو اوپر لکھی گئی ہین ہر تماشہ مین خواہ انگریز ہون یا ہندوستانی سب کا پاس و لحاظ رکھنا
چاہئے لیکن اگر صرف انگریز ہون تو وہان پان کھانا مناسب نہین۔ جب تماشہ ختم
ہو سب سے آگے نکل جانے کی کوشش نہ کرو جو لوگ دروازہ کے قریب ہون اُنھین
پہلے نکل جانے دو۔ اگر لیڈیان آگے جانا چاہین تو اُنھین فوراً جگہ دیدو کیونکہ
اُنھین شاید کسی سے ملنا ہو یا گاڑی تک جلدی پہونچنا چاہتی ہون یاد رکھو کہ ہر جگہ
لیڈیون کی بہت عزت کی جاتی ہے۔

باب ۱۱ یازدہم
شادی و رسومات

جاننا چاہیئے کہ انگریزی شادی کے عام رسومات کیا ہین اور ہندوستانی شرفا کو اپنے انگریز دوستون اور ملاقاتیون کے ساتھ اس خوشی کی حالت مین کسطرح پیش آنا چاہیئے

شادی کے رقعے شادی کے رقعہ دو یا تین ہفتہ پیشتر دوست اور احباب کے نام بھیجے جاتے ہین۔ انگریزی تہذیب کے بموجب رقعہ (کارڈ) جس لفافہ مین رکھتے ہین اُسپر صرف مکتوب الیہ کا نام ہوتا ہے پھر یہ لفافہ ایک دوسرے ذرا بڑے لفافہ مین رکھا جاتا ہے جسپر مکتوب الیہ کا نام معہ پتہ کے ہوتا ہے۔ شادی کے رقعہ معہ جوابات تتمہ مین درج ہین جس وقت رقعہ تمھارے پاس آوے اور اُس مین حروف ـــــ R. S. V. P. ـــــ چھپے ہون تو فوراً جواب لکھو اگر تم کسی وجہ سے

نوٹ ۱۵۔ شادی مین فریقین کی رائے ـ ہندوستان مین استقرار نسبت والدین کے ہاتھ مین ہے لڑکونکو زیادہ سروکار نہین اور لڑکیان تو اس بارے مین زبان بھی نہین ہلاسکتین۔ بلکہ تہذیب اس امر کی مقتضی ہے کہ جہان اُنکی شادی کا ذکر ہوتا ہو وہ وہان نہ بیٹھین۔ عجب نہین کہ ہندوستان کی شریف زادیان شرم و لحاظ مین دنیا کی بہت سی اقوام کی لڑکیون سے سبقت لے گئین ہون۔ اسلئے اُن سے یہ اُمید رکھنا کہ وہ کبھی اپنی رائے اپنی شادی کے بارے مین ظاہر کرینگی بیکار ہے۔ اگر کوئی ذریعہ اُنکو اپنے ما فی الضمیر ظاہر کرنے کا ہوتا تو فائدہ سے خالی نہ تھا۔ ہان اگر لڑکون کی شادی بچپن ہی مین نہ ہوگئی ہو تو اتفاقات سے بعد بلوغ و تمیز اُنکا منشائے باطنی کسی نہ کسیطرح سے ظاہر ہو جاتا ہے تاہم جو سعادت مند لڑکے ہین وہ اپنے والدین کی اطاعت اور خوشنودی کو خواہشات نفس پر مقدم جانتے ہین اور باوجود اپنی بے رغبتی کے بھی

گرجا مین نہ جا سکو تو کچھ ہرج نہین نیوتہ منظور کر سکتے ہو اور جواب وہی کافی ہے جو تتمہ
مین درج ہے گرجے مین نہ جانیکی وجہ لکھنے کی ضرورت نہین - انگریزی تہذیب کی رو
سے تمام دوستون کا فرض ہے کہ جنکے نام کارڈ آدے دولھا یا دُلھن کو کچھ تحفہ تحایف
ضرور بھیجین - شادی کے تحائف (دیکھو صفحہ ۱۶۱) بھیجنے کے لئے کوئی وقت مقرر
نہین جسدن سے رقعے تقسیم ہوتے ہین تا یوم شادی جسدن چاہو بھیج سکتے ہو - لیکن ہمیشہ
کچھ پیشتر بھیجنا چاہئے - تحفہ کے ساتھ کوئی چٹھی لکھنے کی ضرورت نہین بلکہ یہ دستور ہے کہ ایک کارڈ
یا صاف کاغذ کے ٹکڑے پر With Mr. (or Munshi or Babu)'s best wishes
یعنے یہ تحفہ سلام و مبارکباد ی" لکھکر اُس تحفہ پر لگا دیا جاتا ہے - اُسکے جواب مین وہانسے
شکریہ کی رسید آتی ہے -

نوٹ (بقیہ صفحہ ماقبل) ماں باپکی ٹھہراتی ہوئی نسبت سے کبھی انحراف نہین کرتے - چونکہ شادی ہی پر انسانکی عمر بھر
کی خوشی یا رنج کا انحصار ہے اسلئے اصول عقلی مقتضی اسکے ہین کہ ضرور اُن دونون کی کچھ نہ کچھ راے شریک ہونا چاہیے
جنھین عمر بھر کا ساتھ نباہنا ہوگا -

رسومات - ہندوستان مین شادی کے رسومات اسقدر ہین کہ اُنکے لئے ایک دفتر چاہئے اور چونکہ رسمونکا انجام
پانا عورتون پر زیادہ منحصر ہے علاوہ برین ہر ملک و ہر ستے اُس لئے اُنکا بیان ضروری نہین -

فرایض والدین - اب والدین پر یہ فرض ہے کہ جو رسمین بالکل لغو ہون اُنھین بکلقلم موقوف کردین اور زمانہ
جس روش پر فی الحال جارہا ہے اُسکا لحاظ کرین - شادی کے اخراجات کا بڑھانا مصلحت وقت کے خلاف ہے جسکے
سے ایسے سیکڑون گھر بستے ہی تباہ ہوگئے - عالی حوصلگی سے جو نتیجہ سونچا جاتا ہے وہ محض ایک امر خیالی اور موہوم ہے
اُسکی بقا اتنی بھی نہین جتنی پانی کے نقش کو ہوتی ہے لیکن جو مضرتین اس نا عاقبت اندیشی سے پیدا ہوتی ہین اکثر وہ لاعلاج
ہو جاتی ہین اور بجاے خانہ آبادی کے خانہ ویرانی کا سامان پیدا ہو جاتا ہے لہذا اہل عقل و دور انجام بین اشخاص کو چاہئے کہ

گرجے مین جانا | پہلے براتی گرجے مین جاتے ہین - اگر تم جاؤ تو تہذیب کا نہایت خیال رکھو کیونکہ وہ ایک عبادت گاہ ہے - تمہین عروس کے آنے سے پیشتر گرجے مین پہونچنا چاہئے کیونکہ دُلھن کے بعد پہونچنا انگریزی تہذیب کے خلاف ہے - بالکل آگے کی بنچون پر نہ بیٹھو کیونکہ وہ دولھا اور دُلھن کے عزیز واقارب کے لئے مخصوص ہوتی ہین جسوقت عروس گرجے مین داخل ہو سب لوگون کو کھڑا ہوجانا چاہئے - نکاح کے رسومات ختم ہوجانیکے بعد نوشہ اور عروس معہ شہبالا وسہیلیون وغیرہ کے ایک دوسرے کمرہ مین جاتے ہین - اس عرصہ مین بعض اوقات گلاب کے چھوٹے چھوٹے پھول سفید ریشمی سنے ہوئے مہمانونکے کوٹ مین بٹن ہول کے قریب لگائے جاتے ہین - پھر دولھا دُلھن کی مان اور دوسرے عزیز واقربا روانہ ہوتے ہین - پھر براتی دُلھن کے گھر چلتے ہین -

نوٹ (بقیہ صفحہ ماقبل) ناچ رنگ آتش بازی وغیرہ جتنے لاحاصل اخراجات ہین اُن سے پرہیز کرین اگر یہ تمام روپیہ لڑکی کے اسباب آسائش مین صرف کیا جائے تو نہایت مناسب ہو بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہندوستان مین اب لوگ سوشل رفارم (صلاح معاشرت) کی طرف متوجہ ہوتے جاتے ہین اور امید ہے کہ رفتہ رفتہ اسکا نتیجہ بہت اچھا ہوگا - شادی کم سنی مین ہرگز نہ کرنی چاہئے جب لڑکے علوم ضروری سے فارغ ہوجائین اور اس قابل ہون کہ اپنا بار آپ سنبھال سکین تب شادی کرنا بہت مناسب ہے -

شادی کرنے مین چند امور کا خیال | - شادی مین چار باتونکا ضرور لحاظ رکھنا چاہئے (۱) حسب نسب کیونکہ شرافت ونجابت ہی وہ شے ہے جس سے اطوار صالح کی امید ہوسکتی ہے - یہ بات تو جانورون تک مین پائی جاتی ہے زیادہ ثبوت کی ضرورت نہین ظاہر ہے کہ جو جانور اچھی نسل کے ہوتے ہین اُنمین سوا اچھی عادتون کے کبھی بدخصلتون کا وجود نہین پایا جاتا (۲) علم وہنر - لڑکی کی شادی کرنے مین والدین کو چاہئے کہ اس بات کا بہت ہی خیال رکھین کہ لڑکا پڑھا لکھا ہو یا کوئی ہنر جانتا ہو صرف دولت دیکھکر شادی کردینا

دُلھن کے گھر جانا جسوقت دُلھن کے گھر پہونچتے ہین چاہیئے کہ ڈرائنگ روم مین سب براتی جمع ہو جائین جسکے دروازہ پر دولھا دُلھن دونون پیشوائی کے لئے کھڑے ہونگے دونون سے ہاتھ ملانا چاہیئے اور مبارک باد دیتے ہوئے آگے بڑھ جانا چاہیئے تاکہ دوسرے لوگ مبارک باد دے سکین۔ اگر دُلھن کی مان سے پہلے ملاقات نہوئی ہو تو اُسکے پاس جاکر خوش انتظامی یا جلوس کے بارے مین دو ایک الفاظ تعریفاً کہدو لیکن یاد رکھو کہ دُلھن کی مانکو شادی کی مبارکباد نہ دینی چاہیئے بلکہ بجاے مبارکباد دسکے

نوٹ (بقیہ صفحہ ماقبل) بڑی غلطی ہے۔ اور لڑکے کی شادی کرنے مین بھی اس بات کو ضروریات مین سمجھین کہ لڑکی کچھ پڑھی لکھی ہو اور آداب خانہ داری سے واقف ہو۔ (۳) صورت وسیرت۔ صورت کا لحاظ نہ صرف اسوجہ سے ضروری ہے کہ اچھی صورت مرغوب طبع ہوتی ہے بلکہ اسلئے کہ اکثر اوقات خَلق تابع خُلق ہے۔ چنانچہ حدیث مین وارد ہے کہ اُطْلُبُوا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْہِ۔ یعنے طلب کرو نیک باتون کو خوشرو آدمیون مین۔ لیکن سیرت نیک صورت پر ترجیح رکھتی ہے۔ کیونکہ صورت صرف تھوڑے ہی زمانہ تک قائم رہنے والی چیز ہے اور سیرت کا قیام آخر عمر تک رہتا ہے اور اُسکی اچھائی اور بُرائی کا اثر دوسرے تک پہونچتا ہے علاوہ برین بغیر اچھی سیرت کے اچھی صورت مقبول طبع نہین ہوسکتی سیرت وہ غازہ ہے جو رونق حُسن کو دوبالا کر دیتا ہے اور بدصورت کو بھی صورت دار بنا دیتا ہے۔ اور محبت کا رشتہ حسن سیرت سے اسقدر مضبوط ہو جاتا ہے کہ بقاے عمر تک وہ سالم رہتا ہے۔ بلکہ دو مین سے کسی کے مرجانے پر بھی نہین ٹوٹتا۔ مختصر یہ کہ سیرت نیک محبت کے ساتھ ملکر وہ کام کرتی ہے جو کسی سحر و افسون سے نہین ہوسکتا (۴) دولت و ثروت۔ شادی ایسی جگہ کرنی چاہیئے جو لوگ خوشحال ہون اس سے یہ غرض نہین کہ مفت کے مال کی بدولت عیش کرین بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ جیسے گھر مین لڑکون اور لڑکیون نے نشو و نما پائی ہوگی اُنکے عادات و خصائل بھی ویسے ہی ہونگے۔ مثلاً سیر چشمی کا غریب گھر کے لڑکون اور لڑکیون مین پایا جانا دشوار ہے۔

چند کلمے تسلی کے کہدئے جاتے ہین۔ بعد اسکے دوسرے مہمانون کے ساتھ جاکر شرکت لازم ہے۔ شادی کے تحفے عموماً میز پر چن دیئے جاتے ہین۔ اور لوگ اُنکے دیکھنے بھالنے مین کسیقدر اپنا وقت گذارتے ہین۔ ایک دوسرے کمرہ یا برآمدے مین کچھ فواکہات شیمپین اور کیک وغیرہ رکھے ہوتے ہین جو مہمان اپنے مذاق کے موافق تصرف مین لاتے ہین یا صبح کا کھانا (بریکفاسٹ) ہوتا ہے اور بعد کھانیکے دُلھن شادیکے کیک مین چھری سے نشان کردیتی ہے پھر اُسکے ٹکڑے کرکے مہمانون کو تقسیم کردیئے جاتے ہین۔ گو ویب صاحب کہتے ہین کہ اس موقعہ پر دولھا یا دُلھن کا جام صحت نہین پیاجاتا اور نہ کسی قسم کی اسپیچ

نوٹ سلسلہ صفحہ ماقبل فرایض شوہر۔ چونکہ دنیاوی مسرت اور زندگی کا راحت و آرام بہت کچھ بیوی پر منحصر ہے اس لیئے اکثر مصنفین کی رائے ہے کہ ہر صاحب عقل و شعور کا فرض ہے کہ اُسکے ساتھ پیش آنے مین چند باتونکا خیال رکھے تاکہ گھر کا انتظام بھی ٹھیک رہے اور دنیا مین خوشی سے بسر ہو۔ (۱) ابتدائی ملاقات مین بیوی کو اپنی عادات سے رفتہ رفتہ آگاہ کرے اگر وہ سمجھدار ہوگی اور خود چین سے رہنا چاہیگی تو بدل و جان اُنپر عمل کریگی (۲) کسی امر مین اختلاف کی حالت پیدا ہونے پر بعض ناسمجھ اور عقل کے دشمن خواہ مخواہ اسلیئے خفا ہو جاتے ہین یا خفا کردیتے ہین کہ منانے کی لذت حاصل ہو۔ یہ نہین سمجھتے کہ آیندہ یہ عمل خلل ہو جائیگا۔ (۳) کبھی بیوی سے سخت کلامی نہ کرے بعض جہالت شعار بدزبانی سے پیش آتے ہین بلکہ ہاتھ بھی چلا بیٹھتے ہین۔ یہ دلیل کمظرفی کی ہے اتنا نہین سمجھتے کہ عورت ناموس اکبر ہے۔ اگر بیوی گستاخ کمینہ خصلت بدمزاج یا بدزبان ہو اور زبانکا کہنا نہ مانے تو اُس سے علیحدگی بدرجہا اس سے بہتر ہے کہ انسان انسانیت سے گذر کر وحشی بنے اور اپنی عادتین خراب کرے۔ (۴) اگر وہ عاقل و فہیم پڑھی لکھی ہو تو اُسے اپنا ہمراز بنائے کیونکہ سوائے والدین کے کوئی اُس سے بڑھکر درد دکھ مسرت و خوشی کا شریک نہین۔ اور اگر وہ بوجہ جہالت اور نقصان عقل کے اس قابل نہو تو بجز امور خانہ داری وغیرہ کے اپنے دلکی باتین اُس سے نہ کہے (۵) عورت سے اسطرح محبت و عنایت پیش آئے کہ وہ ادب بھی کرے اطاعت بھی کرے اور اپنے نفع و ضرر پر شوہر کو قادر سمجھے اور ساتھ ہی

دی جاتی ہے لیکن دوسرے معتبر مصنف لکھتے ہین کہ یہ دونون باتین ہوتی ہین۔ بعد ازان دُلھن سفر کی پوشاک پہننے کے واسطے تخلیہ مین جاتی ہے۔ اور واپس آنے پر سب لوگ اُسے رخصت کرتے ہین۔ انگریزون مین دستور ہے کہ شادی کے بعد ہی دولھا دُلھن پندرہ مین روز کے لئے کہین باہر سفر کو چلے جاتے ہین اور روانگی کیوقت چاول انکے اوپر پھینکے جاتے ہین اور جب

نوٹ (بقیہ صفحہ ما قبل) اسکے دلسے شوہر کی محبت کرے۔ اُسپر یہ بات ظاہر ہوجانے کہ مراعات اور حُسن سلوک نتیجہ اطاعت اور محبت کا ہے۔ اگر میری طرف سے ان مین کمی ہوگی تو رعایت اور محبت زائل ہوجائیگی۔ (۶) اپنی محبت کو حد اعتدال سے نہ بڑھائے اگر مجبور ہو تو ظاہر نہ کرے کیونکہ اسمین کئی نقصان متصور ہین۔ اوّل تو شوہر کے عزیز و اقربا کو دونون سے رنج و ملال پیدا ہوگا دوم زوجہ کا ایسی محبت سے بیجا فائدہ اُٹھانیکا احتمال ہے سوم بے حد محبت دنیاوی ترقیون کے لئے سد راہ ہوجاتی ہے۔ (۷) بیوی کے پاس بہت وقت صرف نہ کرے کیونکہ ہر وقت پاس بیٹھے رہنے سے کچھ عرصہ کے بعد محبت کم ہونے لگتی ہے۔ اتنا وقت صرف کرنا چاہئے کہ دونون کے دلونمین تمنا مل بیٹھنے کی باقی رہے۔ (۸) اُسپر بیجا تشدد نہ کرے۔ اُسکی آسایش و آرایش و بہبودی و خوشنودی کا ہمیشہ خیال رکھے (۹) بے جا شکوک کو بیوی کی طرف سے دل مین جگہ نہ دے اُسکا ہمیشہ اعتبار کرے میکے مین جانے آنے سے نہ روکے اور بھائی بندون سے ملنے کو منع نکرے۔ (۱۰) امور خانگی مین اُسے بالکل مختار کردے لونڈیان ماما اصیل سب اُسکے زیر حکم ہون جسقدر ماہواری خرچ ہو اُسکا حساب اُسکے سپرد کردے (۱۱) اگر ممکن ہوسکے تو اوقات نشست و برخاست کھانے پینے کام کاج کرنیکے مقرر کردے اور سمجھادے کہ حتی الامکان اسکے خلاف نہو۔ (۱۲) اُسکے اعزا و اقارب کے ساتھ اگر ضرورت دیکھے تو اعانت و امداد مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھے۔ اور یہ کبھی موقع نہ دے کہ وہ چھپا کر کسی قسم کی مدد کرے۔ عالی نسب اور صاحب ثروت عورتین خود کبھی ایسے فعل کی مرتکب نہین ہوتین (۱۳) پردہ کی قید ضرورت سے زیادہ کرنا فعل عبث ہے نئی نئی شادی ہونے مین لوگونکا یہ خیال اکثر بہت ہوتا ہے (۱۴) ناچ رنگ اور تماشہ دیکھنے کا عادی نکرے باحیا عورتین خود ان لغویات کو بہت زیادہ پسند نہین کرتین اُنکی خلقی شرم جسقدر اپنی صورت چھپانے مین مجبور کرتی ہے اُسیقدر نامحرمونکی صورت دیکھنے کو منع کرتی ہے۔ انھین لہو و لعب سے بیہودہ قصص اور حکایات سننے سے اور زیادہ تر ان عورتونکی صحبت سے جو کلمات فحش زبان پر لاتی ہون اور مردونکی محفلونمین آتی جاتی ہون محفوظ رکھے۔ (۱۵) اُنکی صحت کا بہت خیال رکھے اور زیادہ عیش پسند اور راحت طلب ہرگز نہونے دے اور کوئی نہ کوئی ایسے کام متعلق کرے کہ کچھ چلنا پھرنا بھی پڑے۔ بیکار بیٹھنے دینا جان بوجھ کر نہ صرف علیل ڈالنا ہے۔

گاڑی پر وہ سوار ہو گئے تو بعض اوقات ساٹن کی سلیپر بھی اُنپر پھینکتے ہین اور اِدھر انکی گاڑی روانہ ہوئی کہ سب لوگ اپنے اپنے گھر ونکو رخصت ہونا شروع ہوئے پھر ایک ہفتہ کے اندر جن لوگون نے مدعو کیا ہو انکا شکریہ ادا کرنے جانا چاہیئے اور دولھا دُلھن کے سفر سے واپس آنے پر تمھارا فرض ہے کہ اُن سے فوراً ہی مل آؤ۔

نوٹ (بقیہ صفحۂ ماقبل)۔ بلکہ برے خیالونکے لیے راستہ کھول دینا ہے۔ (۱۶) اگر بیوی جاہل ہو تو اُسکے پڑھنے کے انتظام مین کوشش کرے کیونکہ علاوہ اور فوائد کے بچونکا پہلا مکتب ماں کی گود ہے اور جیسا مکتب ہوگا ویسی ہی تعلیم و تربیت ہوگی۔ اور آخر مین اپنے تمام ناظرین نوجوان شرفازادونکو صلاح دونگا کہ بموجودگی ایک نیک بیوی کے دوسری شادی نکرین کیونکہ دو بیویونکے ہونے مین انتظام امور خانگی جیسا کہ مقصود ہے نہین ہو سکتا نہ دوامی مسرت قلبی حاصل ہو سکتی ہے۔ بلکہ انواع و اقسام کے قبایح اور فضایح درپیش ہو جاتے ہین اور جان ضیق مین پڑجاتی ہے نہ ایک دل دو شخصون کے پاس رہسکتا ہے اور نہ دو شخص ایک دل کو رکھنا پسند کرتے ہین

اصلاح ہندوستان مین علاوہ اور سوشل امور کے شادی کی رسومات وغیرہ مین سخت رفارم یعنے (صلاح) کی ضرورت ہے۔ بہت سی ایسی رسمین ہین جو عقلاً اور شرعاً بالکل ممنوع ہین لیکن صرف مستورات کے تسلط کی وجہ سے بغیر اُن رسومات کے شادی ہونا بعض مقامون مین قریب قریب غیر ممکن کے ہے۔ امید ہے کہ تعلیم یافتہ لوگ رفتہ رفتہ اُن لغویات کو بالکل نکالڈالینگے۔ نمود و نمایش کے لئے بیجا اصراف۔ بلا ضرورت نفس پروری کے لئے ایک سے زیادہ شادی کرنا بیواؤنکو بٹھار کھنا وغیرہ وغیرہ ہندوستان کے اہل اسلام مین نہایت قابل اعتراض باتین ہین۔ اہل ہنود مین بھی بہت سی رسمین نہایت نقصان رسان ہین۔ مثلاً کم سنی مین شادی کرنا زیادہ عمر کی لڑکیون کے ساتھ کم عمر لڑکون کا بیاہ کرنا۔ بیواؤن کی شادی نکرنا دولھا یا دُلھن والون سے لڑکے یا لڑکی کے بدلے مین زر کثیر کا طالب ہونا۔ شادی مین زیادہ مہمانون کا لیجانا اور ناچ رنگ مین آنکھین بند کرکے روپیہ اُٹھانا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن بڑی خوشی کی بات ہے کہ چند بہی خواہان قوم کی توجہ اسطرف رجوع ہوئی ہے اور کچھ عجب نہین کہ اسکا نتیجہ اچھا ہو۔

باب ۱۲ دوازدہم

ریل کا سفر۔ ڈاک بنگلہ۔ ہوٹل

فصل اول ریل کا سفر

سفر کرنے مین خوش مزاجی اور ملنساری نہایت ضروری چیز ہے اِسکی وجہ سے تمھین بھی آرام ملیگا اور تمھارے ساتھ کے مسافرون کو بھی۔ پہلا فرض تمھارا یہ ہے کہ ریل کے قواعد کی پابندی کرو جن لوگون کو سفر کرنے کی زیادہ ضرورت رہتی ہے اُنھین چاہئیے کہ ریل کے قواعد سے کما حقّہٗ واقفیت حاصل کرلین۔ جو کچھ اسٹیشن ماسٹر یا گارڈ وغیرہ کہین اُسپر عمل کرو اگر تم سمجھتے ہو کہ وہ خلاف کہتے ہین تو اُنکی رپورٹ اعلیٰ افسر کو کرسکتے ہو لیکن اُسوقت جو وہ کہین اُسپر زیادہ حجت نہ کرو۔ مال کو ہمیشہ تولوا لینا چاہئیے ورنہ مال کے تولے جانے کا دغدغہ لگا رہیگا اور تمھارے آرام مین فرق آئیگا۔ اسباب کو اسطرح گاڑی مین رکھو کہ راستہ بند نہو۔ سفر مین کبھی ضرورت سے زیادہ چیزین نہ لے جاؤ۔ جس درجہ کا ٹکٹ ہو اُسمین بیٹھو اگر جگہ نہو تو اسٹیشن ماسٹر کو اطلاع دو اگر وہ اجازت دین تو اُس سے اونچے کلاس کی گاڑی مین بیٹھ سکتے ہو۔ کم سے کم ڈیوڑھے درجہ مین سفر کرو۔ ولایت مین کوئی درجہ کسیکے لئے مخصوص نہین اور امریکہ مین درجونکی تقسیم ہی نہین ہے لیکن ہندوستان کی بعض ریلونمین ہندوستانی اور انگریز مسافرونکے لئے علٰحدہ علٰحدہ درجے ہین۔ جو گاڑی صرف یورپینز کے واسطے ہو اُسپر ہرگز نہ سوار ہو۔ اور جس لین مین یہ تفریق نہو اور تم پہلے یا دوسرے درجہ مین سفر کرتے ہو اگر ممکن ہو تو ایسی گاڑی مین بیٹھو جس مین ہندوستانی ہون۔ کیونکہ اگر انگریزون کے ساتھ بیٹھوگے تو بوجہ طرز معاشرت جدا ہونے کے تمھین بھی تکلیف

ہو گی اور انھین بھی - اگر انگریزی وضع مین رہتے ہو تو کچھ ہرج نہین - جب سوار ہو تو گاڑی کا نمبر دیکھ لو خدانخواستہ کہین رہجاؤ تو اسباب کے لئے تار دے سکو - ایسے تار ریل والے تمھارے لئے مفت دیدینگے - اپنے ٹکٹ کا نمبر بھی دیکھ لو - اگر کہین ضایع ہو جائے تو نمبر کا پتہ دینے سے کرایہ مکرر سے بچ سکتے ہو -

انگریزونکے ساتھ سفر کرنا انگریزونکے ساتھ سفر کرنے مین بہت سی باتون کا خیال رکھنا چاہئے - کپڑے اُتار کے اُس بے تکلفی سے نہ بیٹھو جیسے گھر مین رہتے ہو - حقہ وغیرہ نہ پیو - پان بار بار پاندان کھول کر نہ بناؤ اور کھٹ پٹ سے دوسرے کے آرام مین خلل نہ ڈالو اگر چرٹ پیو تو دوسرے مسافرون سے جو تمھارے درجہ مین ہون خواہ وہ انگریز ہون یا ہندوستانی اجازت لیلو مہذب انگریز بھی تمسے اجازت لینگے - اگر کوئی لیڈی اُس درجہ مین ہو تو کبھی ہرگز ہرگز چرٹ نہ پیو - اگر دور کا سفر ہو اور حقہ پان کے بغیر نہ رہسکو تو بہتر ہے کہ جو انگریز جنٹلمین تمھارے درجہ مین ہون اُنسے شائستہ الفاظ مین اجازت لیلو - انگریز لوگ بہت کم گاڑی پر کھانا کھاتے ہین - اگر تمھین کہین دور جانا ہو اور کسی اسٹیشن پر ٹھہر کر کھانا کھانیکا موقع اور وقت نہ ملے اور ریل ہی پر ناشتہ کرنا پڑے تو دسترخوان کو تمام بنچ بھر پر نہ پھیلا دو اور جہانتک ممکن ہو جلد تمام کرو - کھانیکی شرکت کے لئے کسی انگریز سے درخواست کرنیکی ضرورت نہین ہان جو ہندوستانی ہون انھین ضرور شریک کرنا چاہئے لیکن زیادہ منت وسماجت سفر مین نازیبا ہے - کسی انگریز سے تا وقتیکہ وہ تم سے خود بات کرے تم ازخود باتین نہ کرو - ہان اگر کوئی ضروری امر دریافت کرنا ہو تو مضایقہ نہین - اگر تم سوشل مزاج کے آدمی ہو اور تمھارا جی چاہتا ہے کہ تم اپنے ہمسفر انگریزون سے بات چیت کرو تو اُسکے لئے یہ سہل نسخہ ہے کہ اُسی تاریخ کا کوئی نامی اخبار اسٹیشن سے مول لیلو اور گاڑی مین خاموش بیٹھکر دیکھنا شروع کردیا تو وہ خود تمسے درخواست کرینگے کہ جب دیکھ چکنا تو ہمین بھی

دینا یا کوئی خبر دریافت کرینگے اُسوقت تم دیسکتے ہو یا اگر وہ تہذیب کی وجہ سے نہ مانگین لیکن انکی خواہش کچھ ظاہر ہو تو تم خود ہی پیش کر سکتے ہو۔ بعد کو تم سے اُن سے خود باتین ہونے لگین گی اور اگر کسی انگریز کے پاس اخبار ہو تو جب وہ پڑھ چکے تم بھی شایستگی سے اُسکے دیکھنے کی درخواست کر سکتے ہو۔ اگر گوروں کا ساتھ ہو تو یہ تہذیب زیادہ کارآمد نہ ہوگی۔ اور چونکہ وہ اکثر نامہذب ہوتے ہین ہندوستانیون کو اُن سے تکلیف پہونچنا دور از عقل نہین۔ وہ چرٹ کے بہت شائق ہوتے ہین اگر تمھارے پاس ہون تو بلا تکلف اُنھین دو وہ تمھارے دوست ہو جائینگے اور سفر اچھی طرح کٹے گا۔ اگر تم کسی کھڑکی کو بند کرنا یا کھولنا چاہو تو جو لوگ اُسکے قریب بیٹھے ہون اُن سے دریافت کر لو کہ کھولنے یا بند کرنے مین اُنھین کچھ عذر تو نہو گا۔

سفر مین ذرا ذراسی باتون کا اور تکلیفون کا خیال نہ کرنا چاہئے۔ ٹکٹ اپنا اپنے پاس رکھو نوکر کا ٹکٹ نوکر کو دو۔ بالکل نوکر کے بھروسہ پر اسباب نہ چھوڑ دو اپنی چیزین گنی ہوئی رکھو۔ جتنے بکس ہون بہتر ہے اُنپر تمھارا نام و نشان لکھا ہو تا کہ اگر کھو جائے تو ملنے مین آسانی ہو۔ ہمیشہ کچھ زر نقد اپنے پاس رکھو بہت سے اتفاق ایسے پڑ جاتے ہین کہ بغیر روپیہ کے کام نہین چلتا۔

زنانی سواریان ہندوستان مین اب بوجہ ریل کے سفر بہت آرام دِہ اور آسان ہو گیا ہے لیکن چونکہ کوئی قابل اطمینان انتظام عورتون کے لئے نہین ہے اگر زنانی سواریان کسیکے ہمراہ ہوئین تو اُسکے لئے اب بھی سفر صورت سقر ہے۔ زنانی سواریون کو یا تو درجہ ریزروڈ کراکے بٹھانا چاہئے یا پھر زنانی گاڑی مین۔ مردانی گاڑی مین ساتھ بٹھانے سے شریف بیبیون کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور تمھین اُنکی راحت کا خیال اپنے سے زیادہ ہونا چاہئے۔

سفر مین جب پردہ نشین عورتون کو ساتھ لے جاؤ تو ہمیشہ اُنھین بُرقع پوش ہونا چاہئے۔

برقع گھیردار اور اتنا نیچا ہو کہ جوتا بھی نہ کھلے لیکن نہ اسقدر نیچا ہو کہ چلنے مین پاؤن کے نیچے آجائے موزہ سفر مین ضرور ہو اور جوتا ایسا نہو جو پاؤن سے نکل جائے نہ ایسا ہو کہ بہت آواز ہو حتی المقدور کوئی بھاری زیور سفر مین بدن پر نہو خاصکر وہ زیور جس مین آواز ہوتی ہو - زنانی سواریون کو ہمیشہ ضروری ضروری باتین تبا دینی چاہئے - کہ کہان جانا ہے مکان کا پتہ کیا ہے اور اُنکا ٹکٹ اُنھین کے پاس ہو بلکہ کچھ نقد روپیہ بھی اُنکے پاس رہنا بہتر ہے - تاکہ شاید راستہ مین ساتھ چھوٹ جائے تو دقت نہو - اُنھین یہ بھی تبا دینا چاہیے کہ اگر ساتھ چھوٹ جائے تو ہراسان نہون کیونکہ اُس حالت مین پھر کچھ نہ بن پڑیگا بلکہ اُنھین چاہیے کہ جو اور باہر نکلنے والی عورتین اُنکے درجہ مین بیٹھین ہون اُنسے کہدین کہ ہمارے ساتھ کے لوگ چھوٹ گئے ہین اور ہمین فلان اسٹیشن پر اُترنا ہے - جب اسٹیشن آئے تو قلی کو بلوالین اور اگر کوئی اور بلانے والا نہو تو خود بلالین اور اس قلی سے آیا کو بلوا کر اُسکے ہمراہ زنانہ کمرے مین چلی جائین اور اُس سے سب حال کہکر سواری وغیرہ کا انتظام کرلین - اگر اور کہین جانا ہو تو جہان سے ریل بدلتی ہو وہان ٹھہر کر چھوٹے ہوئے لوگونکا انتظار کرین - اُنھین یہ بھی جاننا چاہئے کہ وہ جہان چاہین تار دے سکتی ہین - اس احتیاط کے لئے کہ مبادا ساتھ چھوٹ جائے اور تکلیف ہو نہ تو زنانہ کمرہ مین زیادہ اسباب رکھنا چاہئے اور نہ کبھی ایک زنانی سواری ساتھ لے جانا چاہئے ہمیشہ ایک آدھ ماما یا پیش خدمت ساتھ ہونی چاہئے - سفر مین زیادہ پردے کی تاکید یا انتظام و اہتمام کرنے سے زیادہ بے پردگی ہوتی ہے ہان جس جگہ سے سوار ہو اور جہان اُترو جو سامان پردہ کا بآسانی ممکن ہو اُسکے کرنے مین کچھ ہرج نہین - اگر تمھارے کسی جان پہچان یا بیگانہ کے ساتھ کوئی زنانی سواریان ہون تو اُسطرف جانا یا بار بار اُدھر دیکھنا نہایت بدحرکت ہے شریفون کے لئے اتنا اشارہ کافی ہے کہ "ہرچہ بر خود مپسندی بر دیگران مپسند"

ویٹنگ روم یعنے مسافرخانہ

ویٹنگ روم کو سرائے نہ سمجھنا چاہیئے۔ضرورت سے زیادہ اُسمین رہنے کی اجازت نہین۔جس کلاس کا ٹکٹ ہو اُسی درجہ کے مسافرخانہ مین ٹھہرو اگر ویٹنگ روم مین تمھارا اور انگریزون کا ساتھ ہو تو اسطرح رہو کہ اُنکا دم تمھاری صحبت سے نہ گھبرا جائے۔ بڑے سفر مین اگر کسی شہر کے دیکھنے یا کسی دوست سے ملنے کا ارادہ ہو تو سَو میل کے سفر کرنے پر تم ایک دن قیام کر سکتے ہو اور اپنا اسباب تنہائی کی حالت مین اسٹیشن ماسٹر کے سپرد کر سکتے ہو دن بھر کے لئے تمھین صرف دو چار آنہ فیس کے دینا ہونگے۔

فصل دوم ہوٹل اور ڈاک بنگلہ

اگر اثنائے سفر مین تمھین ہوٹل یا ڈاک بنگلہ مین ٹھہرنا پڑے جہان انگریز بھی ٹھہرے ہون جسوقت وہان پہونچو پہلے جو قواعد نوٹس بورڈ پر چپے ہوئے لگے ہون اُنکو پڑھ لو اور کبھی اُنکے خلاف نہ کرو کیونکہ ہوٹل سب مسافرون کی آسائش کے لئے ہوتے ہین۔ وہان کے نوکرون کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ ذرا ذرا سے کامون مین نقص نہ نکالو۔آپے سے خفا نہو اور نہ زور سے اُنھین پکارو کیونکہ دوسرے مسافرونکو ناگوار ہوگا۔اگر تم سب کے ساتھ میز پر کھانا کھاؤ تو تمھین قواعد پر عمل کرو جو ڈنر پارٹی کے بیان مین مذکور ہو چکے ہین۔لیکن چونکہ یہان تم کسیکے مہمان نہین ہو اور جو چیزین کھاؤ گے خود ہی اُسکی قیمت ادا کروگے اسلئے ہوٹل اور ڈاک بنگلون مین زیادہ آزادی ہے جسوقت کھانیکی گھنٹی ہو تم بلا انتظار غیرے کھانا شروع کر سکتے ہو اور جب چاہو اُٹھ سکتے ہو۔اگر کوئی کھانا پسند نہو اُسے واپس کر دو اور دوسرا منگوالو۔بعد کھانیکے تمھین اختیار ہے کہ میز پر تکلف سے جو میوے سنارنگی۔انگور۔کیلا۔سیب وغیرہ یا میٹھے چھوٹے بسکٹ اور خوش رنگ کیک رکھے ہون اُنمین سے جو چیز جسقدر چاہو اپنے آگے کے پھولدار پلیٹ مین رکھکر

نوش جان کرو۔ میٹھی کافی اور چرٹ بھی حاضر کیا جائیگا اور اس تمام پرتکلف اور بامنفعت کھانیکا بل کم سے کم فی کس چار پانچ روپیہ کا ہوگا۔ زیادہ لاگت کے کھانے کی پہلے سے فرمائش کر سکتے ہو۔ ہوٹل مین ٹھہرنے پر کم سے کم پانچ روپیہ روز دینا پڑتا ہے جس مین دن کا چھوٹا اور رات کا بڑا کھانا صبح وعصر کی چاء۔ کمرہ۔ مسہری۔ میز۔ کرسی وغیرہ سب مینیجر ہوٹل کے ذمہ ہے ڈاک بنگلہ یا خاص کر ہوٹل مین کوئی جگہ کسی کے لئے مقرر نہین لیکن جو مسافر عرصہ سے ہوٹل مین مقیم ہوتے ہین عموماً ایک ہی جگہ بیٹھنا چاہتے ہین اسلئے کھانیکے کمرے مین جاتے ہی بلا استفسار کسی خالی کرسی پر نہ بیٹھ جاؤ اتنا انتظار کرو کہ خانساماں یا کوئی چپراسی آکے جگہ بتا دے اور جو جگہ تمھارے لئے معین ہو جاوے وہاں جبتک ہوٹل مین ٹھہرو روز بیٹھ سکتے ہو۔ بعض اوقات تم دیکھوگے کہ کچھ کرسیاں میز کے نیچے کھسکی ہوئی ہین اسکا یہ مطلب ہے کہ یہ دوسرے مسافرون کے لئے ہین جو ابھی نہین آئے ان کرسیون پر تمھین نہ بیٹھنا چاہئے (لیکن ہر ہوٹل مین یہ دستور رائج نہین ہے) ہوٹل یا ڈاک بنگلہ مین جو مسافر تمھارے ساتھ کھا رہے ہون اُنسے باتین کرنا عین تہذیب ہے یہ ضرورت نہین ہے کہ تم اُنھین پہلے سے جانتے ہو یا انٹروڈکشن ہو گیا ہو۔ ہاں اگر کوئی لیڈی تمھارے پاس بیٹھی ہو اور تم اُسے نہ جانتے ہو تو بہتر یہ ہے کہ اُسے پہلے بات کرنے دو۔
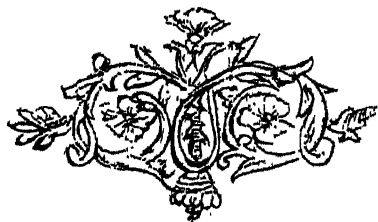
باب ۱۳ سیزدہم
آداب معاشرت با لیڈی صاحبان

ہر ملک اور ہر قوم مین کچھ قواعد ایسے مقرر ہین جو طبقہ نسوان کی شرم و حیا اور عصمت و عفت قائم رکھنے کے لئے لازم اور لابد ہین۔ مشرقی ممالک مین جن اُصولونپر پردے کی بنا پڑی اور جو فوائد اُس سے مقصود ہوان کم و بیش مغربی اقالیم مین بھی جو قواعد و ضوابط سوشل امور مین لیڈیونکے ساتھ برتے جاتے ہین اُنسے بھی وہی نتائج متصور ہین۔ اور اسلئے لیڈیونکے ساتھ غایت درجہ کی تہذیب کا خیال رکھنا آداب سوسائٹی کا پہلا اصول موضوعہ ہے۔ علاوہ اُن تمام آداب کے جو اوپر بیان ہو چکے ہین لیڈیون سکے ساتھ نہایت ادب و خوش خلاقی سے پیش آؤ اور اُنکی موجودگی مین اور اُنسے ملنے مین اس بات کا بہت خیال رکھو کہ کوئی امر خلاف اُنکی تہذیب کے نہو ورنہ وہ اپنی توہین سمجھینگی۔ چند مفید اور ضروری قواعد ذیل مین درج ہین اُنکی پابندی ہر شخص کو درکار ہے۔

(۱) کبھی کسی میم سے جسکو تم نہ جانتے ہو بات نہ کرو تاوقتیکہ تم انٹروڈیوس نہ کئے جاؤ یا وہ پہلے تم سے خود نہ بولے۔ ملحوظ رہے کہ لیڈی جنٹلمین سے کسی حالت مین انٹروڈیوس نہین کیجاتی بلکہ جنٹلمین لیڈی سے انٹروڈیوس کیا جاتا ہے۔ کیونکہ لیڈی صاحبان جنٹلمین سے ہمیشہ رتبہ مین بڑی سمجھی جاتی ہین۔ اور اسلئے ہاتھ ملانے مین بھی اُن سے سبقت نہین کیجاتی۔

(۲) انگریزی تہذیب کے مطابق پہلے لیڈی متوجہ ہو کر سر کو جنبش دیتی ہے تب جنٹلمین ٹوپی اُتارتے ہین۔ اسلئے تمھین چاہئے کہ اگر کہین کوئی تمھاری ملاقاتی لیڈی کسی پارٹی وغیرہ مین یا کسی انگریز کے ساتھ راہ مین ملے تو تاوقتیکہ وہ تمھاری طرف متوجہ نہو سلام بھی مت کرو۔

(۳) اگر کسی تمھارے انگریز دوست کے ساتھ کوئی لیڈی ہو جسکو تم نہ جانتے ہو اور وہ انگریز تم سے

متوجہ ہو تو سلام پہلے لیڈی کو کرو بعدہ صاحب کو اور اگر اُس انگریز سے کچھ باتین کرتی ہون تو چلتے وقت لیڈی صاحبہ سے معافی مانگ لو کہ اُنکو تمھاری وجہ سے تکلیف ہوئی۔

(۴) اگر کسی انگریز سے ملنے جاؤ اور لیڈی سے بھی ملنا ہو تو دو کارڈ اندر بھیجو اگر دونون ساتھ ملین تو یاد رکھو پہلے میم صاحبہ کی طرف متوجہ ہوکر سلام کرو اور اگر وہ ہاتھ بڑھائین تو پہلے اُنسے ہاتھ ملاؤ۔ بعدہ صاحب سے۔ اگر اتفاق سے کئی لیڈیان ہون تو پہلے انھین سلام کرو

(۵) اگر کسی لیڈی صاحبہ سے ملنا ہو تو بھی دو کارڈ بھیجو خواہ تم اُنکے صاحب کو جانتے ہو یا نہین اور خواہ تم اُنسے ملنا چاہتے ہو یا نہین جسوقت اندر جاؤ ملاقات کے جو طریقے ہین اُنپر عمل کرو (دیکھو باب پنجم) اگر میم صاحبہ اُس کمرہ مین موجود نہ ہون تو جسوقت وہ آوین پہلے تمھین دروازہ کے قریب بڑھکر ملنا چاہئے۔ لیکن کبھی میم صاحبہ سے دفتر کچہری کی باتین یا کسی کام کاج کی باتین جو صاحب کے متعلق ہون نہ کرو۔ نہ زیادہ دیر تک بیٹھو اگر اُس جگہ کچھ اور لیڈیان اُسی خاندان کی ہون تو بیشتر بیٹھنے کے ہر ایک سے بلحاظ زن کچھ نہ کچھ بات کرو۔ اور اگر کچھ لیڈیان ہون جنھین تم نہ جانتے ہو تو انھین سلام کرکے بیٹھ جاؤ۔ اور بیٹھنے کے بعد اگر تم انٹروڈیوس کئے جاؤ تو اُٹھکر پھر سر تسلیم خم کرو۔

(۶) تاوقتیکہ تمھارے پاس تمھارے نام کے چھپے ہوئے کارڈ نہون کبھی کسی معزز میم سے ملنے نہ جاؤ۔

(۷) ناچ پارٹی مین بیان ہو چکا ہے کہ اگر ناچ مین تم سے کسی لیڈی صاحبہ سے بات چیت ہو حتیٰ کہ تم اُنکے ساتھ ناچے ہو تو بھی اُس عارضی ملاقات کو شناسائی نہ سمجھ لو۔ اور باہر کبھی دوسری پارٹی وغیرہ مین از خود بات نہ کرو تاوقتیکہ تم موافق قاعدہ کے انٹروڈیوس نہ کئے جاؤ یا وہ خود بات نہ کرین۔

(۸) دعوت مین جس لیڈی کا تمھارا ساتھ ہو اُسکے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیئے ڈنر پارٹی کے باب مین درج ہے۔ (دیکھو صفحہ ۱۰۵) لیڈیون کے سامنے کبھی چرٹ نہ پیو۔ اگر راستے مین تم چرٹ پیتے جارہے ہو اور کسی لیڈی سے بات کرنے کا اتفاق ہو تو چرٹ گُل کردو یا پھینک دو۔

(۹) گارڈن پارٹی وغیرہ یا کہین راستہ مین کوئی ملاقاتی لیڈی ملے اور وہ تمھاری طرف توجہ ظاہر کرے یعنے سر کو جنبش دے تو تمھین سلام کرنا چاہیئے۔ اور اگر تم انگریزی ٹوپی پہنے ہو تو اُتارو اور ٹوپی اُتارنے کا یہ طریقہ ہے کہ اگر لیڈی تمھارے داہنی جانب ہو تو بائین ہاتھ سے ٹوپی اُتارو اور بائین جانب ہو تو داہنے ہاتھ سے ٹوپی اُتارتے وقت گردن کو کچھ جھکا لو لیکن خم نہونا چاہیئے۔ اگر تم کسی لیڈی سے کچھ ناراض ہو تو بھی اُسکے تعظیمی اشارے کے جواب مین تمھین انگریزی ٹوپی اُتار لینی چاہیئے۔

(۱۰) دنیا مین کوئی بھی ایسی تعلیم اور تربیت یافتہ قوم نہوگی جسے فرقۂ نسوان کی حفاظت اور اُنکی آرام و آسایش اپنے سے زیادہ مدنظر نہوگی۔ چنانچہ مغربی ممالک مین کسی لیڈی کی کچھ خدمت کرنا فخر سمجھا جاتا ہے۔ اسلیئے اگر کوئی چیز شل رومال یا پنکھے کے کسی لیڈی کے ہاتھ سے گر پڑے خواہ وہ راستہ مین ہو یا کسی پارٹی مین۔ تمھین چاہیئے کہ فوراً اُٹھا کے دیدو گو تم اُس لیڈی سے بالکل ہی ناواقف ہو۔ اسیطرح کھانے کے کمرہ مین لیڈیون کے لیئے پردہ سرکا دینا یا کرسی اُٹھا کے اُنکے لیئے رکھدینا نہایت اعلیٰ تہذیب مین داخل ہے۔ ایک انگریز کا بیان ہے کہ جسوقت تمھین کسی لیڈی کے بشرہ سے یہ ظاہر ہو کہ اُسے کرسی کی ضرورت ہے تو فوراً اجازت لیکر کرسی اُٹھادو۔ ایسے موقع پر یہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ بلا انٹروڈکشن لیڈی سے بات نکرنا چاہیئے۔ بلکہ ایسی جگہ

اسطرح اخلاق سے نہ پیش آنا بدتمیزی مین داخل ہے لیکن وہ کرسی جسپر تم بیٹھے ہو خالی کرکے بجز خاص خاص حالتون یا اشد ضرورت کے کبھی نہ دینا چاہئے۔

(۱۱) اگر کسی میم کا اور تمھارا پیدل یا سواری مین ساتھ ہو تو اُنکی آسائش کا بہت خیال رکھو۔ جسطرح کہ مہمان کو گاڑی پر صدر کی جگہ دیتے ہین لیڈی کو ہمیشہ داہنی جانب فٹن وغیرہ مین بٹھاؤ۔ سوار ہوتے وقت مدد دو اور تاوقتیکہ وہ نہ سوار ہو جائے تم نہ سوار ہو لیکن اُترتے وقت پہلے اُترو اور ہاتھ کے سہارے سے لیڈی کو اُتار لو۔ گاڑی کی جھلملیان چڑھانا یا اُتارنا یا اس قسم کے چھوٹے چھوٹے کام تمھین خود اپنے ہاتھ سے کرتے چاہئے

(۱۲) اگر کسی ملاقاتی لیڈی کا گھوڑے پر ساتھ ہو تو تمھین داہنی جانب اپنا گھوڑا رکھنا چاہئے

(۱۳) اگر راستہ مین کبھی ایسا اتفاق ہو کہ کوئی لیڈی جسے تم نہ جانتے ہو گھوڑے پر سوار ہونا چاہتی ہو اور سائیس یا کوئی انگریز قریب نہو تو تمھین بلا کسی پس و پیش کے اُس لیڈی کے قریب جاکر نہایت تہذیب کے ساتھ درخواست کرنی چاہئے کہ آیا مین آپکو کچھ مدد دے سکتا ہون اور اگر وہ لیڈی تمھاری ملاقاتی ہو تو تمھارا فرض ہے کہ جاکر مدد دو۔ لیکن اجازت لیکر۔ شاید کبھی ایسا موقع پڑے اس لئے لیڈیون کو سوار کرنیکا طریقہ مختصر طور پر نوٹ مین درج کیا گیا ہے۔

نوٹ — لیڈی سوار ہوتے وقت داہنے ہاتھ مین باگین لیکر گھوڑے کے قریب پشت کرکے کھڑی ہو جاتی ہے اور سوار کرنے والا اپنے دونون ہاتون کا گوچھن مثل رکاب کے بنا کر جھک جاتا ہے یا صرف داہنے ہاتھ کو رکاب بناتا ہے اور وہ اپنا بایان پاؤن اس نئے ساخت کی رکاب مین اور بایان ہاتھ اُسکے کندھے پر رکھکر اور اپنے داہنے پاؤن پر زور دیکر سوار کرنیوالے کے ہاتھون کے سہارے سے کاٹھی پر پہونچ جاتی ہے۔ تب وہ رکاب اُسکے پاؤن مین پھنسا دیتا ہے اور سایہ کو درست کر دیتا ہے۔

اگر ایسا اتفاق ہو کہ کسی میم کی بائیسکل مین کچھ بگڑ گیا ہو اور کوئی دوسرا شخص مدد کرنے والا نہو اور تم اُسے لاچار دیکھو۔ اور بشرطیکہ تم بائیسکل کے کیل کانٹے سے واقف ہو تو تمہین چاہئیے قریب جاکر بنا دینے کی اجازت مانگو۔

(۱۴) پا پیادہ چلنے مین لیڈی بائین طرف چلتی ہے تاکہ وہ اپنے ساتھی کے بائین ہاتھ کے سہارے سے چل سکے۔ لیکن ہندوستان مین دنکے وقت بہت کم یوروپین لیڈیان (بجز حالت ضعیفی یا کمزوری کے) ہاتھ کا سہارا لیکر چلتی ہین۔ اگر کوئی تمہاری ملاقاتی لیڈی شبکے وقت تنہا کہین جارہی ہو اور تمہین پہچانکر تمسے بات کرے تو تمہین چاہیے کہ ساتھ ہو لو انگریزی تہذیب کی رو سے ایسی حالت مین بایان ہاتھ پیش کیا جاتا ہے تاکہ وہ اُسکے سہارے سے چل سکے۔

(۱۵) اگر تمہارا اور لیڈیون کا ایسی جگہ ساتھ ہو جہان سیڑھیو نپر یا کسی اور بلندی پر چڑھنا ہو تو تمہین آگے چلنا چاہئیے۔ اُن سے یہ درخواست کرنا کہ وہ آگے چلین اور تم پیچھے ایسی حالت مین انگریزی تہذیب کے خلاف ہے۔

(۱۶) اگر تمہین کسی لیڈی کو کوٹھے پر ساتھ لیجانا ہو تو اُسے جنگلے کی طرف رکھنا چاہئیے تاکہ وہ اُسکا سہارا لے سکے۔ اور تمہین اگر ممکن ہو تو ایک سیڑھی آگے رہنا چاہئیے تاکہ سیڑھیان چڑھنے مین اچھی طرح مدد دے سکو۔

(۱۷) اگر کوئی لیڈی راہ مین ملے جسے تم نہ جانتے ہو اور تمسے کوئی بات دریافت کرے تو جو کچھ تمہارے علم مین ہو بہت تہذیب سے بیان کردو اور اگر تمہین نہ معلوم ہو تو کسی سے اگر قریب ممکن ہو تو دریافت کردو۔ اور رخصت ہوتے وقت سلام کرو۔ اگر پوری انگریزی پوشاک مین ہو تو ہیٹ اُتارنی چاہئیے۔

مختصر یہ کہ ذرا کم توجہی یا غفلت جس سے کسی یوروپین لیڈی کی طرف بے پروائی ظاہر

ہوتی ہو یا کسی اٹیکیٹ میں غلطی ہو تو لیڈی کے لئے سخت توہین ہے۔ اس لئے لیڈی صاحبان سے ملنے میں آداب و اخلاق کا بہت خیال رکھو۔

باب ۱۴ چہاردہم
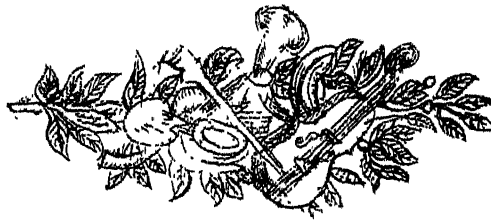
مکان کی آرایش

جس مکان مین تم رہتے ہو اُسکی صفائی کا بہت خیال رکھو- ایک کمرہ ملاقات کا ایک کھانے کا ایک دفتر کا ایک سونے کا علیحدہ علیحدہ رکھو- ملاقات کا کمرہ اچھی طرح آراستہ ہونا چاہیئے اگر تمھارے یہان انگریزون کی آمدورفت ہو تو اُسے اس قابل ضرور درست رکھو کہ وہ اچھی طرح تمسے اُس مین مل سکین مکان کی آراستگی تمھاری استطاعت اور شوق پر منحصر ہے- اگر انگریزی وضع پر اپنا مکان یا کوٹھی سجنا چاہتے ہو تو اپنے کسی انگریز دوست کی صلاح سے سجو یا پھر خود دوچار سجے ہوئے کمرون کو بغور دیکھ لو- لیکن یہ بات یاد رکھو کہ انگریزی مذاق کے موافق ہمیشہ نفیس اور کارآمد چیزین محض نمایشی چیزون پر ترجیح رکھتی ہین- جو نمایشی اور خوشنما چیزین کمرہ سجنے کے لئے ہوتی ہین وہ شوخ رنگ اور بہت بھڑکیلی نہین ہوتین- کچھ اور ضروری باتین ذیل مین درج کیجاتی ہین-

دفتر کا کمرہ دفتر کے کمرہ مین سوا پڑھنے لکھنے کی چیزون کے فضولیات سے زیادہ سروکار نہ رکھنا چاہیئے- لیکن اشیاء مندرجہ ذیل کا ہونا لازمی ہے- ایک دفتر کی بڑی میز- دوچار کرسیان- ایک دفتر کی کرسی- اگر ممکن ہو تو ایک ر والونگ بک شالف باقی ہر چہار طرف جسقدر کمرہ مین گنجایش ہو دیوار سے لگی ہوئی کتابین رکھنے کی الماریان جنمین کتابین نفاست سے چُنی ہون- ایک بڑی گھڑی اور سال روان کی جنتری (کیلنڈر) وغیرہ وغیرہ- میز بہت صاف رہنی چاہیئے اور اُسپر جاذب- قلمدان

خط تولنے کا کانٹا- تاریخ نما- تھرمامیٹر- پیپرویٹ- دوایک گلدستے اور کچھ ضروری اشیا کا رکھا ہونا ضروریات سے ہے-

کھانے کا کمرہ کھانے کے کمرہ کے لئے ضروری چیزین صرف یہ ہین- ایک بڑی میز (دیکھو صفحہ ۱۲۲)- بید کی بُنی ہوئی بغیر تکیے کی کرسیان تین چار نیچی الماریان ایک کے اوپر پلیٹ وغیرہ اور اندر کھانے کی چیزین رکھنے کے لیے اور باقی الماریون مین برتن چھری کانٹے اور گلاس وغیرہ رکھے جاتے ہین- ایک تپائی پر ہاتھ دھونیکا تسلا مع گھانس کے یا عمدہ سلپچی بھی ضرور ہونی چاہیئے گو انگریزون مین دستور نہین- چار پانچ روغنی عمدہ تصویرین شکارگاہ وغیرہ کی کمرہ مین لگادینی چاہئین- اور ایک آدھ بارہ سنگے یا ہرن کے سینگون کی جوڑی دروازہ پر نصب کردی جاتی ہے-

ڈرائنگ روم یعنے نشست و ملاقات کا کمرہ ملاقات کا کمرہ خوب سجا جاتا ہے- لیکن اسطرح نہین کہ سوداگر کی دوکان معلوم ہو- کمرہ مین گنجایش کے موافق دوچار چھوٹی چھوٹی میزین ادھر اُدھر رکھی ہون لیکن سب پر ریشمی یا کارچوبی کام کے میزپوش پڑے ہون- اُنپر چھوٹی چھوٹی چیزین مثل البم یا تصویرین وغیرہ رکھ دیجاتی ہین- بیچ کمرہ مین ریشم یا مخمل سے منڈھا ہوا سوفا ہوتا ہے جسکے گرد چار پانچ اسی قسم کی آرام کرسیان رکھی ہوتی ہین- اور سات آٹھ چھوٹی چھوٹی ہلکی کرسیان یا تو میزون کے گرد رکھدی جاتی ہین یا دیوار کے قریب خوش نما طریقہ پر لگا دی جاتی ہین- کونے مین بریکٹ جسمین خوشنما جلد کی کتابین یا گلدان وغیرہ سج دئے جاتے ہین لیکن بنے ہوئے پھول کے گلدستہ وغیرہ نرکھنے چاہئے- ایک پیانو بھی کمرہ مین ہونا چاہیئے- اگر بجانا نہ جانتے ہو تو ضرور سیکھ لو- دوچار نفیس روغنی تصویرین سنہری اور چوبی چوکھٹے مین جڑی ہوئی مناسب طریقہ

سے دیوارون مین لگانی چاہیئے۔ لیکن اسقدر تصویرین نہون کہ دیوارون مین تصویرین ہی تصویرین نظر پڑین۔ چین اور جاپان کی بنی ہوئی تصویرین دیوارون سے آویزان کردیجاتی ہین۔ اور مختلف قسم کے قالین جا بجا بچھا دئے جاتے ہین۔ یہ سب باتین کچھ دیکھنے ہی سے خوب معلوم ہوتی ہین۔

سونیکا کمرہ سونے کے کمرہ مین ایک پلنگ یا مسہری اور ایک کپڑے رکھنے کی الماری ایک کپڑے ٹانگنے کی الماری ایک سنگار میز۔ ایک بڑا آیینہ۔ ہاتھ دھونیکا تسلا معہ تپائی۔ ایک کوچ اور تین چار کرسیان ہوتی چاہئین دوایک عمدہ تصویرین ہون توہرج نہین۔ سونے کے کمرے کے قریب غسل خانہ ضرور ہونا چاہیئے۔

غسل خانہ غسل خانہ مین ایک جانب پانی کا نل چار پانچ گھڑے معہ سبو دان و سرپوش دو چار چھوٹے بڑے لوٹے۔ نہانے کا ٹپ یا چوکی کپڑے ٹانگنے کی کھونٹیان۔ تولیا پھیلانے کی لکڑی۔ منھ دھونے کی میز۔ خوشبودار صابون اور منجن۔ اور دوسری جانب پاٹ اور چوکی وغیرہ جنکی صفائی کا بہت خیال رکھنا چاہیئے انکے قریب دوایک گھڑے رکھے ہونے چاہیئے

برآمدہ برآمدہ مین روشنی کے لیئے کم از کم ایک ہانڈی ضرور ہونی چاہیئے دس پانچ کرسیان ہون باقی تمام برآمدہ کی سجاوٹ گملون سے ہوتی ہے۔ جسقدر گملے زیادہ ہونگے اور اچھی طرح رکھے ہونگے اُتنی ہی برآمدہ کی رونق زیادہ ہوگی۔ بعض بعض جگہ پتھر کی تصویرین رکھی ہوتی ہین اور کہین کہین خوش رنگ چھوٹی چھوٹی چڑیان نفیس کابکون اور پنجرون مین پلی ہوتی ہین۔ کوٹھی کے سامنے یا تو سبزہ زار ہو یا چمن بندی۔ کافی جگہ ہو تو ٹینس کھیلنے کا ایک پختہ کورٹ بھی ہونا چاہیئے لیکن کورٹ برآمدہ کے بالکل سامنے نہو بلکہ داہنی یا بائین جانب ہو تو بہت مناسب ہے۔

باب ۱۵ پانزدہم

خرید و فروخت وارسال تحفہ و ہدایا

فصل اول خرید و فروخت

حتی الامکان کسی دوکان سے کوئی شے قرض نہ لو اگر لین دین ہو تو بھی اسقدر چیزین نہ لو کہ ایک مہینہ مین دام ادا نہ کر سکو۔ بہت سے لوگ لین دین ہونے کی وجہ سے بہت سا مال بلا ضرورت لے لیتے ہین اور اسی طرح رفتہ رفتہ زیر بار ہو جاتے ہین۔ اگر تمھین اپنی طبیعت پر کماحقہٗ اختیار حاصل نہین ہے تو ہرگز کسی بڑی دوکان سے لین دین نہ کرو۔ جب کسی انگریزی دوکانپر جاؤ جو شے درکار ہو دوکاندار سے (انگریز ہو یا سیم) دریافت کر لو۔ ایک چیز کے واسطے تمام دوکان نہ الٹوا ڈالو۔ پسند کرنے مین بہت دیر نہ لگاؤ نہ بار بار اپنی راے تبدیل کرو۔ اگر تمھین اپنی راے پر اطمینان نہین ہے تو اپنے کسی دوست کو ساتھ لیلو یا خود دوکاندار کی راے پر عمل کرو۔ اگر کوئی شے کسی لیڈی کیواسطے لینا ہے تو تم بلا پس و پیش دوکاندار لیڈی سے دریافت کر سکتے ہو کہ کیا چیز زیادہ مناسب ہوگی۔ جو لوگ کہ انگریزی دوکانون مین جانے آنے کے عادی نہین اگر اتفاق سے کبھی بھول پڑے تو شرما شرمی بلا ضرورت کچھ نہ کچھ خرید لیتے ہین اس فعل عبث کی ضرورت نہین۔ لیکن ساتھ ہی اسکے اس امر کا لحاظ رکھو کہ اگر تمنے بلا ضرورت دوکاندار کو چیزون کے رکھنے اٹھانے مین بہت پریشان کیا ہے تو اس محنت کا اجور ادینے کے لئے کوئی شے ضرور خرید لو۔ دوکاندارون کے ساتھ بھی اسی طرح پیش آؤ جسطرح کہ اور جنٹلمینون سے پیش آتے ہو۔ انگریزون سے سول تول کرنیکا دستور نہین جس شے پر جو قیمت درج ہو وہی صحیح سمجھو۔ اگر کمیشن کا طریقہ ہوگا تو دوکاندار خود کمیشن دیدیگا۔

فصل دویم
ارسال تحفہ وہدایا مع عام مراسم

چونکہ ہر شخص کا مذاق جدا گانہ ہے اس لیئے تحفہ ایسا تجویز کرنا کہ جسے دیا جائے وہ خوش ہو واقعی مشکل امر ہے اور تا وقتیکہ اس مین فطری مذاق نہو پسندیدہ تحفہ دینا آسان کام نہین ہے کچھ تحفہ کی قدر زیادتی قیمت پر منحصر نہین۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ کم قیمت چیز کی بہت قدر ہوتی ہے اور بیش بہا کی کم۔ صرف یہ خیال کرنا کہ تم کیا باآسانی دے سکتے ہو کافی نہین ہے۔ پہلے تمھین یہ خیال کرنا چاہیئے کہ جو چیز تم کیسیکو دینے والے ہو اُس سے پانے والے کو کسقدر مسرت ہو سکتی ہے۔ اس سے تمھین اپنے تحفہ کی قدر کا اندازہ ہو جائیگا۔ کسی شخص کو ایسا تحفہ دینا جو اُسکے کام کا نہو محض بیکار ہے۔ مثلاً کسی غریب دوست کو ایک بیش بہا گھڑی کا خانہ دینا فضول ہے نہ ایسا تحفہ دو کہ جسکو کوئی مناسبت نہو مثلاً کسی یتیم کو بیش قیمت قبض تحفہ مین دینا یا کسی امیر آدمی کو کوئی ایسی قیمتی شئے بھیجنا جس سے نہ تمھاری محنت ثابت ہو اور نہ کچھ دینے کا اشتیاق ظاہر ہو۔ کیونکہ اُس سے وہ یہ سمجھے گا کہ صرف مجھے ممنون کرنے کے لئے دیا گیا ہے کوئی انگریز روپیہ پیسے کا ممنون نہین ہونا چاہتا اور اسیواسطے کوئی قیمتی تحفہ لینا وہ پسند نہین کرتے اور نہ اُسکی قدر کرتے ہین۔ اسلئے تمھین ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ تحفہ مین کوئی ایسی چیز دی جائے جو اپنی اصلی قیمت سے زیادہ معلوم ہو مثلاً ہندوستان کی بنی ہوئی کوئی نفیس شئے یا کوئی ایسی شئے ہو جس سے ثابت ہو کہ تمھین مہیا کرنے مین بہت توجہ یا سرگرمی کرنی پڑی ہوگی۔ مختصر یہ کہ جس مین سچی ہمدردی اور محبت وخلوص نیتی پائی جائیگی وہ کیسی ہی کم قیمت کیون نہو بیش بہا تصور کیجائیگی اور پسندیدہ بھی از حد ہوگی۔ کبھی کوئی تحفہ اُسوقت نہ بھیجو جب تمھاری غرض کسی سے متعلق ہو اور نہ اس اُمید پر دو کہ اُسکے بدلے مین کچھ ملیگا اور نہ کبھی گفت وشنید یا خط وکتابت مین کنایتاً

اسکا ذکر کرو کیونکہ اس سے اوچھاپن ظاہر ہوتا ہے - بجز شادی کے تحفہ کے تمام تحفے
چٹھی کے ساتھ بھیجنے چاہیئے - لیکن چٹھی مین نہ اُسے بیش قیمت کرکے دکھاؤ نہ اُسے
حقیر ظاہر کرو - اس خوش اسلوبی سے بھیجو کہ پانے والا خوش ہو اور اُسکی نظرون مین
اُس تحفہ کی دُونی قدر ہو - خود تحفہ سے جانا اچھے مذاق والون کے نزدیک بُرا ہے بلکہ جسوقت
تحفہ پہونچے موجود بھی نہ رہنا چاہیئے -

فہرست تحایف تحفے ہزارون قسم کے ہوسکتے ہین لیکن ایک انگریزی مصنف
کی رائے ہے کہ اشیائے ذیل ہمیشہ خوش آیند ہوتی ہین - کمرہ سجنے کی کوئی چیز -
کھانے یا چاے کا ست - گھڑی - لیمپ - پردے - تصویرون کا البم - لکھنے کا بکس -
سنگاردان - پھولدان - مچھلی کھانے کے چھری کانٹے (جو چاندی کے ہوتے ہین) کوئی
زیور وغیرہ وغیرہ -

انگریزون مین بہت سے ایسے مواقع ہین کہ آپس مین تحفے دئے جاتے ہین اور تم بھی اُن
مواقع مین اپنے انگریز دوستون کو تحفہ بھیج سکتے ہو مثلاً -

شادی کا تحفہ یہ تحفہ ہمیشہ جیسے کہ بیان ہوچکا ہے ہفتہ دو ہفتہ پیشتر بھیجنا چاہیئے
تاکہ جواب دینے مین سہولیت ہو - تحفہ مین کوئی شئے اوپر لکھی ہوئی چیزون مین سے بھیج سکتے
ہو لیکن ویب صاحب کی رائے ہے کہ ہندوستانیون کے واسطے شادی کا تحفہ
دینے کے لئے کسی عمدہ زیور سے بڑھکر کوئی چیز نہین - لیکن زیور ایسا ہو جو پہننے کے
کام مین آسکے - جیسے موتیون کا مالا - یا گلے مین پہننے کا کوئی انگریزی قسم کا زیور - سادی
سنہری گھڑی دار چوڑیان وغیرہ -

بڑے دن اور سال کے نئے دن کے تحفے یہ تحفے انگریزون مین صرف اعزا و اقربا

کے لئے مخصوص ہین لیکن ہندوستان کے رواج کے موافق حاکمون کو ڈالیان بھیجی
جاتی ہین جنمین پھل ترکاری اور میوہ جات ہوتے ہین - ہندوستانی مٹھائی نہ
بھیجنی چاہئے کیونکہ انگریز نہین پسند کرتے - اگر مٹھائی بھی ہو تو مثل نان خطائی یا نان
بادام یا نان بشیر وغیرہ جنمین مٹھاس کم ہو - لکھنؤ کی نورتن چٹنی یا مربہ انگریز اکثر پسند
کرتے ہین - اگر تمھارے کسی انگریز دوست کے چھوٹے چھوٹے بچے ہون تو تم کچھ چیزین
کھلونون کی قسم سے بھیج سکتے ہو - لیکن کوئی شے تعداد مین زیادہ نہ ہونی چاہئے - بڑے
دن اور سال کے نئے دن کے کارڈ عموماً ساتھ ہی بھیجے جاتے ہین بہتر ہے ایسا کارڈ
بھیجو جس مین دونون باتین لکھی ہون یہ کارڈ بڑے دن کے پیشتر پہونچنا چاہئے جس
انگریز سے تمسے ملاقات ہو اُسکی میم کو بھی تم کارڈ بھیج سکتے ہو لیکن ایک ہی لفافہ مین خواہ
دو کارڈ ہون یا ایک ہی کارڈ پر دونون کا نام ہو اور اگر میم سے بھی ملاقات ہو تو علحدہ علحدہ
کارڈ بھیجو - کسی بڑے عہدہ دار انگریز کو جس سے تمھاری راہ و رسم نہو کارڈ بھیجنا بیکار
ہے بہتر ہے کہ نہ بھیجنا چاہئے - کارڈ چٹھی کے ساتھ نہین بھیجا جاتا اور نہ کبھی شکریہ کی امید
رکھو - عموماً تمھارے کارڈ کے جواب مین وہ بھی ایک کارڈ بھیجدینگے بشرطیکہ اُنھین تمھارا
خیال ہوگا -

برتھ ڈے پریزنٹ یعنے روز پیدایش کا تحفہ — روز پیدائش اور سالگرہ کے تحفے خاصکر بے تکلف دوستون مین دئے جاتے ہین -

کرسچننگ پریزنٹ جبدن بچے کرسچین کئے جاتے ہین — یہ بھی دوستون ہی کے واسطے ہین اس مین چاندی کے چمچے چھری اور کانٹے تحفہ مین دئے جاتے ہین یا چاندی کا چھوٹا گلاس اور اگر لڑکی کے لئے تحفہ دینا ہو تو چاندی کا کھلونہ جس مین موتی نگے جڑے

ہوتے ہین۔ یا نفیس جلد بندھی ہوئی بائبل (انجیل)۔ لیکن بچونکے کام کی چیزین زیادہ مناسب ہے

پارٹنگ پریزنٹ یعنی رخصتی تحفے یہ تحفے صرف اُن دوستون مین دئے جاتے ہین جنسے کوئی تکلف نہین ہوتا لیکن کوئی کھانے کی چیز نہین دی جاتی بلکہ ان تحفون کا منشا صرف بعد مین یاددہانی کا ہے۔ کسی شاعر نے لکھا ہے کہ اس موقع پر کوئی تحفہ اپنی تصویر سے بڑھکر نہین اگر کسی دور دراز کے سفر سے واپس آؤ تو تمھین چاہئے کہ اپنے دوستون کے لئے کوئی تحفہ اُس جگہ کا لاؤ۔ اس موقع پر کوئی ایسی چیز دینا جو اُسی شہر مین ملتی ہو محض بیکار ہے۔ یہ تحفہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ تمھین سفر مین بھی اپنے دوستون کی یاد رہی۔

یہ بھی[1] رواج ہے کہ ہندوستان کے خاص خاص تیوہارون مین ہندوستانی رؤسا اپنے انگریز دوستون سے ملنے جاتے ہین اور کچھ تحفے بھی بھیجتے ہین۔ لیکن ان موقعون پر صرف

نوٹ[1] **ہندوستانی تیوہارون کے تحفے** اہل ہنود مین دیوالی مین مٹھائی۔ ہولی مین پکوان کبھی کبھی عبیر گلال عطر وغیرہ آپس مین دوستون کے یہان بھیجا جاتا ہے لیکن انگریزون کو کچھ تحفہ ایسے موقع پر بھیجنے کا دستور نہین ہندوستان کے مسلمانون مین عید مین سویان دودھ بالائی وغیرہ۔ بقرعید مین گوشت شبرات مین حلوا آپس مین دینا جیسے راہ ورسم ہے بھیجنے کا رواج ہے نوروز کا تحفہ نہایت پر تکلف ہوتا ہے رنگ برنگ کی مٹھائی مختلف قسم کے میوہ جات پنجیری اور انواع واقسام کی چیزین بڑے تکلف سے چھوٹی چھوٹی تشتریون مین جالدار رنگین کاغذ بچھے ہوئے رکھکر بھیجے جاتے ہین۔ ایسے ایسے موقعون پر اکثر دعوتین بھی ہوا کرتی ہین۔ لیکن اُن احباب مین جو شہر مین نہین رہتے آپس مین کچھ تحفہ بھیجنے کا دستور کم ہے۔ لیکن آجکل انگریزی تعلیم نے ایک نئے رواج کی بنا ڈالی ہے۔ وہ یہ کہ عید بقرعید کے لیے کارڈ چھپتے ہین اور بڑے دن کی طرح آپس مین دوستون کو بھیجے جاتے ہین۔ جن انگریزون سے زیادہ بے تکلفی ہو اُنکے پاس بھیجنے مین کوئی ہرج نہین (نمونہ تتمہ مین درج ہے)

کھانے کی چیزین بھیجی جاتی ہین -
اگر کوئی انگریز ملاقاتی کہین سے بطور مسافرت کے تمھارے شہر مین آکر مقیم ہو تو علاوہ دعوت دینے کے تم جو چاہو تحفہ اُسے بھیج سکتے ہو کوئی تیوہار ہونے کی ضرورت نہین۔ اگر تمھارے یہان باغات ہون تو تمھین ضرور اپنے دوستون کو فصل کی چیزین بھیجنی چاہیین خواہ وہ تمھارے شہر مین یا کسی اور ضلع مین ہون - اسیطرح پر اگر تمھارے یہان کہین باہر سے فصلی چیزین آوین جو تمھارے شہر مین نہ ہوتی ہون تو تم شوق سے انگریزون کو بھیج سکتے ہو لکھنؤ کے آم اور خربزے دور دور تحفہ مین جاتے ہین۔ جب کسی انگریز کو کوئی چھپی ہوئی کتاب خاص کر انگریزی کی یا کوئی اور کتبہ بطور تحفہ کے بھیجو تو دو کاپیان ہونی چاہیئین ایک صاحب کے واسطے دوسری میم صاحبہ کے لئے۔ اگر کوئی تمھارا دوست تمھین کوئی تحفہ بھیجے تو اُسے حقارت کی نظر سے نہ دیکھنا چاہیے - واپس کرنا بہت ہی بڑا عیب ہے مان کا پان بہت ہوتا ہے - نہ اُسکا شکریہ اسقدر ظاہر کرو کہ تصنع سمجھا جائے - اکثر لوگ شکریہ کے بہت الفاظ سننا نہین پسند کرتے - صرف دو ایک جملے کہدینے کافی ہین -

(نوٹ بقیہ صفحہ ماقبل) - ابھی کچھ زمانہ نہین گذرا کہ ہندو اور مسلمان اُن تمام مراسم کو جو رشتہ محبت کو مضبوط رکھنے اور اتحاد باہمی قائم رکھنے مین مدد دین ہمیشہ مدنظر رکھتے تھے اور اسی بنا پر قریب قریب ہر ایک تقریب اور تیوہار مین ایک دوسرے کو تحفہ وغیرہ بھیجتے اور آپس مین ملنے جاتے تھے - خوشی مین شریک تھے اور رنج مین ساتھ دیتے تھے لیکن افسوس ہے کہ ہماری موجودہ نسلین اتحاد کے مراسم زندہ اور قائم رکھنے مین دلچسپی نہین لیتین - تاہم اب بھی بعض شہرون مین اور عموماً ہر ایک ریاست مین یہ دستور ہے کہ علاوہ تحفہ وغیرہ بھیجنے کے اہل ہنود جب کسی تیوہار مین اپنے مسلمان احباب سے ملنے جاتے ہین اُنکی خاطر و مدارات مثل عزیزون کے کیجاتی ہے - عطر - پان - الائچی وغیرہ پیش کش کیجاتی ہین لیکن گلوریان عموماً سادی بلا کتھہ چونے کے بنی ہوتی ہین اور وہ اپنے مکان پر اپنے مسلمان دوستون کو علاوہ عطر و پان وغیرہ دینے کے اُنکے ماتھے پر صندل اور چاول کا ٹیکہ بھی لگاتے ہین -

باب ۱۶ شانزدہم
خط وکتابت وغیرہ

طرز تحریر بعض لوگون کو خط لکھنا اسقدر آسان ہے جیسے کسی خط کو پڑھنا لیکن بعض لوگون کے لئے ایک امر اہم ہے۔ بار بار دوات مین قلم ڈبویا جاتا ہے اور پھر ذہن مین نہین آتا کہ کیا لکھین۔ آجکل کا طرز تحریر خواہ انگریزی ہو یا ہندوستانی معاملات پر زیادہ مبنی ہے مقفیٰ اور مسجع عبارت کا دستور اب باقی نہین رہا ہے۔ اس زمانہ مین خاص کر انگریزی مذاق کے لوگون کی نظرون مین اسی خط کی تعریف ہے اور وہی خط قابل قدر ہے جسکے پڑھنے والے کو معلوم ہو کہ لکھنے والا گویا اس سے باتین کر رہا ہے۔ انگریزی چٹھی لکھنے مین القاب اور اختتام کا بہت خیال رکھو۔ اسکے قواعد اس رسالہ مین لکھنے کی گنجایش نہین کسی انگریزی انشا کی کتاب مین دیکھکر سمجھ لو کہ چھوٹون۔ برابر والون۔ بزرگون اور حاکمون کو لکھنے کے لئے کیا کیا القاب مروج ہین۔ شروع کیونکر کرنا چاہیئے اور ختم کیونکر۔ کچھ ضروری باتین خطوط کے متعلق ہم بھی درج کئے دیتے ہین امید ہے کہ تمھین خطوط لکھنے مین مدد دینگی۔ یہ ہمیشہ یاد رکھو کہ زبان سے کسی بات کا نکالنا اور چیز ہے اور اسکا لکھدینا امر دیگر ہے۔ کہنے مین ممکن ہے کوئی بات تم بغیر خیال کئے ہوئے جلدی مین کہدو لیکن لکھنے مین یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ تمنے بات کے ہر پہلو پر غور کر کے لکھا ہے علاوہ اسکے تحریر ایک نوشتہ ہو جاتی ہے۔ اسلئے جو کچھ لکھو سمجھ کے لکھو۔ جو کچھ لکھنا ہو پہلے سے اسپر غور کر لو تاکہ خط لکھنے مین زیادہ وقت نہ صرف ہو۔ اگر کسی انگریز دوست کو لکھ رہے ہو تو وہی الفاظ لکھو جو تقریر مین تم اس سے استعمال کرتے اور اگر کسی بزرگ یا حاکم کو لکھتے ہو تو

اُسکے رتبہ کا خیال رکھو اور بے تکلفی کے الفاظ نہ استعمال کرو۔ بہت خوشامدانہ کلمات انگریزون کے کانون کو ناگوار معلوم ہوتے ہین۔ ہر انگریز کو ذرا ذرا سی عنایت پر اپنا مربی بناکے خط مین نہ مخاطب کرو۔ لیکن حاکمون کو بالکل انگریزی طرز کی چٹھی بھی نہ لکھو۔ اُنھین ہندوستانی تہذیب جو خوشامد کی حد تک نہ پہونچے اگر شامل ہو تو مناسب ہے۔ لمبی چوڑی تمہید سے خط کو بہت نہ بڑھا دو ورنہ مکتوب الیہ کو پڑھنے مین تکلیف ہوگی اور تمھارا مطلب بھی خبط ہو جائیگا۔ کام کی بات لکھو اور فضولیات سے اجتناب کرو ہمیشہ مختصر خط اچھے ہوتے ہین۔ تکلف سے خطوط مین مکتوب الیہ کا نام کاتب کے نام کے بعد لکھدیا جاتا ہے لیکن بائین جانب ہٹا ہوا۔ سرکاری چٹھیون مین مکتوب الیہ کا نام شروع مین ہوتا ہے۔ اپنا نام اور پتہ صاف لکھو۔ اپنے معزز انگریز دوستون کو اگر انگریزی جانتے ہو تو خطوط اپنے ہی ہاتھ سے لکھو دوسرے سے لکھا کر صرف دستخط کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔

سیاہی قلم کاغذ سیاہی عمدہ بلو بلیک ہو سرخ سبز یا کسی اور رنگ کی روشنائی نہ استعمال کرنی چاہیئے۔ قلم عمدہ اور روان ہو پر کے قلم سے تاوقتیکہ خط پختہ نہ ہو جائے نہ لکھنا چاہیئے کاغذ عمدہ استعمال کرو۔ لیکن پھول دار اور مختلف رنگ کے کاغذ انگریزون کے بھیجنے کے لئے نہین ہین۔ اکثر ایسے لیڈیون کے لکھنے کے ہوتے ہین اور بعض لیڈیون کے بھیجنے کے لئے۔ اگر تمسے کسی لیڈی سے بے تکلفی کی دوستی ہو تو اُسکے خوش کرنے کے لئے تم ایسے کاغذ استعمال کرسکتے ہو۔ انگریز حاکمون کو سفید عمدہ دبیز کاغذ پر لکھو لفافہ اُسکے میل کا ہونا چاہیئے۔ عمدہ نیل گون کاغذ پر بھی لکھ سکتے ہو۔ خط کو دو تہ سے زیادہ نہ توڑو اور اسی لئے چھوٹے لفافہ والے کاغذ پر خط لکھنا زیادہ مناسب ہے۔ اگر تمھارا کوئی معرکہ (کوٹ آف آرمز (coat-of-arms) ہے تو معہ یا بلا موٹو motto (پند

یا مونوگرام (monogram.) کے سنہری یا سرخ یا نیلے وغیرہ رنگ مین چھپوالو- اگر تمھارا قیام ایک جگہ اکثر رہا کرتا ہو تو اُس مقام کا نام بھی کاغذ کے داہنی جانب اوپر چھپوا سکتے ہو لیکن پھول بوٹے وغیرہ نہونے چاہیئے-

گمنام خطوط لکھنے کے نقایص کبھی کسیکو گمنام چٹھی نہ لکھو- ویب صاحب کہتے ہین کہ ماتحتون یا افسرون کی شکایت مین حاکم اعلی کے پاس ایسی چٹھیان اکثر بھیجی جاتی ہین- اگر شکایت بجا ہے اور تم اُسے ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتے ہو تو تمھارا یہ بھی فرض ہے کہ خط مین اپنا نام بھی لکھدو تاکہ اُس خط کی قدر ہو اور اُسپر توجہ کی جائے ورنہ ردّی کاغذ مین وہ چٹھی ڈالدیجائیگی- اسی طرح ذاتی شکایات اخبار کے نامہ نگار کو گمنام خط مین نہ لکھ بھیجو کیونکہ نہ تو وہ چھاپیگا نہ اُس سے تمھارا مطلب حاصل ہوگا- اگر دادرسی چاہتے ہو تو اپنے حاکم سے صاف صاف بیان کردو- اگر تمھارے پاس کوئی گمنام چٹھی آئے اُسے جلادو اُسپر عمل کرنا نادانی ہے- ہان اگر اُس سے کوئی بات پیدا ہوتی ہو تو اُسپر غور کرنے مین ہرج نہین

خطوط بنام حکام بالا وائیسرائے یا لفٹنٹ گورنر وغیرہ کے نام جو چٹھی لکھو بجز دوستانہ خطوط کے براہ راست اُنکے نام نہ بھیجو بلکہ اُنکے چیف سکریٹری کے نام بھیجو- اور القاب و آداب کا بہت خیال رکھو- طول طویل چٹھیان نہ لکھنی چاہئین- اگر درخواست کے طور پر ہو تو چھپوا کر بھیجو- وہ درخواستین جو کسی خاص حقوق ذاتی یا قومی کے بارے مین دیجاتی ہین اُنھین میموریل کہتے ہین یہ نفیس کاغذ پر صحیح اور عمدہ چھپنا چاہیئے- انکے لکھنے کا طریقہ کسی انگریزی خطوط کی کتاب مین دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے-

غصہ کے خطوط اگر کوئی دوست یا ملاقاتی تمھین کبھی کوئی غصہ کی چٹھی بھیجے تو کبھی ہرگز ہرگز جواب ترکی بہ ترکی ندو- اُس خط کو پھاڑ ڈالو اور جواب ندو اور اگر جواب لکھنا ہو تو

فوراً ہی لکھنے نہ بیٹھ جاؤ۔ اور اگر دل نہ مانے اور غصہ کا جواب تمھین لکھنا ہی پڑے تو خیر لکھ ڈالو کچھ غصہ ضرور فرو ہو جائیگا۔ لیکن یاد رکھو کہ فوراً ہی ڈاک مین اُس خط کو نہ بھیجدو دوسرے دن اگر اپنے لکھے ہوئے خط کو دیکھوگے تو تم خود اُسمین سے بہت سی باتین نکالڈالنی چاہوگے۔ اور کچھ عجب نہین کہ پھر بجائے غصہ کے جواب کے ایک نصیحانہ خط لکھ بھیجوگے باقی اور جو خطوط تمھارے پاس آئین اُنکا ضرور جواب دو۔ جواب نہ دینا غایت درجہ کی بدتہذیبی ہے جواب الجواب لکھنے کی ضرورت نہین تاوقتیکہ اُنمین کوئی خاص بات جواب لکھنے کی ہو

طول طویل چٹھیان بجز بے تکلف دوستون کے ہرگز بہت لمبے چوڑے خطوط نہ لکھو اگر تمھارے پاس بہت فضول وقت ہو تو اُس سے یہ نتیجہ نہین پیدا ہوتا کہ دوسرے بھی بیکار رہتے ہین۔ نظر برآن بڑے خط اثر کم رکھتے ہین۔ اور اگر کوئی بڑی چٹھی تمھارے پاس آوے جسپر تمھین غور کرنا ہوا ور جواب لکھنے مین دیر ہو تو انگریزی تہذیب کے موافق تمھین چاہیئے کہ اُس خط کی رسید فوراً لکھو اور اُسمین جواب حتی الامکان جلد لکھنے کا وعدہ کردو لیکن بجائے اس تہذیب کے افسوس کہ ہمارے ہندوستان کے بعض کم سواد حرف کی چٹھی کا بھی جواب اکثر نہین دیتے

دوسرے کے نام کے خط کبھی ہرگز دوسرے کے نام کی چٹھی نہ کھولو یہ بات بدترین عیوب مین سے ہے اور دین اسلام مین معصیت مین داخل ہے انگریزون مین میان بیوی کی چٹھی بھی ایک دوسرا نہین کھولتا۔

سفارشی چٹھی اگر اپنے دوست کو کسی انگریز سے ملانا چاہو یا سفارش کرو تو اپنے دوست کی بہت تعریف سفارشی چٹھی مین نہ لکھو۔ جو کچھ اور زیادہ لکھنا ہو تو یہ دستور ہے کہ ایک دوسری چٹھی براہ راست اُس انگریز کے پاس ڈاک پر بھیجدو۔ سفارشی چٹھی ہمیشہ کھلی ہوئی دینی چاہیئے تاکہ جس شخص کو دو وہ اُسکے مضمون سے آگاہ ہو جائے۔ پھر اُسے اختیار ہے

خواہ وہ کھلی ہوئی دے یا بند کردے - ویب صاحب کی راے ہے کہ بند کر کے معہ اپنے ملاقاتی کارڈ کے بھیجنی چاہیئے تاکہ مکتوب الیہ اسکے بلانے کے پیشتر اُسکے درجہ سے آگاہ ہوجاوے اور اُسی طرح پیش آئے - اگر کسی بڑے انگریز نے سفارشی چٹھی دی ہو اور وہ تمھارے لئے آیندہ مفید ہو تو مکتوب الیہ سے رخصت ہوتے وقت کسی عمدہ طریقہ سے واپس مانگ سکتے ہو - لیکن تاوقتیکہ بہت ہی بکار آمد اور مفید مطلب نہو واپس لینے کا دستور نہین ہے

درخواست ملازمت درخواست جسقدر مختصر ہوگی اُتنی ہی موثر ہوگی - دبیز بے رول فلسکیپ پر لکھو - روشنائی عمدہ ہو - خط صاف اور انگریزی سلیس ہو - پتہ مفصل اور واضح ہو - تاریخ درخواست ضرور ہو - مضمون فضول اور بیکار نہو - جو امتحان پاس کیا ہو جہان جہان نوکری کی ہو اور جو اوصاف تم مین ملازمت کا استحقاق ظاہر کرنے کے لئے موجود ہون صاف صاف لکھدو - عرضی مین صرف اپنی تہی دستی اور غربت ظاہر کرنا جبکہ کوئی ذاتی لیاقت نہو محض بیکار ہے - جو اسناد تمھارے پاس ہون اُنکی صحیح کاپی عمدہ کاغذ پر خواہ لکھکر یا چھپوا کر عرضی کے ساتھ نتھی کردو - ہر سند کی کاپی کے اوپر "نقل صحیح" "True copy." درج ہونا چاہیئے - اصل اسناد کبھی نہ بھیجو تاوقتیکہ وہ مانگی نہ جائین کسی عام جگہ کے لئے درخواست فضول ہے بلکہ کسی خاص جگہ کا ذکر کرو جو خالی ہو اور تم اُسکے پانے کی قابلیت رکھتے ہو - یہ لکھنا کہ مجھے بڑے خاندان کی پرورش کرنی ہے اسلئے کسی نوکری کا مستحق ہون لاحاصل ہے - کسی انگریز کی عنایت پر بھروسہ کر کے تاوقتیکہ تمھین بخوبی نہ معلوم ہو کہ وہ تمھاری ترقی کا دل سے خواہان ہے کبھی اُس سے ایسی جگہ کے لئے جسکے تم قابل نہو درخواست نہ کرو - کبھی کسی انگریز کو یہ نہ لکھو کہ تمھین تعلیم مین مدد دے نہ کسی مہتمم اخبار سے

خواہش کرو کہ تھین اخبار مفت بھیجدے ۔یاد رکھو اپنی ذاتی لیاقت اور قابلیت کو ہمیشہ دوسرون کی عنایت پر ترجیح دو ۔

رخصت کی درخواست رخصت کی درخواست مین تمام حال لکھنے کی ضرورت نہین اگر ممکن ہو تو اپنے افسر سے درخواست دینے کے پیشتر ذکر کرو کہ کس کام کے لیے چھٹی چاہیے ہو بعدہ مختصر طور پر عرضی مین ضرورت کا اظہار کرو اور تا وقتیکہ زبانی یا تحریری حکم نہ سُن لو رخصت پر نہ چلے جاؤ۔ اگر علالت کی وجہ سے چھٹی چاہو تو اپنی بیماری کی پوری کیفیت بالتفصیل نہ لکھو مختصر بیان کرو اور ممکن ہو تو اپنے معالج کا سارٹیفکٹ منسلک کردو

لفافہ و پتہ و ٹکٹ لفافہ لب لگا کے بند کرنا بہت بری عادت ہے اور مستر چھی ہے اگر بند کرنے مین لاکھ استعمال کرتے ہو تو لاکھ لگا کے مُہر لگانی چاہیے لاکھ سرخ ہو اور غم کی حالت مین سیاہ ۔مکتوب الیہ کے نام کے حروف صحیح دریافت کر لو اور اگر اتفاق سے نہ معلوم ہو سکین تو نام کے پیشتر ایک خط کھینچ دیا جاتا ہے ۔پتہ اگر زیادہ ہو تو لفافہ کے بیچ سے شروع کرو ورنہ ذرا نیچے ہٹا ہوا لکھو لیکن بالکل نیچے بھی نہونا چاہیے ۔ "To" لکھنے کا دستور نہین لفظ Esquire. جو نام کے بعد بجاے صاحب کے لکھا جاتا ہے پورا نہ لکھنا چاہیے بلکہ اُسکا مخفف Esq. لکھنا بہتر ہے جس نام کے بعد یہ لفظ ہوتا ہے اسکے پیشتر مسٹر لکھنا غلط ہے اور جس نام کے پیشتر آنریبل ہو اُسکے بعد یہ لفظ استعمال کرنی نہ چاہیے ۔لیکن آنریبل کے بعد مسٹر لکھنا زیادہ فصیح ہے ٹکٹ دار لفافہ فیشنیبل لوگ کم استعمال کرتے ہین حاکمون کو ایسے لفافہ مین خط نہ بھیجنا چاہیے بلکہ آدھ آنا کا ٹکٹ لگانا بھی برا ہے جس وزن کی چٹھی ہو اوس سے زیادہ کا ٹکٹ لگا کر اُنھین بھیجنا عزت افزائی ظاہر کرتا ہے ۔اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ چٹھی بھاری ہو کر بیرنگ نہو جائے ۔

باب ۱۷ ہفتدہم
طریقۂ گفتگو

فصل اول
اصول خوش بیانی

خوش بیانی کیلئے اول تو کچھ قدرتی مادہ ہونا چاہیئے۔ دوم وہ تمام اوصاف ہین جو سامعین کو اپنی طرف مخاطب کر لیتے ہین۔ علم مجلس علم کتاب دنیاوی تجربہ۔ ذہن اور حافظہ کا ہونا لازمی ہے۔ بیان مین آورد کم اور آمد زیادہ ہو۔ قوت بیانیہ کے ساتھ خوشمزاجی اور خوش بیانی بھی ہو۔ اور گفتگو کرنے کا طریقہ ایسا ہو کہ سننے والون کا دل لگے موقع موقع پر پرانے قصون کا ذکر کرنا بہت لطف دیتا ہے۔ ایک خوش تقریر آدمی بلا کسی ظاہری تردد اور کوشش کے ایک مضمون سے دوسرے مضمون پر آسکتا ہے اور لطف یہ کہ تقریر کا سلسلہ نہین ٹوٹتا۔ نہ وہ اتنے عرصہ تک ایک مضمون پر گفتگو کرتا ہے کہ لوگ پریشان ہوجائین اور نہ اُسے اسطرح چھوڑتا ہے کہ اُسکا کچھ اثر باقی نہ رہے۔ خوش بیانی کے لئے عمدہ اور صاف آواز کا ہونا بھی ضرور ہے اگر تم بہت آہستہ یا بہت جلد بولتے ہو تو اِس عادت کو چھوڑ دو اور اس طرح بات کرو کہ سامعین سمجھ سکین۔ بہت زور سے نہ بولو۔ ایک خوش بیان آدمی سے لوگ تھوڑے ہی عرصہ مین اسقدر بے تکلف ہو جاتے ہین گویا اُس سے برسون کی ملاقات تھی اور اُسکی شرکت سوسائٹی سے بہت محظوظ ہوتے ہین۔ برخلاف اِسکے چند لوگ ایسے بھی ہوتے ہین کہ ہر بات مین لقمہ دینے کو موجود ہر رائے کے خلاف کہنے پر تیار دوسرون کے بیچ مین دخل درمعقولات کرنے پر تلے ہوتے۔ ایسے لوگ سوسائٹی مین بارخاطر ہو جاتے ہین۔ اسلئے سوسائٹی مین گفتگو کرنے مین جو اعلیٰ جوہر ہے وہ یہ جاننا ہے کہ کیا باتین کرنے کے قابل ہین اور کیا نہین اور کس وقت خاموش رہنا لازم ہے۔

موقع تکلم ومقام خاموشی

بلبل شیراز نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎ دو چیز تیرہ عقل است دم فروبستن ٭ بوقت گفتن وگفتن بوقت خاموشی۔ خاموشی کے جہان بہت سے اوصاف بیان کئے گئے ہین اُنہین سے ایک مستحسن وصف، خاموشی کا یہ بھی ہے کہ جسقدر خوش تقریر آدمی سوسائٹی مین خوش آیند ہوتا ہے اتنا ہی دل لگا کے سننے والا بھی پسند کیا جاتا ہے۔ کتاب جواہر الاخلاق مین ایک نکتہ ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے یعنے "جسوقت کسی سے باتین کرنے لگو پہلے اتنا خیال کرلو کہ آیا اُس شخص کا خود باتین کرنے کو جی چاہتا ہے یا تمھاری باتین سننے کی خواہش ہے" اکثر لوگ خود باتین کرنا بہت پسند کرتے ہین اسلئے دل لگا کے سننے کا وصف قابل قدر ہے جس کسیکو تمھین خوش کرنا منظور ہو اُسکی باتین غور سے سُنو۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ڈاکٹر جونسن صاحب ایک پارٹی مین گئے اور تمام وقت تقریر مین لے لیا کسی دوسرے کو بات کرنے کا موقع نہ دیا جب وہان سے چلنے لگے تو ایک صاحب سے کیا فرماتے ہین کہ آج شام کیا لطف سے گذری ہے اور کیا دلچسپ باتین ہوتی ہین "

فصل دوم آداب کلام

یہ بتانا کہ کس قسم کی باتین کرو بہت ہی مشکل امر ہے لیکن سوسائٹی مین کس قسم کی باتین نہ کرنی چاہئیے ذیل مین درج ہین:-

(۱) جو پیشہ یا کام تم کرتے ہو اُسکے متعلق باتین نہ کرو مثلاً اگر تم وکیل یا بیرسٹر ہو تو مقدمون کا حال بیان کرنا بے محل ہے۔ یا طالب علم ہو تو اسکول اور امتحان وغیرہ کا ذکر کرنا زیبا نہین۔

(۲) جس قسم کی سوسائٹی یا جلسہ مین ہو اُسکے موافق باتین کرو۔ رنج کی مجلس مین مذاق کی باتین کرنا بے محل ہے اور خوشی کی محفل مین رنج وغم کی گفتگو کرنا بھی

ایسا ہی ہے -
(۳) دو شخص جب باتین کر رہے ہون کبھی بے ضرورت دخل ندو- تاوقتیکہ وہ خود تمھین اپنے مشورہ مین شریک نہ کرین اگر پوشیدہ رکھنا چاہین تو اُس جگہ سے ہٹ آؤ اور کبھی کنا تیاً بھی نہ دریافت کرو-
(۴) کبھی زیادہ بک بک نہ کرو اوّل تو اسمین اپنی لیاقت کا اظہار ہے جو کسی حالت مین زیبا نہین- دوم جو زیادہ بکتا ہے اُسکی بہت سی باتین صحیح نہین سمجھی جاتین- اثناے گفتگو مین اگر تمھین کچھ کہنا ہو تو "آپکا قطع کلام ہوتا ہے" کہکر کہنا چاہیے -
(۵) کبھی کیسکی ہجو یا برائی سوسائٹی مین نہ کرو- اگر کوئی شخص کسی پیشہ کا بیٹھا ہو تو اُسکے سامنے اُس پیشہ یا اُس پیشہ والون کو بُرا نہ کہو- گو کسی کی بھلائی بیان کرنا کسی موقع پر غیر مناسب نہین لیکن اگر تمھارے علم مین کوئی ایسا شخص بیٹھا ہو جو کسی شخص کی تعریف سُنا نہ پسند کرتا ہو تو ہرگز اُس شخص کے اوصاف اُسے سنا کر نہ بیان کرو- اسیطرح کسی ایسے مضمون پر گفتگو کرنا جہان کچھ لوگ اُسکے مخالف ہون نہایت درجہ بُری بات ہے- اگر تمھارے کسی دوست کی کوئی بُرائی بیان کر رہا ہو تو اُسمین ردو قدح کرنا خلاف آدابِ مجلس ہے- اگر تم نہین سن سکتے تو اُس جگہ سے اُٹھ آؤ یا صرف یہ کہدو کہ شاید اُن لوگون کو کچھ غلط خبر ملی- اگر وہ شریف ہونگے تو اُس ذکر کو تمھاری موجودگی مین پھر نہ کرینگے -
(۶) سوسائٹی مین بہت زور سے باتین کرنا معیوب ہے- اسلیے کسی شخص سے جو دور بیٹھا ہو یا دو ایک آدمیون کے بعد ہو باتین کرنا خلاف تہذیب ہے- ہمیشہ ایسے موقع پر اُس شخص کے پاس جا کر باتین کرنی چاہیے- لیکن یاد رکھو کہ کان مین باتین کرنا بھی سوسائٹی مین ازحد معیوب سمجھا جاتا ہے -

(۷) جہانتک ممکن ہو نہ ہبی اور ملکی امور پر گفتگو نہ کرو۔ نہ کچہری دفتر کی باتین کرو۔
(۸) کسی ایک بات پر عرصہ تک بحث کرنا غیر مناسب ہے۔ کیونکہ حاضرین جلسہ کو یہ امر بہت ہی ناگوار گذرتا ہے۔
(۹) اس قسم کی باتین جس سے کسی شخص کو گذشتہ تکالیف یا صدمات یاد آئین یا سننے سے حجاب ہو سوسائٹی مین نہ کرنی چاہیئے زیادہ صاف گوئی بھی سوسائٹی مین پسند نہین کی جاتی۔
(۱۰) نصیحت اور پند سوسائٹی مین کرنا بالکل بے محل ہے لوگ آپس مین اس نظر سے نہین جمع ہوتے کہ جاکر نصیحت سنین بلکہ تفریح مدنظر ہوتی ہے اسی بنا پر سوسائٹی مین وہ شخص ہر دل عزیز ہوتا ہے جو صرف لوگون کے اوصاف پر نظر رکھتا ہے اور اُنکے عیوب سے چشم پوشی کرتا ہے۔
(۱۱) ہنسی مذاق کو کسی سوسائٹی مین زیادہ کام مین نہ لاؤ بعض مصنف توقطعی ان کو سوسائٹی کے واسطے جائز نہین سمجھتے۔ لیکن چونکہ ایسی پارٹی اور سوسائٹی وغیرہ مین جہان بے تکلف لوگ ہون بہت سنجیدہ بنا رہنا بھی بالکل بے موقع ہے اسلئے باتون باتون مین کوئی ایسی بات پیدا کرنی جس سے لوگ محظوظ ہون خالی از لطف نہین لیکن یہ بخوبی سمجھ لو کہ کسی دوسرے شخص کی بات مین کوئی بات پیدا کرنی بہ نسبت خود کوئی مذاق کی بات کہنے کے بدرجہا بہتر ہے۔
(۱۲) اگر کوئی تم سے مخاطب ہو تو اُسکی بات بغور سنو اگر ان باتون مین کوئی ایسا قصہ یا تذکرہ ہو جسے تم سن چکے ہو تو ہرگز یہ نہ ظاہر کرو کہ وہ تمھین معلوم ہے بلکہ اسطرح سنو گویا تمنے کبھی نہین سنا۔ دوسرے کے بیان مین لقمہ دینا یا کسی تاریخی یا اور واقعات کی غلطی کو

درست کرنا سوسائٹی مین ممنوع ہے۔

(۱۳) خوشامدانہ الفاظ سوسائٹی مین نہ استعمال کرو ایک انگریز کا قول ہے "ظاہرا خوشامد کرنی گویا توہین کرنی ہے" لیکن ساتھ ہی اُسکے خوشامد ہر کرا کردی خوش آمد بشرطیکہ انسان اُسکا موقع ومحل سمجھ سکے۔ لیکن ایک قسم کی خوشا جو نہایت مرغوب طبع اور ہمیشہ خوش آیند ہے اور جو ہر حالت مین استعمال کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے جو توجہ سے ظاہر کیجاتی ہے" اوراسی لئے یہ ایک صفت مین داخل کی گئی ہے کیونکہ جو لوگ عمدہ تربیت یافتہ ہین ہمیشہ بات دل لگا کے سنتے ہین۔

(۱۴) سوسائٹی مین کبھی کوئی تذکرہ اس قسم کا کسی دوست سے نہ کرو جو سوائے اُسکے کوئی اور نہ سمجھ سکے اگر ایسی بات کرنا ہی منظور ہو تو اُسکے مطالب سے اور لوگ جو وہان بیٹھے ہون اُنھین بھی آگاہ کردو۔ اسیطرح کسی سوسائٹی مین ایسی زبان مین باتین کرنا جسے اور لوگ نہ سمجھ سکین بالکل خلاف تہذیب ہے۔

(۱۵) کسی کے خانگی حالات یا واقعات کا ذکر سوسائٹی مین نہ کرنا چاہئے۔ کبھی کسی کو گذشتہ معمولی حالت یا غربت کی یاد نہ دلاؤ۔ اگر غریبی یا امیری یا خدا کے دین کا کچھ تذکرہ ہوتا ہو تو کنایتاً بھی ایسے اشخاص کا نام نہ لو جو ادنیٰ درجہ سے ترقی کر گئے ہون اور اُسیجگہ موجود ہون۔ علاوہ اسکے اگر تمھارنی یہی حالت ہو تو یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مین مغرور نہین ہون کبھی اپنی گذشتہ مصیبت اور عسرت کو سوسائٹی مین نہ بیان کرو۔ ایسی باتین صرف اُن دوستون مین کہنے کی ہین جو تمھارے ہمدرد ہون۔

(۱۶) اگر کوئی شخص ایسی بات کہے جو تمھارے تجربہ سے خلاف ہو تو ادل تجاہل عارفانہ ظاہر کرو گویا سنا ہی نہین اور اگر تمسے مخاطب ہوکر کہا جائے تو بیا کا نہ یہ نہ کہو کہ یہی

بات تو ہمنے دیکھی نہ سنی" کیونکہ یہ فعل آدابِ تہذیب کے خلاف ہے اور بیوقوفی کو ثابت کرتا ہے۔ تہذیب کے خلاف تو اسلیئے ہے کہ اس کلیہ سے اشتباہ ظاہر ہوتا ہے اور بیوقوفی اسلیئے ہے کہ یہ ضرور نہیں کہ جو بات تمہارے تجربہ مین نآئی ہو وہ خواہ مخواہ غلط ہی ہو۔

(۱۷) سوسائٹی مین طنز و طعنہ یا غصّہ کے الفاظ نہ استعمال کرو۔ کسی امر پر مباحثہ بھی جائز نہین۔ جب کسی شخص کا نام لو تو عزت کے ساتھ جناب یا مسٹر کا لفظ شروع مین لگاکر۔

(۱۸) جب دوسرون سے باتین کر رہے ہو اور تمھین کسی کتاب یا تصویر یا راگ وغیرہ پر اپنی رائے ظاہر کرنی ہو تو اُن لوگون سے جو اُس فن مین کامل ہون اپنی قطعی رائے اُسکی بھلائی یا بُرائی کی جانب کبھی مت ظاہر کرو۔

(۱۹) تاوقتیکہ کوئی خود نہ ظاہر کرے تم کسیکا پیشہ یا آبائی حالت نہ دریافت کرو۔ کپڑے وغیرہ کی قیمت بھی کسی اجنبی سے نہ دریافت کرو۔ اسیطرح سفر مین کسی انگریز سے یہ پوچھنا کہ آپ کہان جاتے ہین خلاف تہذیب ہے۔

(۲۰) اگر کوئی غیر ملک کا رہنے والا تمھارے رسم و رواج پر معترض ہو تو تمھین اُسپر غصہ نہ ظاہر کرنا چاہیے۔ کیونکہ عموماً بعض طریقے اور عادتین ہر ملک مین ایسی ہوتی ہین کہ دوسرے اقلیم کے باشندون کو دیکھکر ہنسی آتی ہے۔ اگر تمھین معلوم ہو کہ اُس شخص کا خیال بالکل غلط ہے تو سہولیت سے سمجھا دو اور اگر نہ سمجھے تو بحث مین نہ پڑو بلکہ کوئی دوسرا مضمون چھیڑ دو۔

(۲۱) اگر کسی شخص کے بارے مین تمھاری رائے پوچھی جائے تو بہت ہوشیاری سے کہو کبھی کوئی اُسکی بُرائی نہ ظاہر کرو۔ اگر تمھاری رائے اُسکی طرف سے بہت ہی خراب ہو تو پبلک مین اُسکی بُرائی ظاہر کرنی نہایت معیوب ہے۔

(۲۲) کبھی کوئی بیہودہ الفاظ مُنھ سے نہ نکالو نہ ضلع اور جگت استعمال کرو یہ ظاہر کرنا کہ تم بازاری محاورات سے واقف ہو بالکل بے محل ہے کیونکہ یہ ضرور نہین کہ تمھاری طرح دوسرے شریف زادے۔جنٹلمین اور لیڈیان بھی واقف ہون۔

(۲۳) باتین کرنے مین اشعار یا اور لوگون کے مقولے بہت نہ استعمال کرو بڑے بڑے لغت بھی نہ بولو۔ دیکھو تہذیب کہان کہان اور کن کن ذرا ذرا سی باتون کو جنسے اظہار لیاقت وخودنمائی یا کسیکے دل دُکھنے یا شرمندہ ہونے کا شبہہ بھی ہو عمل مین لانیکو منع کرتی ہے۔

(۲۴) اگر کسیکے بیان مین کچھ غلطی ہو تو چشم پوشی کرو اُسمین اصلاح دینا سخت عیب ہے مہذب لوگ یہانتک خیال رکھتے ہین جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ سوسائٹی مین اگر کسیکی زبان سے کوئی لفظ غلط نکلجائے تو درست کرنا تو درکنار اگر اُس لفظ کا اُسوقت استعمال بھی کرنا ہوگا تو وہی غلط تلفظ کرینگے تاکہ اُس شخص کو اپنی غلطی نہ ثابت ہو اور شرمندہ نہو تنہائی مین بھی اعلیٰ اصول کے لوگ تکلف کی جگہ اسکا خیال رکھتے ہین چنانچہ تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ ایک روز ناصرالدین بادشاہ ہند (شمس الدین التمش کا چھوٹا بیٹا) بیٹھا ہوا کلام اللہ لکھ رہا تھا کہ ایک شخص آگیا اور اوراق مکتوبہ کو دیکھکر ایک ورق اُٹھا لیا۔اُسمین کسی جگہہ لفظ "فیہ فیہ" دو جگہہ لکھا ہوا تھا بادشاہ سے کہا کہ اس جگہہ ایک "فیہ" زیادہ ہے بادشاہ نے قلم اُٹھاکے ایک "فیہ" پر حلقہ کھینچ دیا جب وہ شخص چلا گیا تو قلمتراش سے اُس حلقہ کو چھیل کے کاغذ صاف کر دیا۔غلام حاضرالوقت یہ کیفیت سب دیکھ رہا تھا دست بستہ عرض کی کہ پیشتر حلقہ دینے کا کیا سبب تھا جو بعد مین چھیلنے کا اتفاق ہوا۔ بادشاہ نے فرمایا کہ مین یقینی جانتا تھا کہ جیسا لکھا ہوا ہے وہی صحیح ہے مگر جو مین اُس

شخص سے دفعتاً کہدیتا کہ غلط نہین ہے تو اُسکا عیب ظاہر ہوتا اور وہ ہمیشہ کے لئے
منفعل اور شرمندہ ہوجاتا۔ چونکہ صفحۂ کاغذ سے ایک حلقہ کا چھیل ڈالنا کسیکے دلکی
کدورت کے صاف کرنے سے آسان ہے لہذا یہ محنت اپنے اوپر لینا مین نے
گوارا کی۔ اسی کا نام تہذیب ہے۔ اُٹھنے بیٹھنے یا کھانے پینے کے چند قواعد جان لینے
کو تہذیب نہین کہتے۔ جو لوگ تہذیب کو صرف ظاہرداری سمجھتے ہین یا دکھانے کے لئے
استعمال کرتے ہین وہ مثل اُس سیب کے ہین جو دیکھنے مین خوشنما ہو لیکن ذائقہ اسکا
ترش ہو چھوٹی چھوٹی معمولی باتین بڑے غور اور توجہ سے بھی نہ سننی چاہئے کیونکہ اس سے
ثابت ہوگا کہ تم کبھی اعلیٰ سوسائٹی مین شریک نہین ہوے۔ کچھ بات نہ کرنا اور بت بنے
رہنا ظاہر کرتا ہے کہ تم پارٹی اور سوسائٹی سے بالکل بیگانہ ہو۔ اسلئے سوسائٹی مین ساکت
بھی ہوکر نہ بیٹھو۔ اگر تم مین قدرتی مادہ خوش کلامی کا نہین ہے تو بھی موقع موقع پر کچھ نہین
تو فقط ہان ہون ہی کرتے رہو۔ کوئی شے دنیا مین ایسی نہین جو توجہ اور مشق سے حاصل
نہ ہوجائے کہتے ہین کہ مسٹر شریڈن جو انگلستان کا ایک بڑا مقرر تھا باوجود قدرت وقوت
بیانیہ کے ہمیشہ دعوت یا جلسہ مین جانے سے پیشتر تقریر کرنے کو تیار ہو رہتا تھا۔
اور اکثر کاغذ پر نوٹ کر لیا کرتا تھا کہ کیا کہنا چاہئے اور اسی وجہ سے ہمیشہ اور لوگون سے
اُسکی باتین زیادہ پسند کی جاتی تھین۔ گو اسقدر دردسری ہر شخص نہین کرسکتا تاہم
یہ تو ضرور لازم ہے کہ سوسائٹی مین جانے کے لئے جہان ظاہری نمائش کا خیال رکھا
جاتا ہے باطنی آرایش کو بالکل ترک نہ کردینا چاہئے۔ جس سوسائٹی مین شرکت کا ارادہ ہو پہلے
سے اُسپر کچھ غور کر لینا چاہئے کہ کس قسم کے لوگ آئینگے اور کس قسم کی باتین ہونی ممکن ہین
لیکن سوسائٹی مین بڑی بڑی تقریرون کی ضرورت نہین۔ جو لوگ کہ تمام وقت اپنی

باتون مین صرف کرنا چاہتے ہین اور دوسرون کو بات کرنے کا موقع نہین دیتے
آداب سوسائٹی سے کماحقہٗ آگاہ نہین سمجھے جاتے۔ نہ اُنکی زیادہ قدر ہوتی ہے۔
ایک روز ڈاکٹر جانسن سے کسینے پوچھا "اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ دعوتون مین اسقدر
کیون نہین بُلائے جاتے جیسا کہ گیرک" ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ "لارڈ اور
لیڈیون کو یہ نہین پسند کہ کوئی اُنکی بات کاٹے یا اُنھین نہ بولنے دے" مختصر یہ کہ
علم مجلس سے واقف ہونا آجکل نہایت ضروری امر ہے نہ بہت بکو نہ بالکل خاموش
رہو۔ شیخ سعدی کا قول ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے اور جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل
ہے کہ دو باتین حماقت کی ہین ایک تو بات کرنے کے موقع پر چُپ رہنا۔ دوسرے
چُپ رہنے کے مقام پر بولنا۔ نیوٹن اور بیرو صاحب کی بھی یہی راے ہے۔

باب ۱۸ ہیجدہم

اسپیچ (تقریر کرنا)

آداب اسپیچ اسپیچ کہنے مین بہت سے اُن اُمور کا خیال رکھنا چاہیئے جو آداب کلام مین مذکور ہو چکے ہین - (اسپیچ کہنے کے طریقے وغیرہ ذیل کے نوٹ مین دیکھو) اگر کسی خاص کام کے لئے کوئی میٹنگ منعقد ہو اور تم بحیثیت پریزیڈنٹ (صدر نشین) ہو تو تمھین افتتاح میٹنگ کی ایک اسپیچ دینی چاہیئے جسمین مختصر مقاصد و فوائد جلسۂ منعقدہ کا ذکر ہو - اگر تم کسی رزولیوشن کے محرک یا مؤید ہو یا کسی

نوٹ اسپیچ کہنے کے طریقے اسپیچ کہنے کے چار طریقے ہین - طریقۂ اول - لکھ کے پڑھ دینا - یہ بہت سہل ہے - طریقۂ دوم - لکھ کے حفظ کر لینا - یہ نہایت دشوار اور دقت طلب ہے اور قابل اطمینان بھی نہین - یہ طریقہ مناظرہ مین کام نہین دے سکتا اسلئے اِسکا عادی نہونا چاہیئے - ابتدا مین مشق کی نظر سے ہو تو ہرج نہین - طریقۂ سوم - جو کچھ کہنا ہو دل مین خیال کر لینا اور اپنی طاقت اور قوت بیانیہ پر بھروسا کرنا کہ بوقت تقریر الفاظ مناسب و موزون مین خیالات ظاہر ہو جائینگے اور یہی طریقہ سب سے افضل و اعلیٰ ہے - جسے اسمین ید طولیٰ ہے وہی مقرر و خوش بیان ہے لیکن یہ مشکل بھی اِسقدر ہے کہ اسمین کامیابی حاصل کرنے کے لئے لوگون نے لغت کی کتابین حفظ کی ہین مگر باین ہمہ دشواری محنت و مشق کے سامنے یہ بھی آسان ہے اور رفتہ رفتہ فی البدیہہ کہنا آجاتا ہے - طریقۂ چہارم - دوسرے اور تیسرے طریقہ سے ملکر بنتا ہے - یعنے پوری تقریر کو تصور مین رکھنا اور جہان زیادہ زور دینا ہو یا جو بات زیادہ مفید مطلب ہو اُسے لکھ کے یاد کر لینا اور باقی وقت اور حالت و قوت اظہار مطالب پر چھوڑ دینا اِس طریقہ پر بڑے بڑے اسپیکر بھی عمل کرتے ہین -

موقع پر کچھ کہنا ہو تو تقریر کرنے کے پیشتر صدر نشین سے اجازت لے لو اور ریز کے قریب آکر جو کہنا ہو بیان کرو۔ لیکن بہت بڑی اسپیچ تا وقتیکہ سامعین کو متوجہ اور ہمہ تن گوش نہ دیکھو مت کہو۔ ایک مصنف کا قول ہے کہ اعلیٰ درجہ کا خوش بیان وہی شخص ہے جو سامعین کو اپنی طرف متوجہ رکھے اور ختم کرنے کا وقت پہچانے۔ ایسے حرکات

(بقیہ نوٹ صفحہ قبل) کاغذ میں بطور یادداشت نوٹ کر لینا بہت سی صورتوں میں بکارآمد ہوتا ہے لیکن یہ ہمیشہ یاد رکھو کہ ہرگز یہ ظاہر نہ ہو کہ تمھیں اپنی اسپیچ برزبان یاد ہے۔ اسپیچ میں الفاظ سہل اور روزمرہ کو زیادہ کام میں لاؤ۔

اقسام اسپیچ اسپیچ دو قسم کی ہوتی ہے ایک تمہیدیہ اور دوسری بیانیہ۔ تمہیدیہ میں واقعات سے نتیجہ نکالتے ہیں اور یہی بہتر طریقہ ہے کیونکہ سامعین کو پہلے کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ بولنے والا اپنی تقریر سے کیا نتیجہ نکالیگا اور آخر تک ہمہ تن گوش رہتے ہیں۔ بیانیہ میں پہلے نتیجہ ظاہر کر دیا جاتا ہے اور اسکے ثبوت کے لئے دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

تقسیم اسپیچ سب سے مشکل کام اسپیچ میں یہ ہے کہ کون سی بات کس موقع پر کہی جائے کہ اپنا پورا اثر کرے۔ اسکے لئے سہل تدبیر یہ ہے کہ اسپیچ کو کئی حصوں میں تقسیم کرکے ہر ایک حصہ پر علیحدہ علیحدہ غور کرو۔ اس طریقہ سے مناسب بات کا مناسب موقع پر رکھنا آسان ہو جائیگا اور اسپیچ بھی بڑھ جائیگی۔ اسپیچ کے طول دینے اور پُر لطف کرنے کے لئے تشبیہیں اور استعارے استعمال کئے جاتے ہیں۔

ترتیب دلائل کسی بات کے ثابت کرنے میں پہلے جو کمزور دلیلیں ہوں پیش کرو اور رفتہ رفتہ مضبوط حتے کہ آخر میں سب سے زبردست براہین پیش کرنی چاہئے۔ اگر سب دلائل مضبوط ہوں تو اُنھیں ایک دوسرے سے نہ ملنے دو بلکہ علیحدہ علیحدہ بیان کرو۔ دلیلوں کو بہت گھما کے نہ بیان کرو نہ بہت طول دو ورنہ بجائے اثر کے شک پیدا ہو جاتا ہے اور ضروری بات یہ ہے کہ لب و لہجہ اور طرز بیان دلکش اور موثر ہو۔ جو کچھ جانتے ہو وہ سب کہنے کی کوشش نہ کرو بلکہ مطلب کی بات کہو۔

مشق کے طریقے دنیا میں کوئی کمال بلا محنت و مشقت شاقہ حاصل نہیں ہو سکتا اسیطرح زبردست

خلاف وقت و موقع کرنا جنسے خودنمائی ظاہر ہو حاضرین کی طبیعت کو متنفر کر دیتے ہین اور تقریر اثر پذیر نہین ہوتی۔

حرکات بیجا اسپیچ دینے مین ہاتھون کا بے موقع اُٹھانا یا ہلانا - کمر پر ہاتھ رکھکر کھڑا ہونا - ہلنا - قدم آگے پیچھے رکھنا - جھکنا - جوش مین آکر آگے

(بقیۂ نوٹ صفحہ ماقبل) اسپیکر ہونے کے لئے بیحد محنت و مشقت درکار ہے کہتے ہین ولیم پیٹ صاحب نے ایک لغت کی پوری کتاب الفاظ پر عبور حاصل کرنے کو حفظ یاد کی تھی۔ لیکن مبتدی کے لئے سب سے آسان مشق کے طریقے یہ ہین کہ (۱) کسی ایک عمدہ کتاب سے منتخب کرکے اسکے کچھ جملے تین چار مرتبہ پڑھے اور پھر کتاب کو بند کرکے مصنف کا منشا اپنے الفاظ مین ادا کرے اور دوبارہ دوسرے الفاظ مین کہے - تھوڑی مشق کے بعد ایک فصل کو اسطرح پر کہنے کی نوبت پہونچ جائیگی - تب چاہئے کہ بطور یادداشت کچھ نوٹ کرلے۔ (۲) نظم کو نثر مین بیان کرے لیکن شاعر کا مطلب نہ جانے پائے - کینٹیلین کی راے ہے کہ جو شخص اسمین مہارت پیدا کرے اُسکے لئے کسی بات کا سیکھ لینا دشوار نہوگا - (۳) اگر غیر زبان مین مہارت حاصل کرنی ہے تو جسقدر الفاظ اور نایاب فقرے یاد ہوسکین یاد کرے - لیکن امثال وغیرہ کثرت سے نہ استعمال کرے (۴) مشہور او لائق اسپیکرون کو سُنے اور نشست الفاظ و طریقۂ اظہار پر خیال رکھے (۵) جس مضمون پر تقریر کرنی ہو اُسکا ذہن مین بار بار ورد کرے اور دل مین کئی بار کہہ جائے اسی کو انگریزی مین خاموش اسپیچ کہتے ہین - لیکن اس سے زیادہ مفید یہ ہے کہ تنہا ایک کمرہ مین کھڑے ہوکر اپنے آپ اسپیچ دے اور یہ تصور کرے کہ گویا ایک جماعت کثیر کے روبرو کھڑے کہہ رہے ہین - کہتے ہین کہ ڈماستھنیز نے برسون جنگلون مین جاکر درختون کے سامنے بکا ہے اور آواز بڑھانے کو سمندر کے کنارہ پر برسون چلایا ہے تب اس درجۂ ممتاز کو پہونچا ہے۔

ابتدائی مشکلات اگر ابتدا مین اچھی طرح اپنے خیالات پبلک مین نہ ظاہر کرسکو تو ہرگز ہمت نہ ہارو - بڑے بڑے مقرر اور خوش بیان جو دنیا مین نام پیدا کرگئے شروع مین اُنھین بھی بہت دقتین پیش آئین بارہا محجوب اور شرمندہ ہوے - شریڈن کو دیکھو کہ جب پہلے پہل پارلیمنٹ مین گفتگو کرنے کو کھڑا ہوا تو کچھ مُنھ سے نہ نکل سکا یہانتک کہ اُسکے احباب مصر ہوے کہ آپ

بڑھ جانا۔ موچھونکو مروڑنا یا ڈاڑھی سے کھیلنا۔ نتھنے پھلانا چشم وابرو کو حرکت دینا اور ہونٹھ دبانا وغیرہ وغیرہ ایسے ناشائستہ اطوار ہین کہ کسی لائق مقرر مین نہین پائے جاتے۔ اگر تم ہندوستانی لباس مین ہو تو اسپیچ کے وقت ٹوپی نہ اتارو جو کہنا ہو اس طرح بیان کرو کہ آمد معلوم ہو آورد نہو اگر تمہین اسپیچ برزبان یاد ہو

(بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل) اسوقت کچھ نہ بیان کرین لیکن شریڈن نے قسم کھا کے کہا کہ میرے دل مین مضمون ہین گو زبان پر نہین آتے۔ اور مین ضرور بیان کرونگا۔ روبرٹ ہال ایک دوسرے خوش بیان کی بھی ابتدائی یہی کیفیت تھی کہ پہلی بار جب وہ اسپیچ دینے کھڑا ہوا تو آواز تک نہ نکل سکی اور منھ پر شرمندگی سے ہاتھ رکھکر یہ کہتا ہوا اُتر آیا کہ "جو مجھے کہنا تھا وہ مین بھول گیا" لارڈ بیکنز فیلڈ کا بھی یہی حال تھا۔ جسوقت پہلی اسپیچ پارلیمنٹ مین دی تو بے حد قہقہہ اُڑا کہ بولنا دشوار ہوا آخر وہ یہ کہکر بیٹھ گئے کہ "ایک زمانہ آئیگا کہ تم لوگ میری تقریر بغور سنو گے" اور یہ کرکے دکھا دیا۔ پس نتیجہ اس تمام کہنے کا یہ ہے کہ اگر تم چاہو تو خوش بیان اور لسّان ہو سکتے ہو ذیل کی باتین یاد رکھو اور اُنپر عمل کرو۔

کامیابی حاصل کرنے کی تدابیر

(۱) جہانتک ممکن ہو ہر مضمون پر کتابین پڑھو تاکہ علم دیگر پر زیادہ ہو رفتہ رفتہ اس قدر شوق ہو جائیگا کہ بے کتاب دیکھے تمھین آرام نہو گا۔ لیکن قصّہ کہانی۔ ناول وغیرہ سے سوائے لُطف زبان کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا۔ اسموقع پر یہ بھی کہدینا ضروری ہے کہ جسطرح کثرت احباب قلّت فوائد کا باعث ہوتی ہے اُسیطرح ہمیشہ نئی کتابین اُلٹتے رہنے سے اُسقدر فائدہ متصور نہین ہے جیسا کہ چند نامی مصنفون کی تصانیف کو زیر مطالعہ رکھنے سے ہوتا ہے لیکن کسی خاص کام یا پیشہ پر اگر تمھین بحث یا تقریر کرنا پڑتی ہو تو اُسی کام یا پیشہ کی جس قدر کتابین دیکھ سکو دیکھو۔

(۲) نیچر (قدرت) کسی متنفس کو اعلےٰ درجہ کا آؤریٹر (مقرر) ہونے کے لیے منع نہین کرتا پس جو چیز کہ ممکن ہو اُسمین نا اُمید ہونا اہل ہمت کا کام نہین ہے ؎ مشکلے نیست کہ آسان نشود مرد باید کہ ہراسان نشود + اگر کوشش کرو تو برک و شریڈن سب کچھ ہو سکتے ہو۔ ڈموستھینز (یونان کا اوریٹر) کا بھی پہلے یہی خیال تھا کہ وہ حسب دلخواہ خوش بیان نہو سکیگا لیکن مشق و محنت کی بدولت وہ خوش بیانی اور لسانی مین باوجود لکنت زبان کے دنیا بھر مین سب پر

جیسا کہ نوٹ مین بیان کیا گیا ہے تو اسطور پر نہ بیان کرو کہ یہ راز کھلجائے ورنہ
تقریر کا اثر جاتا رہیگا۔ تمھارے بشرے سے یہ ثابت ہو کہ جو تم بیان کرتے ہو
اُسکا خود تمپر بھی اثر ہوتا ہے۔ آواز اسقدر بلند ہو کہ لوگ سُن سکین آواز کا گھٹانا
بڑھانا مشق پر منحصر ہے۔ کسی خاص شخص سے مخاطب نہو بلکہ تمھاری نظر سب کی
طرف رہنی چاہئے گردن سیدھی رکھو اکثر خوف وغیرہ کی حالت بیان کرنے مین
شانے اوپر کو اُٹھ جاتے ہین اور گردن کو تاد علوم ہوتی ہے جس سے ناظرین پر
اچھا اثر نہین پڑتا۔ ہاتھونکو کس کس موقع پر اُٹھانا چاہئیے یہ بیان کرنا نہایت
دشوار ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر بت کے منھ مین زبان ہو اور اعضا کو حرکت نہو
تو خاک لوگون پر اثر ہوگا۔ اسلئے ہاتھون کی جنبش اور زبان کی حرکت لازم و ملزوم ہے
لیکن بناوٹ مطلق نہو اور نہ بیجا ہاتھ اٹھین۔ جسوقت چیرز[۱] ہون بالکل سکوت
اختیار کرو اور جب بند ہون تب سلسلۂ تقریر پھر شروع کرو۔ اگر سہواً کوئی

(بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل) نوق لیگیا۔ اور ابھی تک اسکے مقابل کا دوسرا شخص پیدا نہین ہوا ۵ ہر کارے کہ
ہمت بستہ گردد ٭ اگر خارے بود گلدستہ گردد۔ (۳) کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی ٭ جس شے مین
ہاتھ ڈالو اُسے تکمیل پر پہونچانے کی کوشش کرو اور ثابت قدم رہو انشاء اللہ کامیاب ہوگے۔ اور لو فرضنا
کامیاب نہ بھی ہوئے تو بھی اُن لوگون سے جو بوجہ سستی اور کاہلی کے کسی فعل کو غیر ممکن سمجھ کے چھوڑ دیتے
ہین ہزار درجہ اچھے رہوگے۔ (۴) اگر ترقی کرنا چاہو تو حالت موجودہ پر اکتفا نہ کرو ایک انگریز
کا قول ہے "جسوقت تمنے یہ خیال کیا بس زندگی بسر کرنے کو کافی ہے۔ اُسی وقت سے تمام ترقیان
مفقود ہو جائینگی۔ کبھی ایک جگہ نہ کھڑے ہو بلکہ آگے بڑھنے کی کوشش کرو"

[۱] چیرز بیجا نہ دینے چاہئے۔ جسوقت اور لوگ شروع کرین تم بھی شریک ہو بہت زور سے تالی
پیٹنا یا جب سب چپ ہو جائین بجاتے رہنا غیر محل ہے۔ نعرۂ خوشی بلند کرنا یا ہیر ہیر وغیرہ زور
سے چلانا بھی بُرا ہے۔ ہندوستان مین مشاعرے یا مجلس وغیرہ من تعریف تالی بجا کر نہین کیجاتی

غلطی اثنائے تقریر مین ہو جائے تو حتی المقدور اُسے نبا ہو لیکن کبھی بھولے سے بھی اپنی
غلطی اُسوقت نہ درست کرو۔ اگر درمیان مین کوئی بات بھول جاؤ یا خوف طاری
ہو جائے تو ہمت نہ ہارو نہ آثار خوف ظاہر ہونے دو۔ اگر وہ بات نہ یاد آئے
تو چھوڑ دو اور آگے بڑھو کیونکہ تمھاری خاموشی سے سامعین کے خیالات منتشر
ہو جائینگے اور پھر رنگ جمنا مشکل ہو گا۔ اختتام اسپیچ ہمیشہ ساتھ خوبی اور خوش اسلوبی
کے کرو۔ کسی دوسرے کی اسپیچ کے رد وقدح کرنے مین اُسکے دلائل کو بالکل پوچ اور
لچر نہ سمجھ لو نہ کوئی ایسا کلمہ استعمال کرو جس سے یہ ثابت ہو کہ تم اُسکی تقریر کو حقیر
سمجھتے ہو۔ کیونکہ یاد رکھو ہر شے مین دو پہلو ہوا کرتے ہین اور کچھ سامعین ایک جانب
ہوتے ہین اور کچھ سامعین دوسری جانب۔ اسلئے دونون جوانب پر غور لازم ہے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ قبل) بلکہ واہ واہ۔ سبحان اللہ۔ جزاک اللہ۔ ماشاء اللہ وغیرہ کہتے ہین لیکن بیجا
تعریف قابل قدر نہین بلکہ بسا اوقات باعث ندامت ہے۔ صائب نے خوب کہا ہے۔ ؎
صائب دو چیز مے شکند قدر شعر را ٭ تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس ٭

باب ۱۹ نوزدہم

آداب افسری و ماتحتی و مخدومی و خادمی

فصل اول - افسری و ماتحتی
افسر کا برتاؤ ماتحت کے ساتھ

افسر کو ہمیشہ اپنے ماتحتوں سے بسہولیت اور بہ نیکی پیش آنا چاہیے۔ ہر وقت حاکمانہ برتاؤ کرنا یا یہ جتانا کہ ہم تمھارے افسر ہین اپنے تئین اُنکی نظرون مین حقیر بنانا ہے۔ بعض افسر ایسے ہوتے ہین جو اپنے کو "خداوند لقا" سمجھتے ہین" اور اپنے ماتحتون کے ساتھ اِس طرح پیش آتے ہین جیسے ایک کمظرف آقا اپنے خادم کے ساتھ۔ بھلائی کرنا تو خمیر مین اُنکے داخل نہین البتہ بُرائی جو کچھ اختیار مین ہوتی ہے اُس سے درگذر نہین کرتے اور بلا وجہ بھی درپے آزار رہتے ہین اور مثل نیش عقرب گزند کا پہونچانا اُنکا اقتضا ے طبعی ہو جاتا ہے اُنکے مدنظر یہ رہتا ہے کہ اپنے ماتحتون کو افسر اعلےٰ کی نگاہون مین حقیر کرا دین۔ کبیدہ خاطری کو شانِ افسری اور خوش مزاجی کو باعث وہن جانتے ہین درشتی و خشونت کو آلۂ رعب و داب قرار دیتے ہین۔ اہل تجربہ و عقل کا اِس بات پہ اتفاق ہے کہ ہمیشہ یہ شعار نو دولتون کا ہوتا ہے۔ شرافت اور رذالت مین اتنا ہی فرق ہے "گوہر اگر در خلاب افتد ہمان نفیس است و غبار اگر بر فلک رود ہمان خسیس" کمینہ کو جہان ذرا عروج ہوا اور اُسکی طبیعت جادۂ اعتدال سے منحرف ہو گئی بقول شیکسپیر۔ بینائی مین ایسا فرق آگیا کہ کسی کی صورت نہین پہچان سکتے حافظہ بھی اتنا کمزور ہو گیا کہ اب کسی کا نام نہین یاد رہتا۔ بعض محققین کی یہ راے ہے کہ جن لوگون مین ایسے ناستودہ افعال پائے جائین یہ ضروری نہین کہ وہ نو دولت ہی

ہون بلکہ بسا اوقات یہ لوگ وہ ہوتے ہین جنکی رگون مین شرافت کا خون مطلق
نہین ہوتا۔ کسی بہت بڑے انگریز فلاسفر کا مقولہ ہے کہ منجملہ بہت سی باتون کے
جنسے رذیل اور شریف کی پہچان حاصل ہوتی ہے ایک یہ بھی اعلیٰ درجہ کی شناخت ہے
کہ اُسکے برتاؤ کو اُسکے ماتحتون کے ساتھ دیکھو کہ کیسا ہے اور اس تجربہ مین کبھی خطا
واقع نہین ہوسکتی ؎ دیکھو کہ عالی خاندان یورپین جنٹلمین آپسمین کیسے سوشل طریقے سے ملتے
ہین اور کبھی افسری اور ماتحتی کا خیال نہین کرتے۔

اِس تمام لکھنے سے یہ غرض نہین کہ تم اپنے ماتحتون سے اسقدر بے تکلف
ہو جاؤ کہ تمھارا خوف اُنکے دلون سے زائل ہو جائے نہین بلکہ سختی کی جگہ سختی اور نرمی
کی جگہ نرمی اصول حکومت کا جزو اعظم ہے شعر درشتی و نرمی بہم در بہ است ؛
چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است ؛ ماتحتون کے ساتھ نرمی کلام اور بقدر مرتبہ
اُنکا احترام افسر کے واسطے جذب قلوب کا باعث ہوتا ہے۔

یاد رکھو کہ جو کام محبت سے ہوسکتا ہے حکومت سے غیر ممکن ہے اُنکے دلون مین
محبت پیدا کرنے کی کوشش کرو اپنی عنایتون سے ہمیشہ اُنکو خوش اور ممنون رکھو۔
صرف اسوجہ سے کہ وہ تمھارے ماتحت ہین اُنکو حقیر نہ سمجھو۔ ماتحت ہوجانے سے
انسان کا ذاتی وقار کم نہین ہوجاتا جسقدر تم اُنکی عزت کروگے اُتنا ہی زیادہ وہ
تمھین عزیز رکھینگے اور تمھاری عزت دل سے کرینگے ؎ بندۂ حلقہ بگوش ار ننوازی
برود ؛ لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش ؛ ماتحتون کے ساتھ تمھاری شفقت
اور محبت باطنی اور دلی ہونی چاہئے نہ فقط ظاہری کیونکہ ظاہرداری کا التفات
بلا ارادہ قلبی دھوکا دینے کے برابر ہے۔ ہیلپ صاحب اپنے ایک مضمون مین

فرماتے ہین کہ "اپنے ماتحتون سے اسطرح نہ پیش آؤ کہ وہ تمسے خوف کھائین اور کچھ بیان نہ کر سکین،، لیکن ساتھہی اسکے شکایتین سننے کے بھی عادی نہو۔ اگر اپنے کسی ماتحت کی کچھ شکایت سنو تو تا وقتیکہ تحقیق نہ کر لو اُسکی جانب سے اپنے دل کو مشتبہ اور مشکوک نہ کرو۔

ماتحت کا برتاؤ افسر کے ساتھ اگر تم بحیثیت ماتحت ہو تو اپنے افسرون کی دل سے عزت کرو اُنکی عنایتون کے ممنون ہو لیکن اُن عنایتون سے بیجا فائدہ نہ اُٹھاؤ حقوق خدمات سابقہ پر اطمینان نر کھو بلکہ ہمیشہ محنت اور فرمانبرداری سے ہر وقت جدید حق ثابت کرتے رہو۔ ہمیشہ اپنے حاکمون کو اپنا مربی سمجھو لیکن صرف اُنکی عنایت پر بھروسہ نہ کرو بلکہ محنت کرنا سیکھو اور اپنے ریاض کا پھل پانے کے لئے انتظار کرو۔ کبھی اُنکی خدمت مین گستاخ اور بے لحاظ نہو اور نہ ذرا ذرا سی باتون کے لئے تکلیف دو۔ خوشامد کو ذریعۂ خوشنودی نہ بناو (دیکھو صفحہ ۱۰ نمبر ۲۰) زبانی جمع خرچ سے نہین بلکہ واقعی محنت اور مشقت سے اپنے افسرون کو خوش رکھنے کی کوشش کرو۔ اُنکے احکام کو فوراً بجا لاؤ اِس بات کا موقع نہ دو کہ دوبارہ کہنے کی نوبت آئے۔ کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کرو جو شرفا کے خلاف شان ہو حفظ مراتب کا خیال ہر حال مین ملحوظ رکھنا لازم ہے۔ اگر تمھارا کوئی افسر کسی وقت تمسے بیجا ناراض یا بے سبب خفا ہو تو اُس وقت خاموش ہو رہو پھر کسی موقع پر معقول عذر اپنی بے گناہی کا ملائمت اور حسن ادب سے عرض کر دو۔ "دنیا مین کوئی ایسا پتھر دل نہین جو کیسے ہی غصہ مین کیون نہو مگر ایک شائستہ اور ملائم جواب سے پانی نہو جائے"۔

جب حاکم کوئی بات کرے بگوش دل متوجہ ہو اگر کوئی سوال عام طور پر کیا جائے

توجواب مین سبقت نہ کرو جبتک کہ خاصکر تمسے نہ پوچھا جاے - اور جبتک کہ حاکم
کچھ نہ کہے ابتداے سخن نہ کرو اور جب کچھ پوچھے جواب بقدر ضرورت دو اگر زیادہ توضیح کا
وہ خواہشمند ہو تو شرح و بسط مین بھی مضائقہ نہین - جو بات تمسے متعلق نہ ہو یا حاکم تمسکو
اُس سے آگاہ کرنا نہ چاہے ہرگز اُسکی تلاش اور تحقیقات کی فکر نہ کرو - اگر کوئی حاکم تحفہ
اور عطیہ عنایت کرے تو اُس سے بے پروائی نہ ظاہر کرو ہرچند کہ وہ شے کیسی ہی
بے حقیقت کیون نہو - یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ محبت اور عنایت ہی ہر ایک چیز کی
قدر کو دوبالا کر دیتی ہے -

فصل دوم - آقا و خدام و تابعین
آقا کا برتاو خادم کے ساتھ

آقا کو اپنے خادم کے ساتھ بلطف و عنایت پیش آنا چاہیئے کسی نے بہت خوب کہا ہے
کہ وفادار خدمتگار مثل ہاتھ پاؤن کے ہوتے ہین - بارہا یہ دیکھا گیا ہے کہ نمک حلال
نوکرون نے اپنے مالکون پر سے اپنی عزیز جانین تصدق کر دین یہ وہ ہی لوگ ہو سکتے
ہین جنسے مالک بمہربانی و محبت پیش آتا رہا ہو - قدیم نوکر کی ہمیشہ قدر کرو - نوکرون کو
بدلتے رہنے مین زیان ہے - کبھی اُنھین زیادہ مُنھ نہ لگانا چاہیئے ورنہ گستاخ ہو جانے کا
احتمال ہے - نوکرون کو بلا تجربہ اپنا رازدان بنانا غلطی ہے کیونکہ عموماً ہندوستانی
ملازم جاہل ہوتے ہین اُنکے پیٹ مین بات رہنی بہت دشوار ہے ماورا اس کے
رازدان نوکر اکثر بے خوف بھی ہو جاتے ہین - ہیلپ صاحب فرماتے ہین کہ
جیسے چھوٹے حشرات الارض مثل دیمک وغیرہ کے جو دیکھنے مین بہت حقیر معلوم
ہوتے ہین اور ہزارہا انڈے ایک دن مین دیتے ہین ویسے ہی نوکر چاکر بات کو
بڑھا کر کاہ کو کوہ بنا دیتے ہین - ملازمین کے ساتھ بیجا بدمزاجی اور زبان درازی نہ کرو

جسقدر تم اُنھین خاطر سے رکھو گے اُسیقدر وہ تمپر فدا رہینگے اور دل و جان سے تمھاری خدمت کرینگے۔ مثل مشہور ہے "مزد ور خوشدل کند کار بیش"۔ اگر وہ کوئی انعام کا کام کرین تو خوشی ظاہر کرو اور اُسکا صلہ دو لیکن عموماً اسکا عادی بھی نہ کردو۔ اگر سہواً کوئی خطا ہو جاے تو طرح دو لیکن عمداً جو وہ قصور کرین اُسپر چشم پوشی کرنی گویا اُنھین دوبارہ اُس فعل کے کرنے کی جرأت دلانی ہے لیکن عفو اور درگذر کو جہانتک نقصان مال اور ہرج کار نہ ہو ہمیشہ ترجیح دو۔ ع درعفو لذتی ست کہ در انتقام نیست۔ تنبیہ کرنے مین جسمانی سزا کبھی نہ دینی چاہیے۔ بلکہ جرمانہ یا انعام کا موقوف کردینا کافی ہے برے الفاظ زبان سے نکالنا شرافت سے بعید ہے۔ حتی الامکان نوکر کو موقوف نہ کرو اگر کوئی ایسا ہی سخت قصور کرے جسکی تلافی بجز موقوفی کے اور کچھ نہو اور امید اصلاح باقی نہ رہے تو مناسب ہے کہ اُسکو بہت جلد علٰحدہ کردو لیت و لعل مین رکھنا اکثر مضر ہوتا ہے۔

نیا ملازم رکھنا نئے نوکر رکھنے مین سستا نوکر نہ ڈھونڈھو ہمیشہ ارزان بعلت ہوتا ہے بلکہ اگر دستیاب ہو تو ایماندار وشائستہ اور پڑھا لکھا نوکر رکھو۔ جو شخص عیوب ظاہری رکھتا ہو یا امراض متعدیہ مین مبتلا ہو یا کریہ منظر اور بدقیافہ ہو اُس سے بھی پرہیز کرو چالاک وعیار آدمی سے بھی احتیاط ضرور ہے کیونکہ اکثر ایسے لوگ دغاباز اور خائن ہوتے ہین۔ جہانتک ممکن ہو ایسا ملازم رکھو کہ اُسکے پاس کچھ اسناد ہون نوکرون کو اُنکی خدمات متعلقہ سے آگاہ کردو اور کسی نہ کسی طرح اُنھین پہلے سے تبلادو کہ کیا بات تم پسند کرتے ہو اور کس بات سے تمھین نفرت ہے۔ اگر وہ آداب خدمت سے واقف نہون تو اُنھین رفتہ رفتہ سکھادو۔ اُنپر ایسا رعب نہ جماؤ کہ وہ اپنا کام اچھی طرح

نہ کرسکین تمھارا انداز طبیعت خود اُنکو مطیع وفرمانبردار بنادیگا - اُنسے خوش اخلاقی کے ساتھ بات کرنے مین کچھ ہرج نہین مگر ہر حال مین اپنے وقار کو قائم رکھو مین زیادہ اختلاط کو اسوجہ سے بُرا نہین کہتا کہ وہ ادنیٰ درجہ کے آدمی اور تمھارے دست نگر اور ملازم ہین بلکہ اسواسطے کہ اکثر خُدام جاہل ہوتے ہین اور ذراسی بے تکلفی مین وہ حد ادب سے خارج ہوجاتے ہین اور انتظام مین فرق پڑتا ہے ۔ الحاصل خادمون کے ساتھ طرح طرح کی رعایت کرو اور اسطرح پیش آؤ کہ اُنکے دل پہ یہ بات نقش ہوجائے کہ ہم یہان سے جُدا ہوکر کہین اسقدر آرام وآسائش نہ پائینگے تب وہ تمھارے خیرخواہ اور جان نثار نوکر ہونگے -

باب ۲۰ بستم

حاکم ورعایا

مراتب تمہیدی خلّاق عالم نے نظم ونسق خلائق ایک کی اطاعت اور دوسرے کی حکومت پر موقوف رکھا ہے اور بہبودی نبی نوع انسان ایک دوسرے کی امداد وہمدردی پر منحصر کی ہے پس جسطرح سے کہ محکوم کے فرائض نامحدود ہین اُسی طرح حاکم وقت کی بھی ذمہ داریان بیحد وحساب ہین - فرمانروائے وقت کو خلق خدا کی نگرانی وحفاظت اُسیطرح کرنی چاہیئے جیسے کہ ایک گلہ بان اپنے گلہ کی رکھوالی کرتا ہے یا مان باپ اپنے بچون کی پرورش کرتے ہین - بلکہ بادشاہ کو اپنی رعیت کا خیال اُس سے زیادہ رکھنا چاہیئے کیونکہ سلطنت کا اقتدار اور اُسکی پائداری اور ملک کی سرسبزی صرف رعیت کی بہبودی پر منحصر ہے شیخ سعدی نے بہت صحیح فرمایا ہے کہ

رعیت چو بیخ اند وسلطان درخت * درخت اے پسر باشد از بیخ سخت -

ایک مدبر اور منتظم گورنمنٹ کا فرض ہے کہ رعایا کے ساتھ اسطرح پیش آئے کہ دلون مین ہیبت کے ساتھ محبت بھی رہے صرف جسم ظاہری پر حکومت کرنی قابل ستائش واطمینان نہین دل پر قبضہ ہونا چاہیئے تاکہ اُسپر بھروسہ ہوسکے اور رعایا ضرورت کے وقت جان ومال عزیز نہ کرے - ذرا ذرا سی فروگذاشت پر رعیت کو سرکش تصور کرنا بہت غلطی ہے - نائبان سلطنت کو ہر فرد محکوم کے ساتھ اُسی طرح پیش آنا چاہیئے جیسا کہ فرائض افسر کے بیان مین مذکور ہے (دیکھو صفحہ ۱۸۶ و ۱۸۷)

اِس مسئلہ پر کہ قوت ملکی اور فن سپہگری ملک گیری اور فرمانروائی مین کہانتک کام آسکتی ہین اِس نسخہ مین

بحث کی گنجایش نہین لیکن یہ ضرور ہے کہ ع بخت و دولت بکاردانی نیست * جز بتائید
آسمانی نیست * ہندوستان کے باشندون کے دل مین یہ یقین واثق ہے کہ جسطرح سے پیدا کرنا
اور مار ڈالنا اور روزی دینا خداوند عالم نے اپنے ہاتھ مین رکھا ہے اُسیطرح عطائے سلطنت و
فرمانروائی بھی محض اُسی کے قبضۂ اقتدار و اختیار مین ہے اور اہل اسلام کی بھی کتاب
مقدس مین اسکا ذکر ہے کہ مالک الملک خدا ہے عطا کرتا ہے ملک جسکو چاہتا ہے
اور چھین لیتا ہے ملک جس سے چاہتا ہے چنانچہ فرمانروائے حال کی نسبت بھی یہی عقیدہ
اُنکا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ سلطنت ہند انگریزون کو صرف اتفاق وقت اور قوت
بازو سے ہاتھ آئی ہے تو یہ مقولہ صحیح نہین ہے کیونکہ جو لوگ خدا کی عظمت و جلالت کے
قائل ہین وہ کبھی اس دعوی کو جائز نہ رکھینگے کہ محض حسن اتفاق سے کرورون بندگان
خدا کسی کے قبضۂ حکومت مین آجائین اور عنایت پروردگار شامل حال ہو تاریخ
خود ظاہر کرتی ہے کہ جب انگریز شروع شروع مین آئے ہین اُنکے وہم و گمان مین
بھی یہ بات نہ تھی کہ ایک دن اتنا بڑا ملک اُنکے قبضۂ قدرت مین آجائیگا۔ نہ اُنکا یہ ارادہ
تھا۔ لیکن چونکہ ہندوستان مین اُسوقت ظلم و بدعت اور لوٹ مار کا بازار گرم تھا
نہ اکبر کی سلطنت تھی نہ بکرماجیت کا دور تھا اس سرے سے لیکر اُس سرے تک ایک
اندھیر مچا ہوا تھا۔ ایسی ہی حالتون مین مدبر عالم کو تغیر مشیت کی ضرورت واقع ہوتی ہے
اور ایک بادشاہ کی جگہ دوسرا بادشاہ منصوب کیا جاتا ہے جو ملک مین امن و امان
قائم رکھ سکے اور خلق خدا کو ورطۂ ہلاکت سے نکالے۔ کیا عجب کہ اسی اصول پر دست
قدرت نے ہندوستان کی شاہنشاہی کا تاج انگلستان کے سر پر رکھا ہو اور نہ
دوسری یوروپین قومون پر جو ہندوستان مین اُس زمانہ مین موجود تھین اور قوت مین

کسی طرح انگریزون سے کم نہ تھیں اہل انگلستان کو ترجیح دی ہو - اور اِس انقلاب کا نتیجہ بھی چشم خلائق نے دیکھ لیا کہ ایک ہی صدی مین ہندوستان کی حالت کیا سے کیا ہو گئی یہ امر مخفی نہین کہ "ہر شئے کا حُسن و قبح مقابلہ سے کھلتا ہے" اگر اٹھارھوین صدی کے آخر زمانہ کو اِس زمانہ سے مقابلہ کرین تو صاف ظاہر ہوگا کہ ہم کیسی اچھی حالت مین ہین - ہان معمولی شکایتین جو کبھی کبھی سننے مین آتی ہین اُنکا انسداد قریب قریب ناممکن کے ہے کیونکہ اگر فرشتے بھی آکر سلطنت کرین تو بھی کچھ نہ کچھ شکایتین قائم رہینگی دنیا مین کوئی ملک ایسا نہین جہان کچھ نہ کچھ شکایتین نہ ہون - ابتدائے عالم سے زمانہ کا یہی حال رہا ہے اور یونہین رہیگا بالفعل اس قدر البتہ ضرور ہے کہ حاکم و محکوم کے درمیان مین کچھ سوشل رفارم کی ضرورت ہے اور جسوقت یہ رفارم ہو گیا جیسا کہ بتدریج ہوتا جاتا ہے تو سلطنت ہندوستان کی نظیر دنیا مین مشکل سے ملیگی -

فوائد سلطنت انگلشیہ ہندوستان کو جو فوائد سلطنت برطانیہ سے حاصل ہوئے ہین ممکن نہین کہ وہ سب بیان کئے جاسکین - کون نہین جانتا کہ علمی ترقی کے لئے اسکول - جسمانی صحت کے لیے اسپتال - ٹھگی ناپید - قزاقی معدوم - نہ جان کے جانے کا ڈر نہ مال کے لُٹ جانے کا خطرہ - تار کی وجہ سے تمام روے زمین کی خبرون کا منگا لینا سہل - ریل کی بدولت خشکی کا سفر آسان - جہازون کے ذریعہ سے دور دراز کے ملکون کی سیاحت بہ آسانی ممکن - دادرسی کے لئے سیکڑون ذریعہ مہیا - زبان کو اجازت گویائی قلم کو ہر طرح کی آزادی کہ ہم تمام ممکن الوقوع ذرایع سے انصاف پا سکین اور باامن و امان رہ کر ملک اور قوم کی ترقی کر سکین پس تمام رعایا کو اُن لوگون کی دل سے عزت کرنی چاہیئے جنکے ہاتھ مین ایسی قابل مدح سلطنت کی باگ ہے اور جنکے زمانہ حکومت مین انواع و اقسام کے فوائد موجود ہین وہ لوگ کون ہین؟ یہی حکام ضلع و صوبہ ہین جو کہ

بحالت افسری قائم مقام بادشاہ وقت کے ہین پس ہمکو اُنکے ساتھ وہی برتاؤ لازم ہے
جو ایک بادشاہ کے نائب کے ساتھ کرنا چاہیئے جسوقت ہم اپنے خلوص و ادب کا پورا پورا
ثبوت اُنکو دینگے اُسوقت وہ بھی وہ سلوک ہمارے ساتھ ہمدردی اور عزت کا کرینگے جو ایک
نیک دل اور عدل پرور بادشاہ کے نائب کا ہونا چاہیئے۔

فرائض رعایا اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی
الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی حکم مانو اور اطاعت کرو اللہ کی اور اُسکے رسول کی اور اُس کی
جو تم مین صاحب امر یعنے حکم کرنے والا ہو۔ پس اس آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ
صاحب امر یعنے بادشاہ وقت کی فرمانبرداری فرض ہے جسنے اُسکے خلاف کیا اُسنے گویا
خدا کے حکم سے انحراف کیا۔ اسلیئے جیسا کہ والد بزرگوار مدظلہ العالی نے کتاب جواہر الاخلاق
مین ارشاد فرمایا ہے۔ بادشاہ اور حکام کے ساتھ رعایا کی معاشرت کا عمدہ طریقہ یہ ہے
کہ اُنکی اطاعت اور فرمانبرداری اور خیراندیشی و خدمتگزاری مین بدل و جان مصروف رہین
اور اُنکے اوامر و نواہی کے قبول کرنے مین اگر برخلاف حکم خدا و رسول نہو تو بقدر
امکان بشرائط سعی و کوشش بجالائین خراج شاہی وغیرہ خوشی سے ادا کرین اور ظاہر و
باطن اُنکی تعظیم و تکریم کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھین اور ضرورت کے وقت اپنی جان و
مال کو تصدق کرین کیونکہ رعایا کی جان و مال اور اہل و عیال کی حفاظت فقط اُنکی حمایت
پر منحصر و موقوف ہے اور جو لوگ اُنکے خادمون کے شمار مین ہین اُنھین چاہیئے کہ
اپنے مرتبہ سے زیادہ تخصیص و تقرب نہ چاہین جو کام اُنھین سپرد ہو اُسمین نیک نیتی سے
مشغول رہین اور دوسرے کامون مین فضول دخل نہ دین۔

خواہش حقوق از سلاطین و طریقۂ استدعا ملکی انتظام مین تاوقتیکہ اُسکی کُنہ کو

نہ سمجھیں یعنی عوام الناس کو دخل در معقولات نہ دینا چاہیئے۔ ع امور مملکت خویش خسروان دانند * ہان فلاح ملک کے لئے گورنمنٹ سے کسی قسم کی مودبانہ استدعا معیوب نہین ہے۔ اگر حاکم وقت سے کسی بات مین اختلاف ہو تو رعیت کو چاہیئے کہ اُسکو مخالفانہ اور منافقانہ پیرایہ مین نہ ظاہر کرے کیونکہ بادشاہون سے دباؤ ڈالکر کسی مقصد کا حاصل کرنا نہایت دشوار اور مشکل ہے۔" یہ آزادی تحریر و تقریر کی جو ہمکو حاصل ہے چاہیئے کہ ہم اسکو نعمت غیر مترقبہ سمجھین اور اُس سے بیجا فائدہ اُٹھانے کا کبھی قصد نہ کرین کیونکہ بادشاہ کی عنایتون پر بھول جانے اور جادۂ اطاعت سے قدم باہر رکھنے مین نقصان ہے ابن مقنع کے آداب مین لکھا ہے کہ "اگر سلطان تجھے مہربانی سے بھائی کہے تو اُسے تو خداوند نعمت کہا کر اور جسقدر وہ تیرا مرتبہ زیادہ کرے اُتنا ہی تو اُسکی تعظیم مین مبالغہ کر" مختصر یہ کہ ہر خیر خواہ تخت و تاج کا فرض ہے کہ جو کچھ بادشاہ عطا کرے اُسپر خوشی سے قناعت کرے اور زیادہ طلبی اور بیجا حرص نہ کرے حقوق مانگنے مین محل و موقع و وقت کو نگاہ رکھے کیونکہ جیسے نماز بے وقت قبول نہین ہوتی اسیطرح عرض حاجت بھی اگر خلاف وقت ہو تو منظور نہین کیجاتی ہے۔

باب بست و یکم ۲۱

عبادت

اصول عبادت محققین و حکماے متاخرین کی رائے ہے کہ عبادت تین باتون پہ منحصر ہے۔ اول اعتقاد معبود۔ دوسری راست گفتاری۔ تیسری درست کرداری اور بعض کا قول ہے کہ عبادت تین قسم کی ہوتی ہے۔ اول وہ کہ جسکا تعلق روح سے ہے جیسے اعتقاد وحدانیتِ خدا و تصدیق انبیا۔ دوسری وہ کہ جسکا تعلق مشقتہاے بدنی سے ہے جیسے روزہ و نماز و حج۔ برت پوجا و تیرتھ۔ تیسری قسم کی عبادت متعلق ہے ہمجنسون کے ساتھ پیش آنے مین۔ جیسے سخاوت و عدالت اور نفع رسانی خلائق۔ اور یہ تینون عبادتین آپس مین لازم و ملزوم ہین۔

جملہ مخلوقات سے انسان کی اشرفیت و بزرگی محض اسوجہ سے ہے کہ قادر مطلق نے اُسے قوتِ مدرکہ عطا کی ہے تاکہ نیک و بد مین تمیز کر سکے اور خیر کو شر سے جُدا کر کے پہچانے اور عمل کر سکے۔ لیکن جو عبد کہ معبود ہی کا قائل نہو اُس سے یہان کچھ بحث نہین۔ صرف اُن لوگون سے مطلب ہے جو یہ سمجھتے ہین کہ کوئی چیز بغیر بنانے والے کے نہین بن سکتی اور نہ کوئی مصنوع خود اپنا صانع ہو سکتا ہے۔ "نہ مخلوقات مین کوئی شئے بلا خالق کے وجود مین آسکتی ہے اور نہ انتظام ارضی و سماوی بلا کسی منتظم کے قائم ہو سکتا ہے"۔ یہ نعماتِ کشف و ادراک جو ہمارے حواس خمسہ کے لئے ہر وقت موجود ہین اُسی خالق اکبر کے عطا کئے ہوے ہین جسنے ہمین پیدا کیا اور شرف انسانیت مرحمت فرمایا۔ جو ذراسی بات پر اپنے بندون سے خوش ہو جاتا ہے اور

بڑی بڑی عنایتین کرتا ہے۔ جو مان باپ سے زیادہ مہربان ہے اور جسکا نام رحیم و رحمان ہے۔ بحر و بر مین نگہبان۔ سفر و حضر مین محافظ۔ صعوبات و مصائب مین کفیل ہر دکھ درد مین شریک مجیب الدعوات قاضی الحاجات بس اُسی کی ذات ہے۔ پس علاوہ کتاب ہاے آسمانی اور ماوراے ہدایات مقربان یزدانی کے عقل حیوانی و انسانی بھی ہمین یہ بتاتی ہے کہ اپنے معبود کی عبادت مین تا حد امکان ہم قاصر نہ ہون اور انصاف کا بھی یہی مقتضا ہے کہ اُسکے بیشمار احسانون کا شکر دل سے ادا کرین ورنہ ایک سگِ حق شناس مردم ناسپاس سے کہین بہتر ہے"۔ دنیاوی اشغال کے ساتھ کچھ عقبیٰ کا بھی خیال لازم ہے"۔ اِس سراے چند روزہ مین قیام کے واسطے ہم کیا کیا انتظام اور کسقدر اُسکا اہتمام کرتے ہین۔ مگر کسقدر تاسف کی بات ہے کہ جہان ہمیشہ کے لئے رہنا ہوگا وہان کے آرام و آسائش کے لئے ہم کچھ فکر نہ کرین۔ اور کچھ نہیں تو اصولِ دین اور فروع دین سے تو واقف ہو کر پابند صوم و صلوٰۃ رہین اور اپنی نجات کا معاملہ مالک یوم الدین کے رحم و کرم پر چھوڑ دین۔

ریائی عبادت بہت سے لوگ ایسے ہین کہ ع برزبان تسبیح و در دل گاؤ خر*

فقط اہل دنیا کو زہد و تقویٰ دکھانے کے لئے روزہ نماز پوجا پاٹ کرتے ہین۔ حاشا و کلا یہ عبادت نہین بلکہ محض جعلسازی اور دغابازی ہے۔ بعض نوجوان عبادت کو بالکل کھیل سمجھتے ہین۔ نماز پڑھی تو گویا سر پر ایک بوجھ تھا جسکو اُتار کر پھینکدیا۔ اُسیطرح یہ نا ہین صلوٰۃ اگر ہنسی آئی تو ہنس دیئے اور اگر کچھ ہم مذاق احباب موجود ہوے تو پھر کیا ہے صرف ہنسانے اور زندہ دل کہلانے کے لئے ع پڑھتے بھی ہین نماز تو کس کس ادا کے ساتھ * اگر کوئی اور پڑھتا ہوا نظر آیا تو مسخرہ پن سے کہین سامنے آگئے سجادہ اُلٹ دیا

گدگدا دیا یا اور کسی طرح ہنسا دیا۔ ایس قسم کے حرکات نہ صرف شیطانی ہین بلکہ موجب قہر ربانی ہین۔ مذہبی دل لگی ہرگز صاحبان شریعت و شرافت کے لئے زیبا نہین۔ جب کسی کتاب آسمانی کا نام لو تو اُسکی بزرگی کا خیال رکھو۔ کسی کے مذہب کو بُرا نہ کہو اور مذہبی بحث و گفتگو سے عموماً اجتناب کرو۔

ناامیدی و کلمات کفر اکثر اوقات یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض ناخداشناس و ناعاقبت اندیش اپنی لایعنی تمناؤن اور ناممکن آرزوون پر ناکامیاب ہونے سے خدا کی شان مین گستاخانہ کلمات زبان سے نکال بیٹھتے ہین حالانکہ یہ نہین سمجھتے کہ خدا جو کرتا ہے ہمیشہ بندے کے حق مین وہی بہتر ہوتا ہے گو عقل انسانی ناقص ہونے کی وجہ سے اُسکے فوائد کو نہ سمجھ سکے۔ پروردگار عالم اپنی کتاب پاک مین ارشاد فرماتا ہے کہ دوست رکھتے ہو تم کسی شئے کو اور وہ شر ہے تمھارے واسطے۔ اور مکروہ جانتے ہو تم کسی شئے کو اور وہ بہتر ہے تمھارے لئے۔

ناامیدی پر شکر کرنے کی وجہ یہ رمز سمجھنے کے لئے اتنا اشارہ کافی ہے کہ اگر کوئی نابینا کسی دلکش آواز کو سنکر اُسکے قریب جانے کی تمنا کرے لیکن کوئی صاحب بصارت جسے معلوم ہو کہ راہ مین کوئی خطرہ ہے اُسے اُس جانب نہ جانے دے تو آیا اُس کورچشم کے لئے مفید ہوگا یا مضر" یہی حال انسان کا ہے کہ بسا اوقات اپنی تمناؤن کی مضرتین اُسکو نظر نہین آتین اور ہمہ تن اُنکے حصول کا خواہشمند ہو کر ازخود رفتہ ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ قادر مطلق جو اپنے مخلوق کے نیک و بد سے کماحقہ واقف ہے اور اپنے بندہ کے نفع و ضرر پر ہمہ وقت نظر رکھتا ہے محض حفظ آفات کی غرض سے اسکی بعض تمنائین بر نہین لاتا پس انسان کو خیال رکھنا چاہئے کہ جب

کوئی امید بر نہ آئے تو سمجھ لے کہ میری بہبودی اسی پر منحصر تھی اور بجائے شکوۂ تقدیر و روزگار کے خدا کا شکر کرے۔ میرے نزدیک دعا میں بھی اپنے معبود سے یہ عرض و التجا کرے رَبَّنَا افْعَلْ بِیْ مَا هُوَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دُنْیَایَ وَ اٰخِرَتِیْ یعنے اے پروردگار ہمارے ساتھ وہ کر جو ہمارے لئے دنیا و آخرت مین بہتر ہو اگر اِس دعا پر بصدقِ دل عمل کیا جائے تو تمام حاجات کا حصول اِسی ایک فقرہ مین ممکن ہے۔

خلاصۂ کتاب

گو قانونِ معاشرت ہر ملک و ہر اقلیم کا جدا جدا ہے لیکن اصل اصول آداب تہذیب و اخلاق سب جگہ کا قریب قریب ایک ہی ہے مثلاً ایمانداری۔ خدا ترسی پاک باطنی۔ راست گفتاری۔ منکسر مزاجی۔ حلیم الطبعی۔ اتحاد و اتفاق۔ ہمدردی وعدہ وفائی۔ فیاضی۔ عالی ہمتی۔ دیانت و امانت۔ زہد و عبادت حمیت و غیرت ہر ملک و ہر قوم مین صفاتِ محمودہ ہین۔ اسیطرح سے نقصان رسانی۔ دل آزاری۔ حق تلفی۔ غرور و نخوت۔ شماتت و غیبت۔ ستم کیشی و ناحق کوشی۔ نا اتفاقی۔ احسان فراموشی۔ عہد شکنی۔ دریدہ دہنی۔ غمازی و دغابازی۔ خود مطلبی و رندمشربی وغیرہ تمام عالم مین مقبوح و معیوب ہین۔ لیکن جملہ صفات کے حاصل کرنے سے بیشتر تکمیل ایمان ہر شخص پر فرض عین ہے کیونکہ اگر سب کچھ جانا اور سیکھا لیکن یہ نہ جانا کہ یہ قوت عاقلہ و مدرکہ جو ہم مین ہے وہ کس حکیم مطلق کی عطا کی ہوئی ہے تو سب فضول ہے اِسلئے یہ دنیائے فانی ہمیشہ رہنے کی جگہ نہین ہے۔ جہان بڑے بڑے اہم مقاصد دنیاوی کے حصول کی کوشش کرو وہان فرائض مذہبی بھی دل سے

ادا کرتے جاؤ تا کہ دنیا مین باعث نیکنامی و عزت اور آخرت مین سبب نجات و رستگاری ہو۔ اتنا یاد رکھو کہ زمانہ بھر کی نیکیان کرنا اور اپنے پیدا کرنیوالے کو بھولے رہنا ایسا ہے جیسے کہ شداد نے ایک باغ بنایا اور اپنے ریاض کا پھل نہ پایا۔

خاتمہ کتاب وشکریۂ احباب

اے اللہ! تیری حمد وثنا سے یہ کتاب شروع کی گئی تھی اور اب تیرے ہی شکر وسپاس پر ختم کیجاتی ہے۔ جب مین اپنی بے علمی اور ناتجربہ کاری پر نظر کرتا ہون اور اپنے پہلے پہل ریاض کے گُل نوشگفتہ کو اس گلدستہ مین دیکھتا ہون تو تیری قدرت نظر آتی ہے اور تیری شکر گزاری مجھپر اور بڑھ جاتی ہے۔ اگر تیرا فضل شامل حال نہ ہوتا تو کجا مین اور کجا کتاب کا لکھنا۔ جو جو دقتین زمانہ نے حائل کردی تھین اُنسے ہرگز یہ امید نہ تھی کہ یہ کتاب اختتام کو پہونچے گی! ؎

کس کس تری نعمت کا کرون شکر زبان سے
ہے ناطقہ عاجز کہ زیادہ ہے بیان سے

اب تجھسے یہ دعا ہے کہ پروردگارا اس ناچیز کتاب کو ایسی وقعت عنایت فرما کہ مقبول خلائق ہو اور خصائل حمیدہ کے حاصل کرنے مین اور عادات ذمیمہ کے زائل کرنے مین پوری مدد دے اور بحق محمد وآلہ الامجاد اپنی توفیق کو میری رفیق کرتا کہ جو کچھ طرز عمل مین نے اس کتاب مین لکھا ہے اُسکا مین بھی عامل رہون۔

چونکہ مین خود ہی لکھ چکا ہون کہ مَن لَم یَشکُرِ النَّاسَ لَم یَشکُرِ اللہَ اسواسطے

پہلے میرا ہی یہ فرض ہے کہ مین اُن مصنفین کی شکرگزاری ظاہر کرون جنکی بیش بہا تصانیف (مندرجہ نوٹ) میرے زیر مطالعہ رہین اور اپنے اُن کرمفرما معزز احباب کا شکریہ ادا کرون جنھون نے خاصکر اس کتاب کے لکھنے مین مجھے مدد دی - الحمدللہ کہ مجھے اسکا موقع ملا اور اس فرض کو مین نہایت مسرت سے ادا کرتا ہون :-

اولاً مین اُن تمام معزز صاحبان انگریز کا مشکور ہون جنھون نے امور دریافت طلب بڑی خوشی سے مجھے بتائے اور میرے شکوک بڑی عنایت سے رفع فرمائے -

ثانیاً - جناب مکرمت انتساب بہی خواہ اسلام ہمدرد خاص و عام مولوی حامد علی خانصاحب بیرسٹر ایٹ لا نے جنکا حُسن اخلاق خاندانی شہرۂ آفاق ہے اور جنکی جناب مین مجھے اخلاص عقیدت اور صدق ارادت کا فخر حاصل ہے نہ صرف قابل قدر تعلیمات اور بیش بہا ہدایات سے سرفراز فرمایا (جسکے لیے مین تہ دل سے مشکور ہون) بلکہ بہت کچھ اُنکی فیض صحبت کا نتیجہ اِن اوراق مین درج ہے اسی مین اُنکے والد بزرگوار علامۂ روزگار مجموعۂ صفات انسانی مورد عنایات ربانی

نوٹ حیات القلوب - چند پند — Manners for all.

The Etiquette of Modern Society.

عین الحیات - تہذیب الاخلاق — How to behave.

The Mirage of Life.

معراج السعادت - نکات احسانی — The Etiquette for Gentlemen.

The manners for polite societies.

ابواب الجنان - تہذیب النفوس — The English Etiquette for Indian gentlemen.

تہذیب الخصائل - بستان تہذیب — Manual of Method.

Society small talk.

تہذیب الفضائل - اخلاق ناصری — Butler's Moral Philosophy.

وغیرہ وغیرہ - وغیرہ وغیرہ — &c., &c., &c.

جناب حکیم امجد علیخانصاحب بہادر جو تہذیب و اخلاق اور خلق و مروت مین اپنے آپ ہی نظیر ہین اُنکا ذکر جمیل مجھپر فرض ہے - یہ جناب وہی تفقد و التفات میرے حال پر رکھتے ہین جو ایک شفیق بزرگ اپنی اولاد پر رکھتا ہے - میری اِس ناچیز کتاب کو بچشم عنایت ملاحظہ فرمایا اور اصلاح حکیمانہ سے میری اور میری تصنیف کی عزت افزائی کی اور مجھے بیحد ممنون فرمایا - (افسوس کہ جسوقت مین اسکا پروف دیکھ رہا تھا یکایک اِس حادثۂ جانکاہ کی خبر سننے مین آئی کہ حکیم صاحب قبلہ نے انتقال فرمایا - جو صدمہ مجھے ہوا کچھ دل ہی خوب جانتا ہے اظہار اُسکا غیر ممکن ہے جو عقیدت ظاہری اور باطنی مجھے ان جناب کے ساتھ تھی اُسکا اظہار انشاءاللہ کسی اور موقع پر کیا جائیگا - لیکن یہان پر یہ کہنا ضرور ہے کہ افسوس اِس کتاب کی قسمت مین یہ عزت نہ بدی تھی کہ جو رائے حکیم صاحب مرحوم و مغفور کی اسکے بارے مین تھی وہ بعد اسکے شائع ہوتے کے اُنکے قلم اقدس سے ظاہر ہوتی - لیکن مشیت ایزدی مین کسے اختیار ہے ؟ - خدا غریق رحمت کرے !)

مین خاصکر اپنے عنایت فرما جناب مولوی سید حسن صاحب فتحپوری کی نوازشات بزرگانہ کا نہایت ہی ممنون ہون - آنجناب نے اِس کتاب کے ساتھ سچی ہمدردی ظاہر کی اور اُسکی کاپی کی تصحیح مین وہ تکلیف گوارہ فرمائی جسکے لئے میری زبان قاصر ہے کہ شکریہ ادا کر سکے -

عالیجناب منشی سجاد حسین صاحب (اڈیٹر اودھ پنچ) نے جنکی زبان دانی اور وسیع تجربہ کے سکے دور دور بیٹھے ہوے ہین اپنے بیش قیمت وقت کو اِس کتاب کے دیکھنے مین صرف کیا اور جابجا ہدایات بیش بہا سے مزین فرمایا - اِس شفقت

بزرگانہ کا مین تہِ دل سے مشکور ہون۔

مجھے اس امر کے اظہار مین نہایت مسرت ہوتی ہے کہ میرے ہم سن معزز احباب مین سے جناب شیخ عبد العزیز صاحب (حال مقیم لنڈن) و جناب محمود علیخان صاحب اور بھائی نظیر حسین صاحب نے نقل مسودات مین اور جناب منشی سخاوت علی صاحب نے پروف دیکھنے مین مجھے بہت بڑی مدد دی۔ چونکہ اپنے کاربہائے منصبی مجکو اس قدر مہلت نہین دیتے تھے کہ مین اپنے مسودہ کو صاف کرسکتا یا پروف دیکھ سکتا یہ اقتضا اُنکی ہمدردی اور کرم گستری کا تھا اور گویا جو حقوق محبت اُنکے ذمہ تھے وہ بذریعہ گوارا کرنے اِس مشقت کے اُنھون نے ادا فرمائے اور مجکو مرہون منت کیا۔

دربار حیدرآباد کے آداب جنہین اُس دربار شاہی کے پرتو کا جو مطلع انوار اخلاق و آداب تھا اب بھی اثر باقی ہے اور جو ممالک بعیدہ کے لیے بھی نہایت مفید و کارآمد ہین۔ اُنکا انکشاف بذریعہ میرے کلاس فیلوز جناب مولوی سید سراج الحسن صاحب (مقیم حال لنڈن) و جناب مولوی سید نیاز حسین صاحب بی۔ اے۔ وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد دکھن کے مجھے ہوا جنھون نے حق دوستی ادا کر کے مجکو ممنون فرمایا۔ جو کچھ وہانکی تہذیب کے بارے مین لکھا گیا ہے انھین حضرات کا عطیہ ہے۔ اور اُسے اس نظر سے کہ شاید مجھسے کوئی غلطی نہ سرزد ہوئی ہو احتیاطاً جناب نواب شیخ مہدی حسن صاحب فتح نواز جنگ رئیس قصبۂ فتح پور سابق ہوم سکرٹری حیدرآباد حال بیرسٹرایٹ لا کے ملاحظہ مین پیش کر کے اپنا اطمینان کرلیا۔

مین اپنے عنایت فرماے قدیم جناب بابو رام کشور صاحب بھارگو بی اے

سپرنٹنڈنٹ مطبع نولکشور کا بھی نہایت ہی درجہ ممنون ہون کہ اُنھون نے اس کتاب کے عمدہ چھپوانے مین بہت کوشش کی - اور نہایت دلچسپی ظاہر کی -

علاوہ صاحبان مذکور الصدر کے میرے دیگر احباب نے پروف وغیرہ کے دیکھنے مین مدد دیکر مجھے ممنون کیا - شاید اسجگہ یہ کہنا بے موقع نہوگا کہ گو زمانہ عموماً بیمروتی احباب کا شاکی ہے لیکن الحمد للہ مجھے بجاے شکایت کے فخریہ اس امر کے اظہار کرنے کا موقع ملا کہ میرے جملہ احباب نے جو کام اُنکے کرنے کے قابل ہوا بڑی خوشی سے اپنے ذمہ لینا چاہا - مجھے کہنے کی ضرورت نہین ہوئی - خدا اُنھین خوش رکھے - اور ہر فرد بشر کو ایسے ہمدرد اور سچے دوست عنایت کرے -

چونکہ بقاعدۂ علم معنی و بیان جو اہل عرب کا خاصکر حصہ ہے تخصیص بعد تعمیم کے فائدہ تعظیم کا دیتی ہے - لہذا مین علاوہ اُن نوازشات بزرگانہ و عنایات مربیانہ کے جو عالیجناب معلے القاب دی انربل مسٹر آرچی بارڈی صاحب بہادر سی - ایس - آئی سی - ایس - کمشنر ضلع لکھنؤ نے مجھپر مبذول فرمائین جنکا تعلق میری ذات خاص سے ہے اس عنایت بیکران کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ صاحب ممدوح نے اس ناچیز کتاب کی عزت افزائی کی اور بڑی خوشی سے اسکا ڈیڈیکیشن اپنے نام نامی و اسم گرامی سے منظور فرمایا اور مجھے اور بھی زیادہ ممنون کیا -

اس کتاب کے لکھنے مین مجھے بہت کچھ اپنے ذاتی تجربہ پر بھروسہ کرنا پڑا ہے اور یہ تجربہ چند صاحبون کے کیرکٹر تہذیب و اخلاق پر مبنی تھا اسلیے جن صاحبون کے کیرکٹر میرے پیش نظر تھے اور جنکے پاس آمد و رفت اور نشست و برخاست سے بہت سی باتین اس کتاب کے مفید مطلب مجھے حاصل ہوئین اُنمین سے بعض کے

نام مین بخوشی ذیل مین درج کرتا ہون:—

صاحبان انگریزمین عالیجناب مسٹر ڈبلیو۔ جے۔ وہائیٹ صاحب بہادر پرنسپل کیننگ کالج۔ (جو کچھ مجھ ناچیز کو آیا انھین جناب کی جو تیون کا صدقہ ہے۔) جناب مسٹر ایچ۔ جی۔ آئی۔ سڈنس صاحب بہادر۔ دی آنربل مسٹر جے۔ ایس میسٹن صاحب بہادر جناب مسٹر ڈبلیو۔ بلنرہسٹ صاحب بہادر (سابق جوڈیشل کمشنر لکھنؤ) جناب مسٹر سی۔ ایچ۔ ڈکسن صاحب بہادر جناب مسٹر الیف۔ ایچ برون صاحب بہادر وغیرہ وغیرہ

خودمختار والیان ملک مین۔ آقاے نامدار ہزہائنس سری حضور مہاراجہ دھراج سری مہاراجہ ملکھان سنگھ جیودیو بہادر سپہدار الملک دام ملکہم۔ والی ریاست چرکھاری جو کہ علاوہ بیدار مغز اور رعایا پرور ہونے کے نہایت خلیق اور بامروت حاکم ہین اور یہ اوصاف بہت کچھ مہاراجہ صاحب ممدوح نے اپنے پدر بزرگوار عالیجناب دیوان جگھار سنگھ جیودیو صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ وزیر اعظم ریاست ہذا سے گویا ورثہ مین حاصل کیئے ہین۔ ریاستی دربار وغیرہ کے طریقے جو اس کتاب مین مذکور ہین اکثر انھین سے ریاست چرکھاری مین جہانکہ آداب خسروانہ بہت کچھ نگاہ رکھے جاتے ہین وقتاً فوقتاً میرے قیام کی بدولت مجھے حاصل ہوے۔

علما ردین مین۔ جناب شریعت مآب نجم درخشان فلک اجتہاد۔ مہر تابان اوج ہدایت وارشاد۔ قبلۂ کونین جناب مولانا مقتدانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ (واقعی سچا اخلاق انھین بزرگوارون کا ہے)۔

فضلا مین۔ جناب فضیلت مآب مولانا سید کرامت حسین صاحب قبلہ بیرسٹر ایٹ لا۔

شہزادگان مین۔ عالیجناب والاخطاب جناب پرنس مرزا سلیمان قدر بہادر دام اقبالہٗ۔

راجگان مین۔ عالیجناب اعلیٰ حضرت امین الحرم ملک الشعرا امیرالدولہ سعیدالملک دی آنربل سر راجہ محمد امیر حسن خان صاحب بہادر ممتاز جنگ۔ کے۔ سی۔ ایس آئی اور اُنکے صاحبزادگان بلند اقبال ادامہم اللہ بالعزو الاجلال۔

نواب زادگان مین۔ جناب محمد اسحاق خان صاحب بہادر سی۔ ایس شن جج سابق مدارالمہام ریاست رامپور۔

رؤسا و امرا مین۔ جناب مستطاب مرزا بہادر مرزا محمد عباس علی خان صاحب سی۔ ایس۔ رئیس لکھنؤ۔ عالیجناب میر محمد حسن صاحب ڈپٹی کلکٹر محب قلبی جناب زاہد علی خان صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ وجناب منشی محمد احتشام علیصاحب رئیس کاکوری اور زیادہ تر جن صاحبان کے کیرکٹر اصول تہذیب لکھنے مین میرے پیش نظر رہے ہین وہ آنربل جناب مسٹر جے۔ ایس۔ میسٹن صاحب بہادر۔ عالی جناب مسٹر ایچ۔ جی۔ آئی۔ سڈنس صاحب بہادر۔ عالیجناب مسٹر حامد علیخانصاحب بہادر اور اُنکے پدر بزرگوار ہین۔

ان حضرات مین بہت سے صاحب ایسے بھی ہین جو علاوہ اپنے اوصاف ذاتی وصفاتی کے اپنی تہذیب و اخلاق۔ خلق و مروت کے لیئے تمثیلاً یاد کیئے جاتے ہین۔ اس مضمون سے جو آخر کتاب مین اضافہ کیا گیا ہے مین نے شکریہ کے پیرایہ مین اپنے معاصرین کو اس امر کی ترغیب دلانے کی کوشش کی ہے کہ انسان اپنے دوستون اور اپنے مربیون کے احسانات کو کبھی نہ بھولے اور جب کبھی اُنکے اظہار کا موقع

سے تو دست وقلم کو تاہ نہ کرے - باقی نہ ہین کچھ ہون نہ میری تحریر اور نہ یہ کتاب کسی لایق ہے -

غرض نقشے است کز ما یاد ماند
کہ ہستی را نمے بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت
کند در کار درویشان دعائے

احقر العباد مرزا حبیب حسین
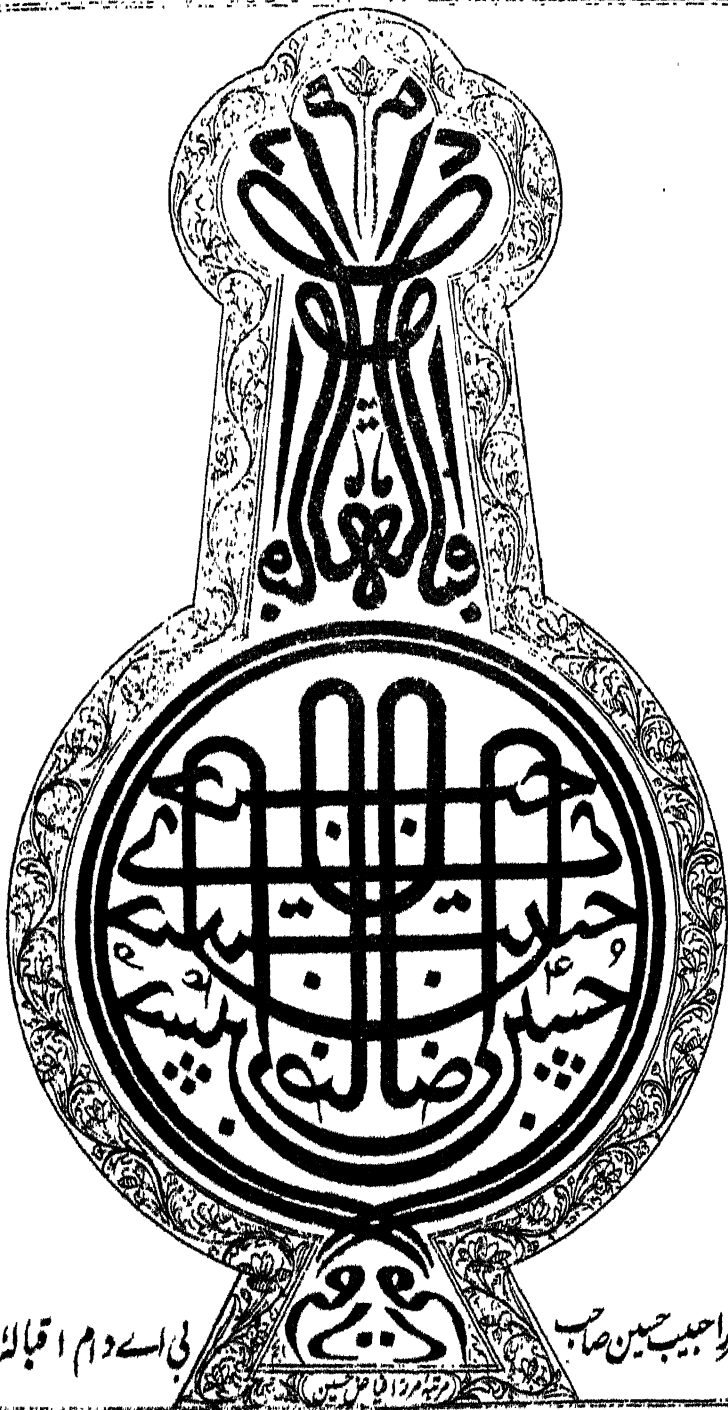
مرزا حبیب حسین صاحب
بی اے دام اقبالہ

APPENDIX.

تتمه

* INVITATIONS. نیوتے

Invitations form a very important portion indeed of the art of entertaining. Want of their proper wording and arrangement is unpardonable breach of etiquette and therefore to have a correct knowledge of this piece of politeness is indispensable.

Invitations are of various kinds. Formal invitations are generally conveyed by printed cards.

For Balls or Evening parties these are worded as follows :—

(1)

THE MAHARAJA OF CHARKHARI
requests the pleasure of
MR. AND MRS. F. H. BROWN'S
company at a Ball (or an Evening Party)
on Saturday, December 15th,
at..................o'clock.

CHARKHARI,
November 23rd, 1900.

R. S. V. P.

All this is printed except the name of the guest or guests. It should be remembered that "Hon'ble" is a word that never, under any circumstances whatsoever, ought to appear upon a card, (whether visiting or invitation). The Hon'ble Mrs. Green appears simply as "Mrs. Green" on the card, though the envelope which contains the card is addressed to the Hon'ble "Mrs. Green." However other titles like "Sir" and "Lady" do appear upon invitation cards.

The letters "R. S. V. P." as has already been explained in the text (دیکھئے صفحہ ۹۳) mean *Repondez s'il vous plait*, which is French for "answer if you please." These are printed at the lower right-

* In making use of any of the invitation forms given in the Appendix the text should always be consulted.

hand corner of the card. But it is to be remembered that they are only used when it is necessary to ascertain, or have some idea, of the approximate number of guests invited. When the invitation cards are sent with the letters "R. S. V. P." upon them, they should be answered immediately, but when the cards are without them, it is unnecessary to reply, unless the recipient is quite certain that it will not be in his power to attend, in which case it is courteous to answer at once stating the fact briefly.

If the Ball (or the Evening Party) is to take place at some public building, the name of the building should be added thus :—

THE RAJA AND RANI RAMPAL SINHA OF RAMPUR, (2)
Request the pleasure of

....'s
Company to Ball and Dinner
on Monday, February 3rd, at the *Municipal Hall*,
Bela Partabgarh.

GREAT EASTERN HOTEL,
ALLAHABAD.
R. S. V. P.

If the Ball or Party is given in honor of some distinguished personage, as a Royal Prince, the words "To have the honor of meeting H. R. H. the Duke of Connaught" or whatever it may be, should be printed at the top of the card, thus :—

TO HAVE THE HONOR OF MEETING (3)
HIS ROYAL HIGHNESS PRINCE ALBERT VICTOR,
THE TALUQDARS OF OUDH,
Request the honor of

....'s
company at the Kaisar Bagh Baradari,
at 9-30 p. m., on Saturday, the 18th January 1890.
FIRE WORKS, ILLUMINATION AND REFRESHMENTS.
☞ This Ticket is to be shown at the Baradari steps.

—:0:—

If the entertainment is not on a grand and formal scale the invitation should be issued on At Home Cards of a smaller size, the monogram or crest being retained if desired, (but the English Gentlemen seldom use a monogram or a crest upon a card). The

words "Dancing," "Music," "Private Theatricals," &c., according to the nature of the entertainment, are added in the lower right-hand corner, and the letters R. S. V. P. are placed below them.* The name of the guest or guests is written at the top of the card. Thus :—

MR. J. WILKINSON. (4)

BABU ROMAISH CHANDRA DATTA
AT HOME
Saturday, August 4th,
at 9 o'clock.

MUSIC,
56, Wellesly Street. *R. S. V. P.*

—:o:—

Invitations to Dinner Parties.

(دیکھئے صفحہ ۱۰۳) .

Informal notes are rarely used for reception or any similar entertainments, but for dinners they are not uncommon between intimate friends. "In Anglo-Indian Society, invitations to dinner-parties are usually made by letters, written by the hostess, to whom, even if the invitation be written by the host, the answer should always be addressed." Such an invitation would run thus :—

DEAR MRS.......... (5)

Will you and your husband give us the pleasure of your company at Dinner on Friday, December 28, at 8 o'clock.

DILKUSHA, *Saturday*——— *Yours sincerely,* ———

Reply—Accepting.

DEAR MRS. M. ULLA, (6)

My husband and I have much pleasure in accepting your kind invitation to dinner on Friday, December 28.

HOPE VILLA, *Saturday*——— *Yours sincerely,* ———

*Or they may be omitted since answers are often not required to invitations of this kind. It is also unnecessary to append the letters to invitations to Meetings, Prize Distributions, etc.

Reply—Declining.

DEAR MRS.—— (7)

My husband and I much regret that a previous engagement prevents us from accepting your kind invitation to dinner on Friday.

HOPE VILLA,
Saturday——

Yours sincerely,

——————

Another form.

DEAR MR. AZIZ, (8)

Will you give us the pleasure of your company at Dinner on Monday next, the 31st instant, at half-past seven.

19, GARDEN ROAD,
Friday——

Yours sincerely,

——————

DEAR MRS.—— (9)

I shall be very pleased to dine with you on Monday next; or, Many thanks for your kind invitation. I shall be very pleased ——————

With kind regards.

DILKUSHA,
Saturday——

I am yours truly,

A. AZIZ.

Formal Invitations.

The above forms are generally used among friends but invitations to dinners, &c., are frequently used in complementary forms of which a few specimens are given below. In cases where the lady of the house mixes in European Society, the names of both the host and hostess should figure on the invitation card, otherwise, the name of the host alone is sufficient.

Nos. 6 & 7 are not meant where the lady of the house does not mix in European Society. See No. 9.

(10)

Mr. and Mrs. (or, Mr. Babu, Pandit, Nawab, or Munshi as the case may be) present (or presents) their (or his) compliments or kind regards to Mr. and Mrs.———and request (or requests) the pleasure of their company at dinner on Friday next, the 28th instant, at seven o'clock.

CHAWRANGI :
Saturday, December 22. } R. S. V. P.

Reply—Accepting. (11)

Mr. and Mrs. (or Mr. Babu, Nawab, &c.) present (or presents) their (or his) compliments to Mr. and Mrs. ———, and accept (or accepts) with much pleasure their kind invitation to dinner on Friday next, the 28th instant.

CHARBAGH :
Saturday, December 23rd. }

Reply—Declining. (12)

Mr. and Mrs. (Mr., Babu, Munshi, &c.) much regret (or regrets) that, owing to a previous engagement they are (or he is) unable to accept, &c., &c.

Formal Urdu Note of Invitation. (13)

تکلفي نیوتہ

فرحت منزل
۵ اکتوبر

جناب والا

تسلیم - کل شب کا کھانا نیاز مند کے غریب خانہ پر تناول فرمایے - نہایت درجہ بندہ مشکور ہوگا—

محمد عابد عفي عنہ

(14) جواب بحالت منظوري دعوت *

عنایت باغ
۵ اکتوبر

جناب والا

تسلیم - والا نامہ جناب کا پہونچا نہایت ممنون ہوا - کل! انشاالله شام کو حاضر ہونگا - زیادہ نیاز—

نیاز مند محمد فصیح

(15) جواب بحالت انکار *

عنایت باغ
۵ اکتوبر

جناب والا

تسلیم - والا نامہ جناب کا پہونچا - اس عزت افزائي کے لئے نہایت هي مشکور هون لیکن بوجہ ایک کار ضروري کے کل دعوت کي شرکت سے مجبور هون اسلئے قابل معافي ضرور هون—

خاکسار محمد فصیح

But on formal occasions printed cards are almost invariably used; and "Indian gentlemen, giving formal dinners to Europeans will find it best to use such cards since they are more ceremonious."

PRINCE MIRZA BEDARBAKHT BAHADUR (16)
requests the pleasure (or honor) of
MR. AND MRS.————'s
company at dinner,
on Monday, December 31st,
at 8 o'clock.

The address should be in the lower left hand corner and the letters "R. S. V. P." in the right hand corner.

It may be added that when the daughters are invited their names are written on the same invitation card as those

---

* انمیں کچھ رد و بدل کرنے سے یہہ بے تکلف دوستوں میں بھي استعمال کئے جاسکتے هین - گو هر قسم کے نیوتے کا جواب دینے کا عام دستور نہین هے - تاهم جولوگ آئین تہذیب سے واقف هین اور اوسکے عامل بھي هین وہ جواب دینا فرض سمجھتے هین اور اجکل کي تہذیب کے لئے تونہایت ضرور هے اسلئے فوراً جواب ساته شکریہ کے لکھنا چاهئیے—

of their father and mother, but if the sons are invited, each of them should receive a separate card. In the former case the names are written thus :—

"Mr. and Mrs. Clarke and Miss Clarke's company." If the word "Misses" is added in the invitation, it is always understood, that however many sisters there may be "out" only two are to avail themselves of it.

For the answer to No. 16 See Nos. 11 and 12.

If Indian courtesy be observed a letter may be sent in answer to invitation expressing your thankfulness and acceptance or refusal in clear words leaving no room for doubt as to whether you have accepted the invitation or not.

It needs scarcely be said that invitation to dinner should always be enclosed in an envelope, even if left by a servant, or that a fancy which possesses some persons that invitations may be sent on post cards is entirely erroneous. It is not a fine taste to let the envelopes containing invitation cards remain open like those in which some people send Christmas cards to save extra postage.

—:o:—

Urdu printed card-Formal invitation.

چھپا ہوا نیوتے کا کارڈ (17)

بخدمت شریف جناب——

جناب والا

کمال ادب سے عرض کرتا ہوں کہ بتاریخ ۲۶ ماہ رمضان المبارک مطابق ۱۸
جنوري سنہ ۱۹۰۱ع یوم جمعہ تقریب روزہ کشاي بندہ زادي قرار پائي ہے لہذا
براہ کرم اُمید ہے کہ غریب خانہ گولہ گنج پر تشریف لاکر افطار صوم فرمائیے —
اور ماحضر تناول فرماکر شریک محفل ہوجئے اور اپنے ممنون کو ممنون فرمائیے —
آپکا تکلیف دہ

مرزا محمد فصیح

—:o:—

GARDEN PARTIES.

(دیکھئے صفحہ ۱۰۰)

Cards for the Garden Parties are of the same size as, and worded in a similar manner to, other reception cards, only that

in the line under the date is printed the hour " 4—7 " or whatever other time may be decided upon.

NAWAB FAKHFOOR MIRZA BAHADUR (18)
requests the honor of
.....................................'s
company at a Garden Party
on Friday, January 18th, from 3 to 6 p. m.

Badshah Bagh :
January 1st, 1901.

The letters R. S. V. P. (explained on p. 212) may be better omitted. Answers are seldom required to invitations of this kind.

At Home cards, of a similar size, are used for the less formal style of invitation, the name of the guest being written at the top of the card as already explained. In the lower right-hand corner is printed " Garden Party " and if it be the rainy season, below it the words " weather permitting," which implies that guests are not expected to present themselves on a wet day, when a party in a garden is an impossibility and the house would be quite incapable of containing the number asked to wander in the grounds.

Mr. & Mrs.—————— (19)
BABU SORUNDRO NATH MOKERJEE
At Home
Friday, December 28th,
4 to 7 p. m.

Hosainabad :
December 11th, 1900.

Garden Party.

If the party is in the outskirts of the town and not at a well-known place, in the left-hand corner, under the address, there is frequently some direction as to the best method of reaching the spot. Sometimes a sketch is drawn at the back of the card and the turning is indicated which should be taken at some perplexing point and P. T. O. printed at the lower right-hand corner of the card.

Invitations to a Wedding.

شادی کے رقعے

(دیکھئے صفحہ ۱۳۷)

These invitations are specially printed for the occasion in silver on white paper with a silver border (ready-made cards can be had from an English stationer) and are enclosed in envelopes also having a silver border. As to putting it into another little bigger envelope see page 137.

(20)

The following is the correct form generally used by English gentlemen.

MR. AND MRS.........................

request the pleasure of

MR. SHAHID HUSAIN'S

presence at St. Paul's Church, on Monday,

December 17th, at 4-30 p. m. on the occasion

of the marriage of their daughter,

Mary Eva. with Mr.——————, and afterwards

at 103, Civil Lines,

December 5th, 1900.　　R. S. V. P.

The above form can hardly be adopted by the Indian gentlemen therefore in spite of the numerous forms of invitations which are printed in vernaculars in accordance with local customs of different places and a few specimens of which are given hereafter, the following form may be used by them to invite their European friends :—

(21)

PRINCE BEDAR BAKHT

requests the honor of

——————'s

kind presence, on the occasion of the marriage

of his son,———, with the daughter of

——————, at——————

on the——and——February 1901.

BENARES :
3rd February 1901.　　R. S. V. P.

On receiving an invitation like No. 20 you should answer it at once, in case of acceptance, thus :— (22)

Sheikh (or Mr.) Shahid Hosain has much pleasure in accepting Mr. and Mrs.————'s kind invitation to their daughter's wedding, on Monday, December 17th.

Address : }
December 4th. }

In case of refusal thus :— (23)

Sheikh (or Mr.) Shahid Hosain much regrets that he is unable to accept, &c.

If there is anything to prevent your attendance at the Church, but you can be present at the house afterwards, you should still accept the invitation in the form given above.—(See page 138).

In answer to No. 21 a letter should better be written instead of forms given in Nos. 22 and 23.

Wedding invitations in Hindustani.

شادي کے رقعے • (24)

بخدمت شریف..

سندیله ضلع هردوئي — یکم فروري سنه ۱۹۰۰ع

بسم الله الرحمان الرحیم

نحمدهٗ ونصلي علی رسوله الکریم

بتاریخ ۱۰—ماه شوال المکرم سنه ۱۳۱۷ هجري مطابق ۱۱—ماه فروري سنه ۱۹۰۰ع یوم یکشنبه جلسه رقص وسرود وبتاریخ ۱۱—ماه شوال موافق ۱۲—فروري سنه الیه یوم دوشنبه عقد نکاح برخوردار محمد عشرت علي سلمهٗ قرار پایا هے لهذا بکمال آرزو وتمنا التماس هے که براه مزید عنایت وکرم اپني تشریف اوري وشرکت جلسه وعقد نکاح سے آپ اس خاکسار کو معزز وشکر گذار فرمائیں •

خاکســـــــــــــــــــــــــار

بنده محمد نصرت علي

(25) بخدمت شریف جناب.......................صاحب زاد نوازشکم

روپ نراین کي شادی کا زرافشان رقعہ
سنہ ۱۸۹۹ع

والدت کي یا ھوي شادیکي دھوم	کوئي ھوي تیوھار یا ھو رسوم
بسنتي ھو رت یا ھو فصل بہار	ھو رقص پري یا سرود ستار
چمن یا سمن یا ھو گل اور مل	یہ مانا کہ سامان عشرت ھین کل
ولے جمع ھون جب عزیز و قریب	بزرگ و سترگ و شفیق و حبیب
دو بالا ھو رنگ نشاط و خوشي	فزون ھو دوچند انبساط و خوشي
بڑھے بزم کا اس طرح جب وقار	تو ھو بزم جمشید اُس پر نثار

التماس—بندہپرور چونکہ پرور دگار نے اپنا کرم فرمایا ھے میرے پوتے برخوردار روپ نراین طالعمرہٗ کي شادي کي مبارک تقریب کا یہ دن دکھلایا ھے ۷ تاریخ مارچ کي ازبس سعید و حمید ھے یہ ھي ساعت قران زھرہ وناھید ھے— گو یہ مراد مرادآباد مین برآئيگي مگر ۲۵ و ۲۶ فروري کو بزم رقص و دعوت بریلي مین بھي انعقاد پائیگي اُمید کہ قدم رنجہ فرماکر اپني رونق افروزي سے محفل کو زینت بخشیئے اور ماحضر تناول فرماکر مشکور عنایت وممنون منت فرمائیے *

رواق منظرچشم من آشیانہ تست	کرم نما و فرود آکہ خانہ خانہ تست
جشن مین آئیےمین آپکادیکہون اجلاس	ھي یہ ھي آرزوي بندہ دامودر داس

(26) بسم اللہ الرحمان الرحیم

نحمدہٗ ونصلے علی رسولالکریم

امابعد نورچشم حافظ محمد بشیرالدین طال اللہ عمرہٗ کي شادي کتخدائي شیخ بخش الہي صاحب سوداگر کلاتہ والےکے گھر بمقام دھلي ۲-رجب المرجب سنہ ۱۳۱۷ ھجري مطابق ۶-نومبر سنہ ۱۸۹۹ع روز دوشنبہ کو قرارپائي ھے برات کانپور سے بروز شنبہ ۱۰ بجے شب کے دھلي کو روانہ ھوگي اور بروز دوشنبہ سنت نکاح سے فراغت ھوجانے کے بعد ۹ بجے شب کو دھلي سے وداع ھوکر کانپور واپس آئیگي بروز پنجشنبہ کانپور مین غریب خانہ پر دعوت ولیمہ ھوگي—
لہذا نہایت ادب سے التماس ھے کہ شرکت برات اور قبولیت دعوت سے خاکسار کو معزز اور مفتخر فرمائیے۔ برات کي آمد ورفت بذریعہ اسپیشل ترین، سکنڈ کلاس کي گاڑیون مین ھوگي—والسلام *

المکلف—————

ایچ-ایچ-ایم فخرالدین سوداگر ... { مکہ نیان بازار کانپور }

(27) بخدمت شریف جناب..

ریاست چرکھاری ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ ع

بسم اللہ الرحمان الرحیم

نحمدک یاربی العظیم و نصلی علی رسولہ الکریم و نسلم علی اہل بیت الطاہرین و اصحابہ اجمعین

امابعد برخوردار..............سلمہ کی شادی اور..............میں جناب..............کے یہان قرار پائی ہے — بعد ادائے مراسم ضروری بتاریخ ۲۶ شوال سنہ ۱۳۱۸ ہجری (۱۶ فروری سنہ ۱۹۰۱ع) یوم شنبہ برات وجلسہ اور ۲۷ شوال (۱۷ فروری) یوم یکشنبہ رخصت قرار پائی ہے — لہذا بکمال آرزو وتمنا التماس ہے کہ براہ مزید عنایت وکرم قبل از تاریخہاے معینہ اوپر تشریف لاکر شرکت جلسہ و دعوت سے آپ اس خاکسارکو معزز اور شکر گذار فرمائین *

خاک————————————سار

بندہ..................................

(جاے قیام برات) امید کہ جواب سے سرفراز فرمائیے گا

---

(28)

مکرم بندہ

پس از تسلیم عرض ہے کہ شادی کتخدای نور چشمی بتاریخ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ع یوم یکشنبہ و دعوت احباب برادری و احباب بتاریخ ۱۱ دسمبر بوقت ۶ بجے شام دسمبر سنہ حال یوم دوشنبہ قرار پائی ہے — براہ عنایت دونون روز اپنی شرکت سے ممنون فرمائیے *

گولاگنج ۹ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ع بندہ بنسی لال سنگہ

Miscellaneous forms of Invitations, &c.

TO HAVE THE HONOUR OF MEETING (29)

THE HONOURABLE

SIR ANTHONY PATRICK MACDONNELL, G.C.S.I.,

Lieutenant-Governor, N.-W. Provinces, and Chief Commissioner, Oudh.

THE TALUKDARS OF OUDH

request the honour of

....'s

company at the Kaisar Bagh Baradari, at 9-30 P.M., on Monday,

20th December 1897.

(*Sd.*) *H. S. A.*

FIREWORKS, ILLUMINATION AND REFRESHMENTS. ☞ This Ticket is to be kindly shown at the Baradari Steps.

THE DISTRIBUTION OF PRIZES (30)

TO THE STUDENTS OF THE CANNING COLLEGE

will take place in the College Building, Kaiser Bagh, on Wednesday, the 19th November, at 4 P.M.

His Honor SIR AUCKLAND COLVIN, K.C.M.G., C.I.E., Lieutenant-Governor of the N.-W. P. and Chief Commissioner of Oudh, will preside.

....

is respectfully invited to be present.

H. E. THE RIGHT HONOURABLE LORD HARRIS, G.C.I.E. (31)

GOVERNOR OF BOMBAY

WILL PERFORM

The opening Ceremony of the

MADRASA-I-ANJUMAN-I-ISLAM

On Monday, the 27th February 1893, at 4-30 p. m.

The President and Members request the honor of

MR...'s

presence on the occasion.

BADRUDDIN TYABJI, PRESIDENT.

ABDULLA M. DHARAMSI, } HON. SECYS.
FATEHALI SHAIKH AHMAD, }

The building is in Hornby Road opposite the Victoria Terminus.

THE OFFICERS OF THE OUDH COMMISSION (32)

REQUEST THE HONOR OF

....'s

Company at the Wingfield Park at 3-30 p. m., on Saturday the 18th January, to meet H. R. H. Prince Albert Victor.

Please present this Ticket at the Park Entrance.

THE NOBILITY AND GENTRY (33)

OF

LUCKNOW

REQUEST THE PLEASURE

of..'s

Company at a Garden Party to be held in honor of

MR. YOUNG, C.S.I., C.S.,

the departing Judicial Commissioner of Oudh, at the Husainabad Gardens, on Wednesday, the 16th December 1891, at 4 P. M.

R. S. V. P.

To NAWAB MIRZA ALI QUADAR, BAHADUR,

Lucknow.

K. RAM BAHADUR SHAH (34)

OF KHAIRIGARH

Requests the pleasure of.................... ....
....'s
company at a Nautch party to be held in the Kaisarbagh Baradari, on the 17th and 18th January 1899, from 6 P. M, both days.

NAWAB SIKANDAR MIRZA (35)

presents his compliments and requests the pleasure of the company of...............
....
at an Evening Party and Nautch at 9 30 at the Clock Tower, Husainabad, on the 24th May 1897, to commemorate the Diamond Jubilee of

HER MOST GRACIOUS MAJESTY

THE

QUEEN-EMPRESS.

R. S. V. P.

TO HAVE THE HONOR OF MEETING (36)

His Honor the Lieutenant-Governor of N. W. P. and Chief Commissioner of Oudh.

THE HONORARY SECRETARY

COLVIN INSTITUTE COMMITTEE,

Requests the honor of ....'s
company at RAMNA, near BADSHA BAGH, on the 11th March, at 5 p. m., to witness the Ceremony of laying the Foundation Stone of the COLVIN INSTITUTE BUILDING.

Sometimes both sides of the card are printed. Thus :—

Mr...

THE COMMITTEE (37)

OF

THE COLVIN SCHOOL,

For the sons of Talukdars,

request the honour of your presence at the School Buildings, near Badshah Bagh, on Tuesday, the 8th March, at a quarter before 5 p. m. to witness the Opening Ceremony.

HIS HONOR THE LIEUT.-GOVERNOR & CHIEF COMMISSIONER

WILL PRESIDE.

بخدمت شریف.................................

کمیٹی کالون اسکول تعلیم اولاد تعلقداران اودھ ملتمس خدمت شریف ہے کہ بتاریخ ۸ مارچ سنہ ۱۸۹۲ع یوم سہ شنبہ وقت پورے پانچ (۴-۵۴) بجے شام کے بمقام عمارت کالون اسکول بضرورت شرکت تقریب افتتاح اسکول مذکورہ تشریف لاکر کمیٹی کو ممنون فرمائیے *

حضور انریبل سر آکلینڈ کالون صاحب بہادر بالقابہ لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی

و

چیف کمشنر اودھ اس تقریب میں صدر نشین ہونگے *

THE TRUSTEES OF THE HUSAINABAD ENDOWMENT, (38)

LUCKNOW

Request the pleasure of

....'s

Company at the Prize Distribution of the H. School in the Husainabad Baradari, on Wednesday, the 19th inst., at 5 p. m.

THE HON'BLE MR. R. G. HARDY, C. S. I., I. C. S.,

the Commissioner of the Lucknow Division

WILL PRESIDE.

---

(39) بخدمت شریف جناب...

منجانب برٹش انڈین ایسوسی ایشن اودھ

به امید تشریف آوری به مقام بارہ دری قیصر باغ واقع ۲۴—جنوری سنہ ۱۸۹۰ع وقت ۸ بجے شب بتقریب شرکت جلسہ دعوت جناب آنریبل امیرالدولہ سعیدالملک راجہ محمد امیر حسن خان بہادر ممتاز جنگ پریسیڈنٹ انجمن ہند

راقم الشوق—کنور ہرنام سنگھ بہادر—ایلو والیۂ
سی—آئی—ای
سکریٹری انجمن ہند

(40) ممبران کمیتی انتظامی انجمن اخوان الصفا کا کورس

جناب...سے

مستدعی ہیں کہ ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ع وقت ایک بجے دن ہمنام باغ نواب یارجنگ بہادر قدم رنجہ فرماکر جلسہ گاردن پارٹی کی شرکت سے سرفراز فرمائیں *

صدر انجمن کمیتی انتظامی

REID CHRISTIAN COLLEGE, LUCKNOW. (41)

The Faculty and Students of Reid Christian College and High School request the honor of...'s company at the Annual Literary Excercises and Prize Distribution, in College Hall, Friday, December 16th, 1898, at 4 o'clock p. m.

The Rev. E. W. Parker, D. D., has kindly consented to preside.

THE INDIAN MEMBERS OF THE BAR (42)

request the honor of

....'s

Company at a Garden Party to be held in honor of

Dr. M. S. HOWELL, L. L. D., C. I. E., C. S.,

The retiring Judicial Commissioner, Oudh,

at the Husainabad Garden, on Monday the 13th April 1896, at 5-30 p. m.

R. S. V. P. to

Hamid Ali Khan,

Barrister-at-Law, Lucknow.

TO HAVE THE HONOUR OF MEETING. (43).

THEIR EXCELLENCIES

THE VICEROY AND LADY CURZON OF KEDLESTON.

The Talukdars of Oudh

request the honour of

....s

company at Kaisar Bagh Baradari, at 9-30 p. m., on

Thursday, 14th December, 1899.

Fireworks, Illumination and Refreshments.

☞ This Ticket is to be kindly shown at the Baradari Steps.

(Sd.) H. S. A.

Hony. Life-Secretary, B. I. Association.

[*First page.*

With Best Wishes.

Second page.] (44.)

A Peaceful

AND

HAPPY ID

To you.

From..............................

To..............................

[*Third page.*

In the name of the Most
Merciful God.

God bless you
On this festal day,
And lead you
through the Muslim year.
This is the prayer
I'll always pray,
For you and those
Most dear.

Fourth page.]

Ring the Bells of Heaven
There is Joy To-day.

"O true believers, when ye are called to prayer on the day of assembly, hasten to the commemoration of God and leave merchandizing. This will be better for you, if ye know it. And when prayer is ended, then disperse yourselves through the land as ye list, and seek gain of liberality of God; and remember God frequently, that ye may prosper."—SURAT-AL-JUMA.

Al-Koran. CHAP. LXII, 9, 10.

M. ABID ALI KHAN, BANKIPORE.

(15)

التماس

بخدمت حضرات علماي اعلام ومجتهدين كرام واركان دين مبين ومروجين شرح متين وروساي والا مقام ذوي العزة والاحترام و احباب صادق الوداد واثق الاعتقاد يه هے كه مثل سال گذشته اس سال بهي مجالس فضائل امام المشارق والمغارب مظهر العجائب والغرائب مولانا علي ابن ابي طالب سلام الله علية وآله الاطائب مين جناب مستطاب عمدة المحققين زبدة المتكلمين مروج آثار ائمه مصنفين جناب مولوي سيد ناصرحسين صاحب قبله دام ظله بتاريخ سيزدهم ماه رجب المرجب روز چهار شنبه سنه ۱۳۱۸ هجري مطابق ۷ نومبر سنه ۱۹۰۰ع ساعت هفت بجے غريب خانه پر فضائل بيان فرمائينگے لهذا بوقت مذكور قدم رنجه فرماكر اكتساب حسنات فرمائيں اور نيز شركت اختر فرماكر حقير كي عزت بڑهائيں زياده تسليم فقط

المكلف ————————————————

محمد عباس عفي عنه

---

(16) از شهنشاه جهان بافضال ولطف بيكران
خلعت عشرت براي مسند اراي رسيد

معزز مهربانان رامژده و باوقعت عزيزان را مبارك باد كه درين زمان بشاشت توامان محض بافضال احكم الحاكمين ذوالجلال وعنايت كمال كاركنان زمان حال واستقبال محفل جلسه ابتهاج مسند نشيني راج بلرام پور وتلشي پور وغيره بتاريخ سيم (۳۰) شهر نومبر سنه ۱۹۰۰ع مطابق نومي سدي اگهن سمت ۱۹۵۷ بكرمي روز مبارك جمعه مطابق سنه ۱۳۰۸ ف كرسي نشين قرار يافته ونيز بنظر اعزاز وامتياز احقر سراپا نياز جناب مستطاب معلي القاب نواب لفتنت گورنر صاحب بهادر ممالك مغربي وشمالي واوده دام اقبالهٔ واجلالهٔ مع صاحبان ذي شان عالي منصبان بتاريخ بست ونهم (۲۹) سنه صدررونق افروز بلرام پور خواهند شد لهذا به توسيل تحرير نويد توقع واميد از راجگان بلند مكان وصاحبان والا دودمان نوازش فرمايان قديم ولطف نمايان صميم آندارم كه تكليف قدم رنجه فرماي به فرط بنده نوازي گوارا فرموده از دوروز پيشتر تشريف شريف ارزاني نموده شريك جلسه مسرت ومحفل عشرت شده واين نياز مندرا ممنون احسان ومشكور عنايات بي پايان خودها سازند - اي آمدنت باعث شادابي ما - زياده ايام شادماني مدام بكام باد *

راقم ———————————————— نياز

راجه بهگوتي پرشاد سنگه مالك راج بلرام پور وتلشي پور وغيره ضلع گونده ملك اوده

Notes generally contain Hindustani Etiquette.

Notes generally contain Hindustani Etiquette.

Notes generally contain Hindustani Etiquette.

CHAPTER V.

ETIQUETTE OF VISITING, &c. &c.

Notes generally contain Hindustani Etiquette.

CHAPTER IV.

CLEANLINESS, SCENT, JEWELLERY, DRESS.

Notes generally contain Hindustani Etiquette

TABLE OF CONTENTS.

ENGLISH AND HINDUSTANI

ETIQUETTE.

TO

THE HON'BLE

MR. R. G. HARDY, C. S. I., C. S.,

THE COMMISSIONER OF THE LUCKNOW DIVISION

AS

A SLIGHT BUT SINCERE TOKEN OF GRATITUDE

FOR ALL HIS KINDNESS

AND

IN ADMIRATION OF

HIS DEEP SENSE OF JUSTICE

AND

HIS WIDE SYMPATHY WITH AND

HIS COURTEOUS TREATMENT OF THE INDIANS

THAT

HAVE ENDEARED HIM TO EVERY HEART,

DURING HIS LONG OFFICIAL CAREER,

WITH FEELINGS OF THE HIGHEST RESPECT

THIS WORK

BY HIS GRACIOUS PERMISSION

IS

HUMBLY DEDICATED

BY

HIS MOST DEVOTED SERVANT

MIRZA HABIB HOSAIN.

ENGLISH

AND

HINDUSTANI

ETIQUETTE

FOR INDIAN YOUTHS.

BY

MIRZA HABIB HOSAIN, B.A.,
~~Second Assistant~~ Master,
~~COLVIN TALUQDARS'~~ SCHOOL,
LUCKNOW.

کبھي بھول کر کسي سے نہ کرو سلوک ايسا
کہ جو تمسے کوئي کرتا تمھيں ناگوار ھوتا

"Do to others as you would be done by."

LUCKNOW:
PRINTED AT THE NEWUL KISHORE PRESS.
1901.

OPINION OF THE PRESS.

" The correspondent who in our last issue lamented the decay of manners of the educated native in his intercourse with Europeans will no doubt be glad to hear that Mr. Mirza Habib Hosain has prepared for the press a book of " English and Hindustani Etiquette for Indian Youths." The work has been most carefully compiled after consultation of all available authorities and it gives advice on the most minute points of etiquette, both from the English and Hindustani stand-point. It is to be printed in Urdu and we hope that when it is issued it will enjoy the large circulation which industry and care of the author and the importance of the subject combine to merit.—*(Indian Daily Telegraph, Lucknow, 8th May 1900)*.

Mirza Habib Hosain, B. A., of Lucknow, has written a work on " English and Hindustani Etiquette for Indian Youths," which will appear by the end of current year. The book is written in Hindustani, and is divided into no less than 21 chapters, covering the most extensive ground for a treatise on " Etiquette."

A glance at the prospectus which covers six pages of closely printed matter giving the details of the headings on which information will be supplied in the work, can have no doubt of immense utility of the work under announcement, nor of the author's industry and honest endeavour to supply a long-felt want. Excepting Mr. Webb's " English Etiquette for Indian gentlemen"—a by no means wholly satisfactory work—we do not know of any other book on the subject, either in English or in the vernaculars, written with special reference to Indian needs. Under these circumstances Mirza Habib Hosain's work will, we hope, be found both useful and instructive. (*Kayasatha Samachar, October 1900, Allahabad.*)